شب برات

کے فضائل و دلائل



ابو الحماد مولانا محمد احمد برکاتی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل کرنے کے لئے

"فقہ حنفی PDF BOOK"

چینل کو جوائن کریں

http://T.me/FiqaHanfiBooks

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

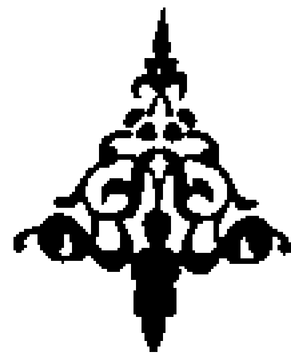
شب برات

کے فضائل و دلائل

مصنف

ابو الحماد مولانا محمد احمد برکاتی

خطیب جامع مسجد شیر ربانی، کوٹ رادھا کشن، ضلع قصور



مکتبہ برکاتیہ دیپالپور روڈ الہ آباد ٹھینگ موڑ ضلع قصور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	شب برات کے فضائل ودلائل
نام مصنف	مولانا ابوالحماد محمد احمد برکاتی
طباعت	جون 2012ء
تعداد	1100
پروف ریڈنگ	ڈاکٹر محمود احمد قادری
کمپوزنگ	قاری محمد عبدالحق نقشبندی مدرسہ حق القرآن
معاونت	فاروق احمد چشتی ،اظہار احمد اشرف
ناشر	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
مطبع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1N0057
قیمت	~~200~~ روپے

ملنے کا پتہ:

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11۔ گنج بخش روڈ، لاہور

فون 37313885-37070663

Email:nooriarizvia@hotmail com

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرک اے فیصل آباد

فون 041-2626046

مکتبہ برکاتیہ دیپالپور روڈ الہ آباد (ٹھینگ موڑ) ضلع قصور

0300-474613 2

حسب فرمان

زبدۃ العلماء والفضلاء
شیخ القران پیر طریقت
رہبر شریعت
حضرت علامہ مولانا
محمد علی برکاتی صاحب
زیب سجادہ
آستانہِ عالیہ برکاتیہ
اللہ آباد ٹھینگ موڑ
ضلع قصور

فہرست مضامین

يَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَاسَيِّدَ الْبَشَرِ

مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لَايُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر



میں اپنی اس کاوش کو اللہ رب ذوالجلال جو کہ اپنے بندے پر ستر ماؤں کے اکلوتے بیٹے کے ساتھ پیار کرنے سے بھی زیادہ مہربان ہے، اس بارگاہِ لم یزل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اسی رب کائنات کی کرم فرمائی سے امام کائنات، تتمۂ کائنات محسن کائنات، اصل کائنات رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مقدس بارگاہ میں آپ کا ادنیٰ ترین امتی ہونے کے ناطے سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ نعلینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طفیل اپنے داداجان قبلہ، عاشقِ رسول، قائم اللیل، صائم النہار، ذاکر اللہ، واصف الرسول حضرت میاں محمد رمضان القادری نوراللہ مرقدہ اوران کے والد محترم خلیفۂ مجاز حضرت سلطان عبدالحکیمؒ، عامل روحانی، صورت نورانی حضرت میاں نور محمد القادری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے والد بزرگ وار کامل الایمان، واقف اسرار روحانی، قاسم فیوضاتِ غوث جیلانیؒ حضرت میاں قاسم علی القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوران کے والد عالی مرتبت شیخ کامل زبدۃ الحکماء حضرت میاں عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اوران کے تمام آباءواجداد کرام کی خدمت میں بصدعزوشرف پیش کرتا ہوں کہ اللہ رب ذوالجلال ان تمام پاکیزہ ہستیوں کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے اوران کی اولاد کی طرف سے ان کی ارواحِ مبارکہ کو لاتعداد خوشیاں عطا فرمائے۔ **آمین بجاہ طه و یس۔**

مالک کائنات اس کتاب کو عامۃ المسلمین کے لئے نافع بنائے اور خصوصا اس عاجز کے لئے اللہ رب ذوالجلال دنیا وآخرت میں سرخروئی کا ذریعہ بنائے

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تقریظ مبارک

استاذ العلماء والفضلاء مظہر کمالات حضور ضیاء الامت

مربی العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا حافظ

محمد خاں نوری ابدالوی

شیخ الحدیث و وائس پرنسپل مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

اَلْحَمْدُ لَكَ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

اقوام ازمنہ گزشتہ جب عصیاں شعاری کا شکار ہو کر اپنے دامن کو گناہوں سے آلودہ کر لیتیں تو غضب الٰہی کا شکار ہو جاتیں۔ قرآنی شہادت کے مطابق کسی کو پانی میں غرق کیا گیا تو کسی کو زندہ زمین میں خزانوں سمیت دھنسا دیا گیا، کسی قوم کی شکلیں مسخ ہوئیں تو کسی قوم کو ایک کڑک سے نیست و نابود کر دیا گیا۔ جب کسی قوم کی گناہ گاریاں حد سے زیادہ بڑھ جاتیں تو عذاب آجاتا تھا لیکن امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جب گناہ حد سے بڑھ جاتے ہیں تو رحمت الٰہی کا سیلاب آجاتا ہے۔ کبھی شب برات کی صورت میں اور کبھی لیلۃ القدر کی صورت میں بلکہ کسی بھی لمحے گناہ گار احساس ندامت کے ساتھ اس توّاب ورحیم کی طرف رجوع کر لے تو اللہ کریم کی رحمتیں آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتی ہیں اور اگر یہ احساس قلب و روح کی گہرائیوں سے بیدار ہو تو اللہ کریم اس کی سیئات

کو حسنات میں بدل دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ ساری رحمتیں اور کرم گستریاں غم امت میں رخسار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہنے والے ان آنسوؤں کی قدردانی کے طور پر ہیں جس کے سینکڑوں شواہد حدیث وسیرت کی کتابوں میں موجود ہیں لیلۃ البراۃ بھی ان اسباب بخشش میں سے ایک ہے جو امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر خصوصی مہربانی کے طور پر اللہ کریم نے عطا فرمائے ہیں۔

ان خیر و بھلائی کے مواقع پر شیطان لعین اور اس کی ذریت معنوی کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ اعمال صالحہ سے محروم رہیں، داغہائے عصیاں ان کے دامن پر موجود رہیں تاکہ وہ جہنم کی خوراک بن جائیں اس مقصد کے لئے وہ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں ایسے میں علمائے ربانیین کا فریضہ یہ بنتا ہے کہ وہ اپنے علم وعرفان کے نور سے چراغاں کریں تاکہ راہِ نوردانِ ھدایت ومعرفت کامیابی کے ساتھ ساحل مراد تک پہنچ جائیں۔

علامہ محمد احمد برکاتی صاحب مدظلہ العالی جواں سال محقق ہیں جنہوں نے شب برات کے بارے میں تلبیسی شبہات پیدا کرنے والوں کی پیدا کردہ تشکیک کو اپنے علمی دلائل سے تحقیق میں بدل دیا ہے گویا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی گناگار مخلوق کو اس کے درِ رحمت کے قریب کرنے کی ایک شعوری کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد جب کسی انسان کو شرح صدر نصیب ہوگا اور وہ پہلے سے زیادہ یقین کے ساتھ شب برات میں عبادت وریاضت کرے گا تو اس کی

وجہ سے اللہ کریم علامہ موصوف کو بھی اجر عظیم سے نوزے گا۔مصروفیات کی کثرت کی وجہ سے میں نے اس کتاب کو جستہ جستہ پڑھا ہے فاضل موصوف نے احادیث کی تخریج کر کے مخلوق خدا کو ایقان کی منزل تک پہنچایا ہے اللہ کریم ان کی اس خلوص بھری کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کے راھوار قلم کو اور سرعت وقوت سے نوازے **آمین بجاہِ طٰہٰ ویس۔**

خادم العلم والعلماء

محمد خان نوری ابدالوی

شیخ الحدیث دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

تقریظ مبارک

استاذ المناظرین مناظر اسلام

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد انوار حنفی صاحب

شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ رضویہ کوٹ رادھا کشن

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ

اللہ تعالیٰ نے ابدی دین اسلام کی حفاظت کو بوسیلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں عطا فرمایا ہے اور اس دین متین کی حفاظت کا ذمہ اپنے کرم پر لیا اور اس کے لئے ہر دور میں فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے رجال پیدا کیے جنہوں نے دین اسلام کی حفاظت کے لئے اپنے تن من اور دھن کی بازی لگادی اور اپنی ساری عمر اسی تگ ودو میں گذاردی اور اسلام کی عظمت پر آنچ نہیں آنے دی۔

ان فتنوں میں سے ایک فتنہ مروجہ حسنات وخیرات کو سراسر غیر اسلامی، بدعت و ضلالت اور خلاف دین وملت ثابت کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانا ہے تحریر وتقریر میں یہ بات باور کرانے کی کوشش کرنا مقصود ہوتا ہے کہ ان اعمال حسنہ کا پورے ذخیرۂ احادیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

ایسے فتنوں میں سے ایک فتنہ شب برات کا منانا، رات کو عبادت کرنا، صدقہ و خیرات کرنا، ایصال ثواب کرنا جیسے اعمال حسنہ کو بدعت وضلالت کہنے کا ہے۔ان فتنہ پروروں نے احادیث صحیحہ کا انکار کر کے اپنی گمراہی وضلالت پر خود مہر تصدیق ثبت کردی ہے اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کی سرکوبی کرنے کے لئے معدن حسنات وخیرات، منبعِ فیوض و

برکات شیخ القران والتفسیر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا محمد علی برکاتی مدظلہ العالی کے صاحبزادہ والا شان محقق دوراں، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد احمد برکاتی مدظلہ العالی اطال اللہ عمرہ کو منتخب فرمایا۔ انہوں نے شب برات کی فضیلت، اس رات کا منانا اور اس سلسلہ میں مستند واقعات کو دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا۔ اس شب کے اعمال کو بھی دلائل کے ساتھ واضح فرما کر مخالفین پر حجت تمام فرمادی ہے بلکہ مخالفین اہلسنت کے علماء کے تائیدی بیانات کو بھی اپنی کتاب کی زینت بنادیا ہے۔

اس کتاب کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ محقق دوراں نے اس کتاب میں جہاں پر دلائل قائم فرمائے ہیں وہاں پر ساتھ ہی ساتھ تخریج کا کام بھی کردیا ہے۔ تخریج کا کام اعمال شاقہ میں سے ہے جس کے بہت سے فوائد ہیں چند فوائدِ تخریج حاضر خدمت ہیں:

1 ☆ ایک حدیث کے مختلف طرق کا ملنا جس سے حدیث کے قوی ہونے کا یقین ہوجاتا ہے۔

2 ☆ بعض اوقات کسی ایک حدیث کی سند میں ضعیف راوی ہوتا ہے تو دوسری اسناد میں ثقہ راوی مل جانے سے وہ حدیث کی سند قوی ہوجاتی ہے۔

3 ☆ بعض اوقات مدلس راویان کی معنعن روایات کے اتصال وتحدیث کے طرق تخریج کے ذریعے سے بھی مل جاتے ہیں۔

4 ☆ بعض اوقات تخریج سے کسی حدیث کے شواہد مل جاتے ہیں جس سے وہ حدیث قوی ہوجاتی ہے۔

5 ☆ تخریج سے ضعیف اور مدلس راوی کی متابعت بھی مل جاتی ہے جس سے وہ حدیث دلیل کے طور پر پیش کرنے کے قابل ہوجاتی ہے۔

6 ☆ تخریج کا یہ فائدہ بھی ہے کہ بعض احادیث میں بعض راوی اضافی کلمات

کا ذکر کر دیتے ہیں جن پر ادلہ شرعیہ کی بنیاد ہوتی ہے۔

7☆　بعض دفعہ ایک روایت میں متن حدیث کی کوئی غلطی ہوتی ہے تو تخریج سے اس مسئلہ کو بھی حل کر لیا جاتا ہے۔

8☆　تخریج کے کام سے سند میں واقع راوی کے نام کی تصحیح کا فریضہ بھی باحسن وخوبی سرانجام پاتا ہے۔

9☆　بعض احادیث مبارکہ میں کچھ اضافی کلمات یا الفاظ بھی آجاتے ہیں وہ کلمات یا الفاظ راوی کے اپنے الفاظ ہوتے ہیں کسی صحابی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے الفاظ نہیں ہوتے تو تخریج سے اس کا پتہ چل جاتا ہے۔

10☆تخریج کے کام سے مفید اضافے احادیث مبارکہ میں ثقہ راویوں سے مل جاتے ہیں۔

ان کے علاوہ تخریج کے مزید بہت سے فوائد وقواعد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ مولانا محمد احمد برکاتی صاحب کی اس کتاب کو قبولیت عامہ عطا فرما کر مصنف کے لئے ذخیرۂ آخرت فرمائے آمین ثم آمین

خادم العلماء

پروفیسر مفتی محمد انوار حنفی

دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ نزد جامع مسجد نہر والی

کوٹ رادھا کشن

شب برات کے دلائل ومسائل

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کو بنایا تو اس شان سے کہ نیابت کا تاج سر پر سجا کر مسجود ملائک بنا کر تخلیق فرمایا۔ پھر ان کی اولاد کو دنیا میں رہنے کے لئے بھیجا تو ان کو مجبور محض بنانے کی بجائے با اختیار بنا کر وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ کی سمجھ بوجھ بھی عطا فرمادی اب جو انسان اعمالِ صالحہ کے رسیا ہوئے۔ ان کو تو نیکی کرنے کا ایسا جذبہ نصیب ہوا کہ وہ نیکی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے ہی نہیں دیتے اور یوں نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے کرتے محبوبان خدا کے درجہ پر فائز ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو نیکی کرنے میں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ نفس اور شیطان کے دام تزویر میں آکر گناہگاروں کی لسٹ میں آجاتے ہیں۔ اور یوں جہنم میں جانے کے لئے جہنمی راستے کا انتخاب کر بیٹھتے ہیں۔ اب ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور ان کے ہمالیہ سے بھی بڑے بڑے گناہوں کے ذخیروں کو پاش پاش کر کے راہ ہدایت پر گامزن کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کچھ قیمتی لمحات عطا فرماتا ہے کہ تم بھی ان لمحات کی قدر کر کے فاستبقوا الخیرات کا عملی مصداق بن کر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں کوشاں ہو جاؤ۔ یہی لمحات صلحاء کے لئے بھی مختصر وقت میں اعلیٰ ترین درجات کے ضامن بن جاتے ہیں۔ ایسے ہی

یا برکت لمحات میں سے ایک شب ایسی بھی ہے جس کو نصف شعبان کی شب، پندرہ شعبان کی شب، شب برات یا لیلۃ البراۃ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس شب میں نیک و بد سبھی اللہ تعالیٰ کے حضور مساجد میں خانقاہوں میں قبرستانوں میں الغرض جہاں موقع ملتا ہے وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوکر اس کے حضور گڑگڑاتے ہیں، عاجزی و انکساری کرتے ہیں، نوافل پڑھتے ہیں، ذکر اذکار کرتے ہیں، نفل نوافل میں رات گذارتے ہیں، درود و سلام پڑھتے ہیں علمائے کرام سے خوف خدا پر مبنی بیانات سنتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی اور اپنی آخرت کی بہتری پر مبنی دعائیں التجائیں کرتے ہیں اپنے ملک کی بہتری کے لئے بھرپور طور پر دعائیں کرتے ہیں اور یوں وہ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا کی عملی تفسیر بنتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ کچھ لوگ جو نہ تو خود نیکی کرتے ہیں اور نہ کسی اور کو نیکی کرتا ہوا برداشت کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگ شب برات کے جہاں دیگر شرعی فیوض و برکات کا انکار کرتے ہیں وہیں نیکی کرنے والوں کو غلط غلط القابات دے کر عبادت الٰہی سے برگشتہ کرنے کی سعیٔ نامشکور کرتے ہیں۔ اور یوں اس مقدس رات کو عبادت میں گذارنے کی بجائے انتشار و افتراق کی نظر کر دیتے ہیں اور یوں نہ تو خود اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور نہ کسی اور کو کرتا ہوا برداشت کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ سوچنے والی بات تو یہ ہے کہ اس رات میں کوئی غیر مسلم تو مسجد میں آ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر نہیں سکتا تو لازمی بات ہے کہ یہ رات مسلمانوں ہی کو اللہ تعالیٰ

نے عطا فرمائی ہے تو مسلمانوں پر اس رات کی عزت واحترام لازم ہے اور اس رات کی عزت واحترام یہی ہے کہ اس رات میں جی بھر کر اور دل لگا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اپنے اپنے نامۂ اعمال کو اللہ رب ذوالجلال کی رحمت سے معمور کرنے کی سعی جمیلہ کی جائے۔

نوٹ: اس کتاب کے لکھنے کے منجملہ اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ۔ کے ایک شب برات منکر ادارہ نے جو کنز العمال بیروت ایڈیشن کی کاپی شائع کی ہے اس کی جلد نمبر چودہ کے صفحہ نمبر اٹھتر سے کئی احادیث جان بوجھ کر ہضم کر لی ہیں اور یہ احادیث ماہِ رجب شریف اور شبِ برات وغیرہ کے فضائل کے متعلقہ تھیں۔ کتاب کی فہرست میں یہ عنوانات موجود ہیں لیکن احادیث کے ضمن میں ایک بھی حدیث جان بوجھ کر درج نہیں کی۔ قارئین کرام نوٹ فرمالیں کہ یہ کام سہوا نہیں ہوا بلکہ جان بوجھ کر ہوا ہے۔ کیونکہ پچھلا باب روٹین کے انداز میں ختم کر کے نیا باب شروع کر دیا گیا ہے تاکہ سرسری نظر میں کسی کو محسوس ہی نہ ہونے پائے۔ جب کہ اس سے پہلے انہیں منکرین کے ایک بزرگ نے حدیث کی مشہور کتاب مصنف عبدالرزاق میں سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نورانیت کا مکمل باب ہضم کر کے ریکارڈ قائم کیا تھا اب انہوں نے اس ریکارڈ کو تجدیداً پھر اپنے نام کرنے کی کوشش کی ہے۔ علمائے اہلسنت اور عوامِ اہلسنت ان کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں اور اس کے لئے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ

منکرین کے کسی بھی مکتبہ سے کسی بھی قدیم مصنف کی شائع شدہ کتاب خریدنے سے مکمل پرہیز فرمائیں اگر کوئی تخریب کاری نظر آئے تو علماء وعوام اہلسنت کو اس سے باخبر کرنا مت بھولیں یہ آپ کا مذہبی فریضہ بھی ہے اور دین کی خدمت بھی۔ کیوں کہ معاملہ

؎ کہیں کچھ ملا نہ دیا ہو پاپی نے

کا مصداق نہ ہوجائے۔ بہرحال کچھ دوستوں کے اصرار پر فقیر نے اس ضمن میں کچھ احادیث طیبہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ جہاں عبادت الٰہی سے نالاں لوگوں کے دل میں عبادت الٰہی کا شوق پیدا ہو وہاں عبادت الٰہی کرنے والوں کے لئے باعث تسکین ہو سکے، اور وہ اپنی سچی لگن خصوصاً اس رات میں بغیر کسی شک وشبہ کے عبادت الٰہی کرسکیں اور اس رات کے فیوض و برکات سمیٹ سکیں۔ اللہ مالک کائنات ہر مومن کو اپنا فرمانبردار بناتے ہوئے دنیا وآخرت میں عزت سے مالا مال فرماتے ہوئے اپنے پسندیدہ مقام سے سرفراز فرمائے اور اس کتاب کی بدولت عمل کرنے والوں کی نیکیوں کی برکت سے راقم الحروف کو بھی اپنے محبوب محترم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلاموں میں شمار فرمائے۔ اور ان کے خدام میں بروز حشر جگہ نصیب فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

﴿1﴾

حضور ﷺ کا جنت البقیع میں شب برات منانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاِذَاهُوَ بِالْبَقِيْعِ رَافِعٌ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ : أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ .قَالَتْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

۔جامع ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 238۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 108۔

۔مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر 850 (مکتبۃ الایمان مدینہ منورہ)۔

۔مسند عبد بن حمید صفحہ نمبر 437۔

۔اخبار مکہ (فاکہی) باب ذکر اہل مکۃ فی لیلۃ النصف من شعبان۔

۔الابانۃ الکبری جلد 3 حدیث نمبر 176، دار الرایۃ الریاض۔

۔کتاب النزول (دارقطنی) حدیث نمبر 73+74۔

۔شرح السنہ (بغوی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 512۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 380۔

۔فضائل الاوقات (بیہقی) حدیث نمبر 28۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 346۔

۔العلل المتناهیۃ (ابن جوزیؒ) حدیث نمبر 915۔

۔جامع الاصول جلد نمبر 9 کتاب الفضائل والمناقب فضل الازمنہ

۔جامع الاحادیث (سیوطیؒ) حدیث نمبر 2624

۔کنز العمال (علی المتقیؒ) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 160۔35179

۔تفسیر روح المعانی سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر خازن سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر درمنثور سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تحفۃ الاحوذی (مبارکپوری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 364۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے گھر میں شب بسری کی باری تھی۔رات کا وقت ہوا میں سو رہی تھی۔رات کو اچانک میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا۔میں گھبرا کر آپ کو تلاش کرنے کیلیۓ باہر گئی۔تلاش کرتے کرتے جنت البقیع (مبارک قبرستان جو کہ آپ کے گھر کے پاس ہی تھا) پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا میں مصروف پایا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم سے خیانت کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ بات نہیں ہے لیکن میں نے یہ گمان کیا کہ آپ اپنی کسی دوسری زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر (کما یلیق بشانہ) تشریف فرما ہوتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کے اترنے کا یہ مطلب ہے کہ اس رات اللہ تعالیٰ اپنی صفت جلال جو کہ بدکاروں اور گناہگاروں سے انتقام کا تقاضا کرتی ہے اس سے اپنی صفت رحمت ومغفرت کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہوتا ہے۔ حدیث کے الفاظ کو اس لئے اس انداز میں محمول کیا گیا ہے کہ اترنا چڑھنا اور حرکت وسکون چونکہ جسم مادی کی صفات ہیں اور عقلی ونقلی اور قطعی دلائل سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم اور مکان سے پاک ہے اس لئے اگر اس کا یہ معنیٰ کیا جائے کہ وہ بلند جگہ سے پست جگہ کہ طرف منتقل ہوتا ہے تو یہ محال ہے۔ اس لئے اس حدیث کے وہی معنی ہوں گے جو اہل حق نے کئے ہیں یعنی رحمت کا اترنا اور اس کی مہربانی اور بخشش کا اپنے بندوں پر زیادہ ہونا اور ان کی دعاؤں اور توبہ کا منظور کر لینا۔ جیسا کہ کریم بادشاہوں کا طریقہ ہوتا ہے کہ جب وہ لوگوں کے پڑوس میں اترتے ہیں ان کے ساتھ احسان کرتے ہیں۔ اگرچہ اس بات کا تعلق تمام راتوں کے ساتھ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر شب پچھلی رات میں اترتی ہے لیکن اس رات کی خصوصیت یہ ہے کہ اس رات سر شام ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ کہ تمام سال عام طور پر رحمت کا نزول ہوتا ہے لیکن اس رات خاص طور پر رحمت باری تعالیٰ کا نزول ہو جاتا ہے جو کہ نہ صرف فجر تک جاری رہتا ہے بلکہ دن میں روزہ رکھنا بھی باعث برکت بن جاتا ہے۔ لہٰذا اس حدیث پاک کا یہی تقاضا بھی ہے اور اس کا مطلب بھی یہی واضح ہو رہا ہے۔

﴿2﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت البقیع میں شب برات منانا تفصیلی روایت

قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَضَعَ عَنْهُ ثَوْبَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَسْتَتِمَّ اَنْ قَامَ فَلَبِسَهُمَا فَأَخَذَتْنِیْ غَيْرَةٌ شَدِيْدَةٌ ظَنَنْتُ اَنَّهُ يَأْتِیْ بَعْضَ صُوَيْحِبَاتِیْ فَخَرَجْتُ اَتْبَعُهُ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالشُّهَدَآءِ. فَقُلْتُ: بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اَنْتَ فِیْ حَاجَةِ رَبِّكَ. وَاَنَا فِیْ حَاجَةِ الدُّنْيَا. فَانْصَرَفْتُ فَدَخَلْتُ حُجْرَتِیْ وَلِیَ نَفَسٌ عَالٍ .وَلَحِقَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ :مَا هٰذَا النَّفَسُ يَا عَائِشَةُ ؟۔ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اَتَيْتَنِیْ فَوَضَعْتَ عَنْكَ ثَوْبَيْكَ ثُمَّ لَمْ تَسْتَتِمَّ اَنْ قُمْتَ فَلَبِسْتَهُمَا فَأَخَذَتْنِیْ غَيْرَةٌ شَدِيْدَةٌ ظَنَنْتُ اَنَّكَ تَأْتِیْ بَعْضَ صُوَيْحِبَاتِیْ حَتّٰی رَأَيْتُكَ بِالْبَقِيْعِ تَصْنَعُ مَاتَصْنَعُ۔قَالَ يَاعَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ ،بَلْ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ،فَقَالَ :هٰذِهِ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ كَلْبٍ لَا يَنْظُرُاللّٰهُ فِيْهَا اِلٰی مُشْرِكٍ وَلَا اِلٰی مُشَاحِنٍ وَلَا قَاطِعِ رَحْمٍ وَلَا اِلٰی مُسْبِلٍ وَلَا اِلٰی عَاقٍ لِوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰی مُدْمِنِ خَمْرٍ۔قَالَ ثُمَّ وَضَعَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ لِیْ :

يَا عَائِشَةُ أَتَأْذَنِيْنَ لِيْ فِيْ قِيَامِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ بِأَبِيْ وَأُمِّيْ فَقَامَ فَسَجَدَ طَوِيْلًا حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قُبِضَ فَقُمْتُ أَلْتَمِسُهُ وَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ فَتَحَرَّكَ فَفَرِحْتُ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ :أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ ،وَأَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرْتُهُنَّ لَهُ فَقَالَ : تَعَلَّمِيْهِنَّ وَعَلِّمِيْهِنَّ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمَنِيْهِنَّ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أُرَدِّدَهُنَّ فِيْ السُّجُوْدِ.

۔شعب الایمان جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 383۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 36 صفحہ نمبر 195۔مختصراً

۔الترغیب والترہیب (منذریؒ) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 286۔

۔جامع الاحادیث حدیث نمبر 43338۔مختصراً

۔الزوجر (ابن حجر مکی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 59۔

۔تفسیر درمنشور جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 403۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 346۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس (رات کو) تشریف لائے ابھی آپ نے (تبدیل کرنے کے لئے) مکمل کپڑے بھی نہیں اتارے تھے کہ کھڑے ہوئے اور دوبارہ زیب تن فرما لئے (اور تشریف لے گئے)۔آپ کے جانے کا مجھے بہت زیادہ دکھ ہوا

یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید آپ کسی دوسری زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ میں آپ کو ڈھونڈنے کے لئے باہر آئی تو میں نے آپ کو جنت البقیع میں پایا۔ وہاں آپ مومن مردوں، عورتوں اور شھداء کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے تھے۔ میں نے کہا کہ میرے باپ اور ماں آپ پر قربان ہوں، آپ اپنے رب کے کام میں مصروف ہیں اور میں دنیا کی حاجت میں تھی۔ چنانچہ میں گھر واپس لوٹی تو میری سانس بہت زیادہ پھولی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: اے عائشہ یہ سانس کیسے پھولی ہوئی ہے؟۔ میں نے عرض کیا کہ میرے باپ اور ماں آپ پر قربان ہوں آپ تشریف لائے اور لباس اتارا (تبدیل کرنے کے لئے) ابھی مکمل بھی نہیں اتارا تھا کہ آپ دوبارہ تیار ہو کر تشریف لے گئے تو مجھے شدید غیرت آئی کہ شاید آپ کسی دوسری زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کو جنت البقیع میں دیکھا وہاں آپ جو عمل فرما رہے تھے وہی فرما رہے تھے (وہ آپ ہی کی شان کے لائق تھا)۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ تم اس بات سے گھبرا گئی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم سے خیانت کریں گے؟۔ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں کہا کہ یہ رات نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ تعالیٰ اس رات میں قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ شرک کرنے والے کی طرف، تعلقات توڑنے والے، تکبر سے چادر لٹکانے

والے، والدین کے نافرمان، اور شراب بنانے والے کی طرف نظر کرم سے نہیں دیکھتا۔ پھر آپ نے کپڑے رکھے اور فرمایا کہ اے عائشہ کیا تم مجھے اس رات عبادت کرنے کی اجازت دیتی ہو؟۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں میرے باپ اور ماں آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے کچھ قیام فرمایا اور پھر آپ نے طویل سجدہ فرمایا۔ وہ سجدہ اتنا طویل ہوا کہ میں نے گمان کیا کہ شاید آپ کی روح مبارک (خدانخواستہ) پرواز کر گئی ہے۔ میں آپ کو چھونے کے لئے اٹھی اور آپ کے پاؤں کے تلوے کو ہاتھ لگایا تو آپ نے حرکت فرمائی تو مجھے اطمینان ہوا۔ میں نے آپ کو سجدہ میں یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ میں تیری سزا سے تیرے عفو کی پناہ مانگتا ہوں، تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے چہرے کے جلال کی پناہ مانگتا ہوں، میں تیری ویسی حمد وثناء بیان نہ کر سکا جیسی تو خود اپنی لئے بیان فرما سکتا ہے (اسی طرح دعائیں کرتے کرتے آپ نے ساری رات گذار دی)۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو میں نے انہیں یاد کرنے کی غرض سے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ تم بھی سیکھ لو اور آگے بھی سکھا دینا۔ کیوں کہ مجھے یہ جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے اور مجھے کہا ہے کہ میں انہیں سجدوں میں بار بار پڑھتا رہوں۔

﴿3﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر میں شب برات منانا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَدْ قُبِضَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُمْتُ حَتّٰى حَرَّكْتُ اِبْهَامَهٗ فَتَحَرَّكَ فَرَجَعْتُ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَوْ يَاحُمَيْرَاءُ أَظَنَنْتِ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ خَاسَ بِكِ؟۔ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ قُبِضْتَ لِطُوْلِ سُجُوْدِكَ فَقَالَ أَ تَدْرِيْنَ اَيُّ لَيْلَةٍ هٰذِهٖ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ۔قَالَ: هٰذِهٖ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ وَيُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ۔

۔شعب الایمان جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 382۔

۔تفسیر درمنثور جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 403۔

۔الترغیب والترہیب جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 73 (منذری نے کہا کہ بیہقی نے اسے مرسل جید کہا ہے)

۔الزواجر (ابن حجر مکی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 60۔مختصراً

۔تحفۃ الاحوذی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 365۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک رات نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور اتنا طویل سجدہ

فرمایا کہ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ (خدانخواستہ) آپ کی روح پرواز کرگئی ہے۔ پس جب میں نے یہ گمان کیا تو کھڑی ہوئی یہاں تک کہ میں نے آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی تو آپ نے حرکت فرمائی پھر آپ نے سجدہ سے اپنا سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا اے عائشہ یا کہا اے حمیراء کیا تو نے گمان کیا کہ تمہارے ساتھ بے وفائی ہوگی۔ میں نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم یا نبی اللہ ایسا نہیں لیکن میں نے آپ کے طویل سجدہ سے گمان کیا کہ (خدانخواستہ) آپ کی روح مبارک پرواز کرگئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو جانتی ہے کہ یہ رات کیا ہے؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نصف شعبان کی شب ہے اس میں بخشش مانگنے والوں کی بخشش کی جاتی ہے۔ رحم مانگنے والوں پر رحم کیا جاتا ہے۔ اور بغض رکھنے والوں کو مہلت دی جاتی ہے۔

﴿4﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر میں شب برات منانا دوسری روایت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِنْسَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم من مِرْطِيّ ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِرْطُنَامِنْ خَزٍّ ولا قَزٍّ ولا كُرْسُفٍ ولا كَتَّانٍ۔ قُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ ؟۔ قَالَتْ: كَانَ سُدَاهُ الشَّعْرَ وَكَانَتْ لُحْمَتُهُ

مِنْ وَبَرِ الاِبِلِ.قَالَتْ فَخَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ اَتٰى بَعْضَ نِسَائِهٖ فَقُمْتُ اَلْتَمِسُهٗ فِى الْبَيْتِ فَيَقَعُ قَدَمِىْ عَلٰى قَدَمِهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَحَفِظْتُ مِنْ قَوْلِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ سَجَدَ لَكَ سَوَادِىْ وَخَيَالِىْ وَآمَنَ لَكَ فُؤَادِىْ وَاَبُوْءُ لَكَ بِالنِّعَمِ وَاعْتَرِفُ بِالذُّنُوْبِ الْعَظِيْمَةِ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ اَنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّااَنْتَ.اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ.وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَااُحْصِىْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَتْ: فَمَازَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ قَآئِماً وَقَاعِدًا حَتّٰى اَصْبَحَ فَاَصْبَحَ وَقَدِ اصْعَدَتْ قَدَمَاهُ فَاَنِّى اَغْمِزُهُمَا وَقُلْتُ بِاَبِىْ وَاُمِّىْ أ تَعَبْتَ نَفْسَكَ .أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَكَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ .أَلَيْسَ قَدْ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ أَلَيْسَ أَلَيْسَ. فَقَالَ:بَلٰى يَا عَائِشَةُ. أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْداً شَكُوْراً . هَلْ تَدْرِيْنَ مَافِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟. قَالَتْ: مَافِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟.فَقَالَ: فِيْهَااَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِنْ بَنِىْ آدَمَ فِىْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِىْ آدَمَ فِىْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تَنْزِّلُ اَرْزَاقُهُمْ.فَقَالَتْ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ.فَقَالَ :مَا مِنْ اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ قُلْتُ: وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟. فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ فَقَالَ: وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ

مِنْهُ بِرَحْمَةٍ يَقُوْلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

۔فضائل الاقات (بیہقیؒ) حدیث نمبر 26۔

۔النزول (دار قطنیؒ) حدیث نمبر 75۔

۔اخلاق النبی ﷺ (ابوالشیخؒ) حدیث نمبر 461۔(مختصر)

۔میزان الاعتدال جلد 4 صفحہ نمبر 262۔

۔جامع الاحادیث حدیث نمبر 43406+42942۔

۔ابن شاہین فی الترغیب کذاذکرالسیوطی جامع الاحادیث۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 345۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نصف شعبان کی شب ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے بستر سے نکل جاتے، پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کی قسم ہمارے بستر کی چادر ریشمی تھی نہ سوتی تھی۔ ہم نے کہا کہ سبحان اللہ پھر وہ کس چیز کی بنی ہوئی تھی؟۔آپ نے فرمایا کہ اس کا تانا بکری کے بالوں اور بانا اونٹوں کے بالوں سے بنا ہوا تھا۔آپ نے فرمایا کہ مجھے خدشہ ہوا کہ شاید آپ اپنی دوسری ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں آپ کو تاریکی میں گھر میں ڈھونڈھ رہی تھی کی میرا پیر آپ کے پیر سے ٹکرایا (اس وقت آپ سجدہ ریز تھے)۔اس وقت آپ جو دعا پڑھ رہے تھے میں نے اسے یاد رکھا وہ یہ دعا تھی: میرا جسم اور ذہن تجھے سجدہ کرر ہا ہے اور میرا دل تجھ پر ایمان لاچکا ہے، میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنی بڑی بڑی لغزشوں کا اقرار کرتا ہوں، میں نے اپنی جان پر تجاوز کیا۔

پس تو مجھے بخش دے۔ بے شک تیرے سوا گناہوں کو کوئی بھی نہیں بخشے گا۔ میں تیری سزا سے تیری معافی کی طرف آتا ہوں، اور تیرے غضب سے تیری رحمت کی طرف آتا ہوں، اور تیری ناراضگی سے تیری رضاء کی طرف آتا ہوں، اور تجھ سے تیری ہی پناہ کی طرف آتا ہوں۔ میں تیری ایسی حمد وثناء نہیں کرسکا جیسی تو خود اپنی حمد وثناء کرسکتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ آپ کے پاؤں مبارک سوج گئے۔ میں آپ کے پاؤں مبارک دبا رہی تھی چنانچہ میں نے عرض کیا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپ نے اپنے آپ کو بہت تھکایا ہے۔ کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کے طفیل آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرماچکا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں اے عائشہ تو کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟۔ کیا تم جانتی ہو کہ اس رات میں کیا ہوتا ہے؟۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اس رات میں کیا ہوتا ہے؟۔ آپ نے فرمایا کہ اس رات میں اس سال اولاد آدم سے پیدا ہونے والے ہر فرد کا نام لکھ لیا جاتا ہے۔ اور اس سال اولاد آدم سے مرنے والے ہر فرد کا نام لکھ لیا جاتا ہے۔ اور اس رات میں لوگوں کے اعمال اوپر لے جائے جاتے ہیں اور اس سال ان کا رزق نازل کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہوگا؟۔ آپ نے فرمایا کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل

نہیں ہوگا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ بھی نہیں؟۔ آپ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر تین مرتبہ فرمایا: میں بھی نہیں میں بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے رحمت کے ساتھ ڈھانپ لے۔

﴿5﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا گھر میں شب برات منانا تیسری روایت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لَيْلَتِيْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدِيْ. فَلَمَّا كَانَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَدتُهٗ فَأَخَذَنِيْ مَا يَأْخُذُ النِّسَاءُ مِنَ الْغَيْرَةِ. فَتَلَفَّعْتُ بِمِرْطِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ خَزٍّ وَلَا قَزٍ وَلَا حَرِيْرٍ وَلَا دِيْبَاجٍ وَلَا قُطْنٍ وَلَا كَتَّانٍ. قِيْلَ لَهَا مِمَّ كَانَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟. قَالَتْ كَانَ سَدَاهُ شَعْرٌ وَلُحْمَتُهٗ مِنْ اَوْبَارِ الْاِبِلِ. قَالَتْ: فَطَلَبْتُ فِيْ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَانْصَرَفْتُ اِلٰى حُجْرَتِيْ فَاِذَا اَنَا بِهٖ كَالثَّوْبِ السَّاقِطِ وَهُوَ يَقُوْلُ: سَجَدَلَكَ خَيَالِيْ وَسَوَادِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ ،وَهٰذِهٖ يَدِيْ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ .يَا عَظِيْماً تُرَجّٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ ،يَاعَظِيْمُ اِغْفِرِالذَّنْبَ الْعَظِيْمَ ،سَجَدَوَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ، وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ عَادَ سَاجِداً فَقَالَ:اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ ، وَأَعُوْذُبِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ ،وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى

نَفْسِكَ ،اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ دَاوٗدُ :اَعْفَرُ وَجْهِيَ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ ،وَحَقٌّ لِسَيِّدِيْ اَنْ يُسْجَدَ لَهٗ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ ـ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْباً نَقِيّاً مِنَ الشَّرِّ لَا جَافِياً وَلَاشَقِيّاً ثُمَّ انْصَرَفَ وَدَخَلَ مَعِيَ فِي الْخَمِيْلَةِ وَلِيَ نَفَسٌ عَالٍ ـ فَقَالَ مَا هٰذَا النَّفَسُ يَا حُمَيْرَآءُ؟ـ فَأَخْبَرْتُهٗ فَطَفِقَ يَمْسَحُ بِيَدِهٖ عَلٰى رُكْبَتَيَّ وَهُوَ يَقُوْلُ وَيْسَ هَاتَيْنِ الرُّكْبَتَيْنِ مَالَقِيَتَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ.لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ لِمُشَاحِنٍ۔

۔کتاب الدعاء (طبرانیؒ) صفحہ نمبر 195 ۔

۔النزول (دارقطنیؒ) حدیث نمبر 75۔

۔شعب الایمان (بیہقیؒ) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 385۔

۔التبصرۃ (ابن جوزی) المجلس الخامس فی ذکر اللیلۃ النصف من شعبان۔

۔امالی المطلقہ (عسقلانیؒ) صفحہ نمبر 120۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شعبان کی پندرھویں شب میں میری باری تھی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے ۔ جب رات آدھی گذر گئی تو میں نے آپ کو نہ پایا۔ چنانچہ میرے دل میں عام عورتوں کی طرح خیال آیا تو میں نے چادر اوڑھی اللہ کی قسم وہ چادر نہ تو ریشمی (حریر اور دیباج ریشم کی اقسام) تھی اور نہ ہی سوتی (کتان: باریک کپڑا) عرض کیا گیا کہ اے ام المؤمنین وہ چادر کس چیز سے بنی ہوئی تھی؟

آپ نے فرمایا کہ اس کا تانا بکری کے بالوں کا اور بانا اونٹوں کے بالوں کا بنا تھا۔ میں نے آپ کو ازواجِ مطہرات کے کمروں میں تلاش کیا مگر آپ کو نہ پا سکی جب میں واپس لوٹی تو میں نے دیکھا کہ آپ میرے حجرے میں (سجدہ میں) ایسے پڑے تھے جیسے کوئی کپڑا پڑا ہوتا ہے درانحالیکہ آپ کہہ رہے تھے:

سَجَدَلَكَ خَيَالِيْ وَسَوَادِي وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ ،وَهٰذِهٖ يَدِيْ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ .يَا عَظِيْماً تُرْجّٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ ،يَاعَظِيْمُ اِغْفِرِالذَّنْبَ الْعَظِيْمَ ، سَجَدَوَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ، وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ.

پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا پھر دوبارہ سجدہ فرمایا اور یہ کہنا شروع کیا:

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ ،وَأَعُوْذُبِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ،اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ دَاوٗدُ :اَعْفَرُ وَجْهِيَ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ ،وَحَقٌّ لِسَيِّدِيْ اَنْ يُسْجَدَ لَهٗ

پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور یہ کہنا شروع کیا:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْباً نَقِيّاً مِنَ الشَّرِّ لَا جَافِياً وَلَاشَقِيّاً .

پھر آپ واپس پلٹے اور میری چادر میں تشریف لائے اس وقت میری سانس پھولی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: اے حمیرا تمہاری سانس کیوں پھولی ہوئی ہے؟۔ میں نے تمام معاملہ عرض کر دیا تو آپ نے میرے زانوؤں کو مس کرتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی جسمانی محنت (عبادت) کرنا پڑی آج کی رات کی ہی

ہے۔ مزید فرمایا کہ اس رات نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ کی رحمت نزول فرماتی ہے پس وہ مشرک اور کینہ پرور کے سوا اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

﴿6﴾

فضائل شب برات کی محفل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے کسی کام کی غرض سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ میں نے ان سے جلدی اجازت چاہتے ہوئے عرض کیا کہ جلدی کریں کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ آپ صحابہ کرام کو نصف شعبان کے بارے میں بیان فرما رہے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے اُنیس بیٹھ جاؤ میں تجھے نصف شعبان کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث مبارکہ سُناتی ہوں۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی میرے ہاں ٹھہرنے کی باری تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس لحاف میں داخل ہو گئے میں رات کو بیدار ہوئی تو میں نے آپ کو بستر میں نہ پایا۔ میں نے گمان کیا کہ آپ اپنی لونڈی ماریہ قطبیہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ پس میں گھر سے نکلی اور مسجد سے گزری تو میرا پاؤں آپ سے ٹکرایا اس وقت سجدہ میں آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرما رہے تھے۔

سَجَدَلَكَ سَوَادِیْ وَخَيَالِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ ،وَهٰذِهٖ يَدِیْ وَ مَاجَنَيْتُ بِهَا عَلٰی نَفْسِیْ .يَا عَظِيْماً يُرَجّٰی لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ ،سَجَدَوَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ ، وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ

پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَ ارْزُقْنِیْ قَلْباً تَقِيّاً نَقِيّاً مِنَ الشِّرْكِ بَرِيّاً لَا كَافِراً وَلَا شَقِيّاً

پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دوبارہ سجدہ کیا میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ ،وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ،وَبِكَ مِنْكَ لَااُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ،اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِیْ دَاوٗدُ :اَعْفَرُ وَجْهِیَ فِی التُّرَابِ لِسَيِّدِیْ ،وَحَقَّ لِوَجْهِ سَيِّدِیْ اَنْ يُعْفَرَ.

پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس وادی میں ہیں ۔اور میں کس وادی میں تھی (یعنی آپ کس کام میں مصروف ہیں جب کہ میں کن خیالات میں تھی)۔پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے حمیرا کیا تو اس رات کی فضیلت جانتی ہے؟۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر جہنمیوں کو آزاد فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ قبیلہ کلب والوں کی تخصیص کیا وجہ ہے؟۔آپ نے فرمایا کہ: عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلہ کی بکریوں کے بال ان سے زیادہ نہیں ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ: چھ قسم کے آدمیوں کی اس رات میں

بھی بخشش نہیں ہوگی:

1: عادی شرابی 2: والدین کا نافرمان 3: زنا پر اصرار کرنے والا 4: رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا 5: تصویر بنانے والا 6: چغل خور

۔فضائل الاوقات (بیہقی) حدیث نمبر 27۔

۔مکاشفۃ القلوب از امام غزالی صفحہ نمبر 314۔

۔لسان المیزان (عسقلانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 36۔

۔میزان الاعتدال جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 150۔

﴿7﴾

شب برات کی فضیلت پر حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک اور روایت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَرْفُوْعاً :یَنْسَخُ اللّٰهُ فِیْ اَرْبَعَ لَیَالِ الآجَالَ وَالْاَرْزَاق :فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَالْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ وَلَیْلَةِ عَرَفَةٍ۔

۔لسان المیزان (عسقلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 249۔

۔موسوعۃ اقوال الدارقطنی (حرف السین) جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 76۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعا روایت کرتی ہیں کہ چار راتوں میں موت کے وقت کا اور رزق کا تعین کیا جاتا ہے۔اور وہ راتیں ہیں نصف شعبان کی رات (شب برات)، عیدالاضحیٰ کی رات، عیدالفطر کی رات اور شب عرفہ (یعنی نویں ذوالحج)

﴿8﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک مزید روایت

عَنْ عَائِشَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَفْتَحُ اللّٰهُ الْخَيْرَ فِيْ اَرْبَعِ لَيَالٍ لَيْلَةَ الْاَضْحٰى وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْسَخُ فِيْهَا الْآجَالَ وَالْاَرْزَاقَ وَيَكْتُبُ فِيْهَا الْحَآجَّ وَفِيْ لَيْلَةِ الْعَرَفَةِ اِلَى الْاَذَانِ۔

۔تاریخ بغداد خطیب بغدادی (کماذکر سیوطیؒ)

۔تفسیر درمنثور جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 402۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 347۔

۔التبصرۃ (ابن جوزی) المجلس الخامس فی ذکر اللیلۃ النصف من شعبان۔

۔دیلمی کماذکر علی متقی۔

۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 144۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔عیدالفطر کی شب،عیدالاضحیٰ کی شب،نصف شعبان کی شب کہ اس میں لوگوں کی موت اور رزق کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور حاجیوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور عرفہ کی رات میں بھی صبح کی اذان تک خیر کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔

﴿9﴾

اللہ تعالیٰ کی شب برات میں خانہ کعبہ پر خصوصی نظر کرم فرمانا

عَنْ (عَائِشَةَ وَ)ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰه يَلْحَظُ اِلَى الْكَعْبَةِ فِىْ كُلِّ عَامٍ لَحْظَةً وَذٰلِكَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَحِنُّ اِلَيْهَا قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

۔دیلمی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 149۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) نمبر 7335۔

۔الجامع الکبیر (سیوطی) حدیث نمبر 2782۔

۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 96۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کی طرف سال میں ایک لحظہ کے لئے خصوصی نظر کرم فرماتا ہے اور وہ ہے نصف شعبان کی رات اسی وقت مومنوں کے دل خانہ کعبہ کی طرف بھرپور طور پر مائل ہو جاتے ہیں۔

﴿10﴾

خانہ کعبہ بھی قبلہ شب برات والے دن بنا

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ :صَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ بَعْدَ قُدُوْمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ

سَبۡعَةَ عَشَرَ شَهۡرًا وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ سَوَاءً وَذٰلِكَ اَنَّ قُدُوۡمَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ الۡمَدِيۡنَةَ كَانَ يَوۡمَ الۡاِثۡنَيۡنِ لِاثۡنَتَىۡ عَشۡرَةَ لَيۡلَةٍ خَلَتۡ مِنۡ رَبِيۡعِ الۡاَوَّلِ وَاَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاسۡتِقۡبَالِ الۡكَعۡبَةِ يَوۡمَ الثَّلَاثَاءِ لِلنِّصۡفِ مِنۡ شَعۡبَانَ ۔ قَالَ شُعَيۡبُ الۡاَرۡنَؤُوۡطُ :اِسۡنَادُهٗ صَحِيۡحٌ عَلٰى شَرۡطِهِمَا۔

۔صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ باب شروط الصلوٰۃ۔

۔تفسیر قرطبی تحت سورۃ البقرۃ آیۃ نمبر 142۔

۔تفسیر السراج المنیر تحت سورۃ مزمل آیت نمبر 2۔

۔عمدۃ القاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 385۔

۔روضۃ الطالبین جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 498۔

حضرت امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف کے سترہ ماہ اور تین دن تک برابر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ میں بارہ ربیع الاول بروز پیروار تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم منگل وار شب برات کے دن عطا فرمایا۔

شعیب ارنؤ وط نے کہا ہے کہ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

نوٹ: قبلہ کی شب برات والے دن خانہ کعبہ کی طرف تبدیلی کے مزید

دلائل حسب ذیل ہیں:

۔تاریخ طبری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 18۔

۔تاریخ ابن کثیر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 252۔

۔تاریخ مکۃ المشرفۃ والمسجد الحرام باب ذکر المساجد المعروفۃ۔

۔السیرۃ النبویہ از ابن کثیر جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 372۔ باب تحویل القبلہ۔

۔الفصول فی السیرۃ ابن کثیر باب تحویل القبلہ وفرض الصوم۔

۔عیون الاثر ابن سید الناس جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 363۔ باب تحویل کعبہ۔

﴿11﴾

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سجدہ تہائی امت، نصف امت بلکہ تمام امت کی مغفرت

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَاجِدًا وَهُوَ یَدْعُوْ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْتَقَ مِنَ النَّارِ اللَّیْلَةَ بِشَفَاعَتِكَ ثُلُثَ فَزَادَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الدُّعَآءِ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یُقْرِئُكَ السَّلَامُ وَیَقُوْلُ: اَعْتَقْتُ نِصْفَ اُمَّتِكَ مِنَ النَّارِ فَزَادَ عَلَیْهِ السَّلَامِ فِی الدُّعَآءِ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَعْتَقَ جَمِیْعَ اُمَّتِكَ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِكَ اِلَّا مَنْ كَانَ لَهٗ خَصْمٌ حَتّٰی یَرْضٰی خَصْمُهٗ. فَزَادَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الدُّعَآءِ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ عِنْدَ الصُّبْحِ وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ

قَدْ ضَمِنَ لِخُصَمَآءِ اُمَّتِكَ اَنْ يُرْضِيَهُمْ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَرَضِيَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

تفسیر روح البیان تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نصف شعبان کی شب دیکھا کہ آپ سجدہ کی حالت میں دعا مانگ رہے تھے۔ پس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شفاعت پر آپ کی ایک تہائی امت کی مغفرت فرمادی ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مزید التجا کرتے رہے یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام پھر نازل ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آپ کی نصف امت جہنم کی آگ سے آزاد فرمادی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مزید التجا کرتے رہے یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام پھر نازل ہوئے اور عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی شفاعت پر آپ کی تمام امت کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیا۔ سوائے ایسے شخص کے کہ جس کا کسی کے ساتھ ناجائز جھگڑا ہو یہاں تک کہ وہ اسے راضی کرلے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پھر التجا کرتے رہے حتیٰ کہ جبریل علیہ السلام پھر نازل ہوئے اور عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذمہ لے لیا ہے کہ آپ کی امت میں سے جس پر کسی کا حق ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے راضی فرمادے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس بات سے خوش ہوگئے۔

﴿12﴾

ایام بیض اور شب برات

لَمَّا رُوِیَ اَنَّهٗ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیْلَةَ الثَّالِثِ عَشَرِ الشَّفَاعَةَ فِیْ اُمَّتِهٖ، فَاَعْطَاهُ الثُّلُثَ ،وَسَأَلَهٗ لَیْلَةَ الرَّابِعِ عَشَرٍ فَاَعْطَاهُ الثَّلَاثِیْنَ وَسَأَلَهٗ لَیْلَةَ الْخَامِسِ عَشَرٍ فَاَعْطَاهُ الْجَمِیْعَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَی اللّٰهِ شَرَادَ الْبَعِیْرِ یَعْنِیْ مَنْ فَرَّ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتَبَاعَدَ عَنْهُ بِالْاِصْرَارِ عَلَی الْمَعْصِیَّةِ۔

۔مکاشفۃ القلوب از امام غزالی صفحہ نمبر 314۔

۔تفسیر نیشا پوری سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر کشاف سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر السراج المنیر سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر روح البیان جلد نمبر 25 صفحہ نمبر 268۔

۔تفسیر روح المعانی پارہ نمبر 25 صفحہ نمبر 155۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے تیرہ شعبان کو اپنی امت کے بارے میں دعا مانگی آپ کو ایک تہائی عطا کر دیا گیا۔ پھر چودہ شعبان کو دعا مانگی تو آپ کو دو تہائی عطا کر دیا گیا۔ پھر آپ نے پندرہ شعبان کو دعا مانگی تو آپ کو امت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خواہش کے مطابق سب کچھ عطا کر دیا گیا سوائے اس شخص کے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل جائے۔

﴿13﴾

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شب برات کی شان بیان فرمانا

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا : أَ تَدْرِيْنَ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ نِصْفُ مِنْ شَعْبَانَ ؟ قَالَتْ مَافِيْهَايَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : فِيْهَا اَنَّهٗ يُكْتَبُ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا يُكْتَبُ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنَزَّلُ اَرْزَاقُهُمْ۔

۔الدعوات الکبیر از امام بیہقی۔

۔مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 115۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 345۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ کیا تو جانتی ہے کہ اس شب یعنی نصف شعبان کی شب میں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ اس رات میں کیا خاص بات ہے؟۔تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس رات میں اس سال پیدا ہونے والے ہر بچے کا نام لکھ دیا جاتا ہے، اس سال حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے ہر مرنے والے بیٹے کے نام لکھ دیا جاتا ہے، اس رات میں لوگوں کے اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور لوگوں کے رزق بھی اتارے جاتے ہیں۔

﴿14﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک مزید روایت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتَانِيْ حَبِيْبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ. ثُمَّ خَرَجَ مُسْرِعاً فَخَرَجْتُ فِيْ اَثَرِهٖ فَاِذَا هُوَ سَاجِداً بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَجَدَ لَكَ خَيَالِيْ وَسَوَادِيْ الخ۔

۔رواہ ابن شاہین کماذکر عسقلانی ۔

۔لسان المیزان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 426۔

۔میزان الاعتدال (عسقلانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 65۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نصف شعبان کی شب میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ۔چنانچہ آپ بستر پر تشریف فرما ہوئے۔پھر آپ کھڑے ہوئے اور خود پر پانی بہایا پھر آپ تیزی سے باہر تشریف لے گئے۔چنانچہ میں بھی آپ کے پیچھے گئی تو آپ جنت البقیع میں سجدہ کی حالت میں یہ الفاظ ادا فرمارہے تھے۔ سَجَدَ لَكَ خَيَالِيْ وَسَوَادِيْ الخ۔

﴿15﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شب برات کا تمام مہینہ روزے رکھنا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصِلَهٗ

بِرَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ شَهْرًا تَامًّا اِلَّا شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَعْبَانَ لَمِنْ اَحَبَّ الشُّهُوْرِ اِلَيْكَ اَنْ تَصُوْمَهُ؟۔ قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ اِنَّهُ يُكْتَبُ فِيْهِ لِمَلَكِ الْمَوْتِ مَنْ يَقْبِضُ فَاُحِبُّ اَنْ لَا يُنْسَخَ اِلَّا وَاَنَاصَائِمٌ۔

۔تاریخ بغداداز ولی الدین خطیب بغدادی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 436۔

۔رواہ ابن نجار کماذکر السیوطی فی الدر المنثور۔

۔التبصرہ از ابن جوزی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 39۔

۔تفسیر درمنثور تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔فیھا یفرق کل امر حکیم۔

۔الحبائک فی اخبار الملائک (سیوطی) باب ماجاء فی ملک الموت۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے اور اسے ماہِ رمضان المبارک تک ملا دیتے۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم شعبان المعظم کے علاوہ کسی بھی اور مہینہ میں مہینہ بھر کے روزے (نفلی) نہیں رکھا کرتے تھے۔حضرت سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ شعبان المعظم تمام مہینوں میں سے آپ کو زیادہ پسند ہے جس میں آپ روزے رکھتے ہیں؟۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ بے شک ملک الموت کو ان لوگوں کے اسماء لکھ کر دیے جاتے ہیں جن کی اس سال موت کا وقت آچکا ہوتا ہے۔اور میں پسند کرتا ہوں کہ روزہ داری کی حالت میں میر،وقت مقرر ہو۔

﴿16﴾

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا بیان شب برات کا قیام، دن کا روزہ

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِذَا کَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا. فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِيَهٗ اَلَا کَذَا وَکَذَا حَتّٰی يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

نوٹ: فاغفر، فارزقہ اور فاعافیہ کو مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 378۔

۔فردوس الاخبار (دیلمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 321

۔مسند الفردوس (دیلمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 259۔

۔عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 82

۔مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 115۔

۔مرقاۃ (علامہ علی قاری) شرح مشکوٰۃ کتاب الصلاۃ باب قیام شھر رمضان۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 33 صفحہ نمبر 107۔

۔احیاء علوم الدین (غزالی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 203۔

۔اخبار مکہ (فاکہی) حدیث نمبر 1773۔

جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 2621۔

۔امالی ابن بشران حدیث نمبر 703۔

۔فضائل الاوقات (بیہقی) حدیث نمبر 24۔
۔الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 74۔
۔میزان الاعتدال (ذھبی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 504۔
۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 33 صفحہ نمبر 107۔
۔جمع الجوامع (سیوطی) حدیث نمبر 2632۔
۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 345۔
۔کنز العمال (علی المتقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 140۔
۔نزہۃ المجالس (عبدالرحمٰن صفوری) صفحہ نمبر 210۔
۔تفسیر قرطبی تحت الدخان آیت نمبر 4۔
۔تفسیر درمنثور (سیوطیؒ) تحت الدخان آیت نمبر 4۔
۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت الدخان آیت نمبر 4۔
۔ماثبت بالسنۃ (شیخ محقق) صفحہ نمبر 191۔
۔تفسیر ضیاء القران جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 433۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب پندرہ شعبان کی شب آئے تو رات قیام (عبادت) کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔ پس بے شک سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرما کر ارشاد فرماتا ہے۔ ہے کوئی تم میں سے مغفرت طلب کرنے والا؟ کہ میں اس کو بخش دوں، ہے کوئی تم میں سے رزق مانگنے والا؟ کہ میں اس کو رزق دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ؟ کہ میں اس کو عافیت دوں، ہے کوئی ایسا یہ آوازیں طلوع فجر تک مسلسل آتی رہتی ہیں مسلسل آتی ہیں۔

﴿17﴾

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی شب برات کی خصوصی دعا

وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُفْرِغُ نَفْسَهُ لِلْعِبَادَةِ فِیْ اَرْبَعِ لَيَالٍ فِی السَّنَةِ وَهِیْ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ، وَلَيْلَةُ الْاَضْحٰی، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔ وَكَانَ مِنْ دُعَائِهٖ فِيْهَا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ مَصَابِيْحِ الْحِكْمَةِ وَمَوَالِی النِّعْمَةِ، وَمَعَادِنِ الْعِصْمَةِ، وَاعْصِمْنِیْ بِهِمْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، وَلَاتَأْخُذْنِیْ عَلٰی غِرَّةٍ وَلَا عَلٰی غَفْلَةٍ، وَلَاتَجْعَلْ عَوَاقِبَ اَمْرِیْ حَسْرَةً وَنَدَامَةً۔ وَارْضِ عَنِّیْ، فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظّٰلِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَالَايَضُرُّكَ وَاعْطِنِیْ مَالَايَنْفَعُكَ، فَاِنَّكَ الْوَاسِعَةُ رَحْمَتُهٗ، اَلْبَدِيْعَةُ حِكْمَتُهٗ۔ فَأَعْطِنِی السَّعَةَ وَالدِّعَةَ وَالْاَمْنَ وَالصِّحَّةَ وَالشُّكْرَ وَالْمُعَافَاةِ وَالتَّقْوٰی وَالصَّبْرَ وَالصِّدْقَ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَوْلِيَآئِكَ، وَاعْطِنِی الْيُسْرَمَعَ الْعُسْرِ، وَاعْمِمْ بِذٰلِكَ اَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَتِیْ فِيْكَ وَمَنْ وَلَدَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 328۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ خود کو نفلی عبادت وریاضت کے لئے خصوصاً ان چار راتوں میں زیادہ مشغول کرتے تھے: رجب کی پہلی رات، عید

الفطر کی رات، عید الاضحیٰ کی رات اور نصف شعبان کی رات (شب برات) ان راتوں میں آپ یہ دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ مَصَابِیْحَ الْحِکْمَۃِ وَمَوَالِی النِّعْمَۃِ، وَمَعَادِنِ الْعِصْمَۃِ، وَاعْصِمْنِیْ بِھِمْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ، وَلَاتَأْخُذْنِیْ عَلٰی غِرَّۃٍ وَلَا عَلٰی غَفْلَۃٍ، وَلَاتَجْعَلْ عَوَاقِبَ اَمْرِیْ حَسْرَۃً وَنَدَامَۃً. وَارْضَ عَنِّیْ، فَاِنَّ مَغْفِرَتَکَ لِلظّٰلِمِیْنَ وَاَنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَالَایَضُرُّکَ وَاعْطِنِیْ مَالَایَنْفَعُکَ، فَاِنَّکَ الْوَاسِعَۃُ رَحْمَتُہٗ، الْبَدِیْعَۃُ حِکْمَتُہٗ. فَأَعْطِنِی السَّعَۃَ وَالدِّعَۃَ وَالْاَمْنَ وَالصِّحَّۃَ وَالشُّکْرَ وَالْمُعَافَاۃِ وَالتَّقْوٰی وَالصَّبْرَ وَالصِّدْقَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَوْلِیَآئِکَ، وَاعْطِنِی الْیُسْرَمَعَ الْعُسْرِ، وَاعْمِمْ بِذٰلِکَ اَھْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَتِیْ فِیْکَ وَمَنْ وَلَدَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

﴿18﴾

حضرت داؤد علیہ السلام کی شب برات اور حضرت علی کا بیان

عَنْ نَوْفِ الْبَکَالِی قَالَ: اِنَّ عَلِیًّا خَرَجَ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاَکْثَرَ الْخُرُوْجَ فِیْھَا یَنْظُرُ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ: اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ خَرَجَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ فَنَظَرَ اِلَی

السَّمَآءِ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ مَادَعَى اللّٰهَ اَحَدٌ اِلَّا اَجَابَهٗ وَلَا اِسْتَغْفَرَهٗ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا لَمْ يَكُنْ عَشَّارًا اَوْ سَاحِرًا اَوْشَاعِرًا اَوْ كَاهِنًا اَوْ عَرِيْفًا اَوْشُرْطِيًّا اَوْ جَابِيًا اَوْصَاحِبَ كُوْبَةٍ اَوْ غَرْطَبَةٍ۔ قَالَ نُوْفٌ: اَلْكُوْبَةُ الطَّبَلُ وَالْغَرْطُبَةُ: اَلطَّنْبُوْرُ۔ (قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَللّٰهُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اِغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَلِمَنْ اِسْتَغْفَرَكَ فِيْهَا۔

۔ لطائف المعارف باب المجلس الثانی فی نصف من شعبان۔

۔ ما ثبت بالسنۃ (شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی) صفحہ نمبر 191۔

حضرت سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ پندرہ شعبان کی شب تشریف لائے۔ اس رات آپ اکثر باہر تشریف لایا کرتے تھے آپ نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور فرمایا کہ ایک دفعہ اسی وقت حضرت داؤد علیہ السلام بھی ایک رات میں تشریف لائے اور آسمان کی طرف نگاہ کر کے فرمایا کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت اگر اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا جائے تو وہ ضرور عطا فرمائے گا۔ اور جو مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ جادوگر، کاہن، منجم، جلاد، مال نکالنے والا، گانے والا، اور ساز بجانے والا نہ ہو۔ نوفل (راویٔ روایت) نے کہا کہ کوبہ طبل کو اور عرطبہ طنبورہ کو کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی: اے اللہ اے حضرت داؤد علیہ السلام کے رب جو مسلمان بھی اس رات میں کوئی بھی دعا مانگے یا تجھ سے

مغفرت مانگے تو تو اس کی دعا قبول فرمالے۔ یقیناً تیری رحمت پندرہویں شعبان کو نازل ہوتی ہے مشرک اور قطع رحمی کرنے والے کے سوا تو سب کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

﴿19﴾

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا شب برات منانا

عَنْ طَاؤسِ الْيَمَانِي اَنَّهٗ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ لَيْلَةِ الصَّكِّ يَعْنِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَعَنِ الْعَمَلِ فِيْهَا فَقَالَ: اَنَا اَجْعَلُهَا ثَلَاثًا فَثُلُثٌ اُصَلِّيْ فِيْهِ عَلٰى جَدِّی النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِئْتِمَارًا لِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَيْثُ يَقُوْلُ "يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" وَثُلُثٌ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ مَثْنٰى، مَثْنٰى لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ" وَثُلُثٌ اَرْكَعُ فِيْهِ وَأَسْجُدُ اِئْتِمَاراً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" فَقُلْتُ: وَمَا ثَوَابُ ذٰلِكَ مَنْ فَعَلَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ اَحْيٰى الصَّكَّ كُتِبَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ يَعْنِي الَّذِيْنَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

۔القول البدیع از سخاوی صفحہ نمبر 208۔

حضرت طاؤس یمانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے لیلۃ الصک (شب برات) اور اس میں

عمل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا میں اس رات کے تین حصے کرتا ہوں۔ایک حصہ میں نانا جان پر درود شریف بھیجتا ہوں بحکم خداوندی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:"یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"

ترجمہ اے ایمان والو! تم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود اور سلام کی کثرت کرو۔ایک تہائی حصہ میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بناء پر"وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ"

ترجمہ: اور جب تک لوگ استغفار کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا۔اور ایک تہائی حصہ میں (نوافل) رکوع وسجود کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بناء پر "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ"

ترجمہ:اور سجدہ کرو اور اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔میں (طاؤس) نے عرض کیا کہ جو ایسا کرے گا اس کا کیا ثواب ہوگا؟۔حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم سے سنا انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بھی لیلۃ الصک (شب برات) کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھا وہ اللہ تعالیٰ کے مقربین میں لکھا جائے گا۔یعنی ایسے لوگ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے فَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

﴿20﴾

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار اور حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہم اور شب برات

وَكَانَ فِیْ هٰذِهِ السَّرِيَّةِ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرَ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعَ وَكَانَ خُرُوْجُهُمْ مِنْ اَرْضِ الشَّامِ وَهِيَ دِمَشْقُ اِلٰى دَيْرِ اَبِی الْقُدْسِ فِیْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَكَانَ الْقَمَرُ زَائِدَ النُّوْرِ ۔ وَقَالَ: وَاَنَا اِلٰى جَانِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرَ ۔ فَقَالَ لِیْ :يَاابْنَ الْاَسْقَعِ مَا اَحْسَنُ قَمَرٌ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ وَاَنْوَارُهُ.فَقُلْتُ يَاابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذِهِ اللَّيْلَةُ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ وَهِيَ لَيْلَةٌ مُبَارَكَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِیْ هٰذِهِ تُكْتَبُ الْاَرْزَاقُ وَالْآجَالُ وَتُغْفَرُ فِيْهَا الذُّنُوْبُ وَالسَّيِّئٰتِ. وَكُنْتُ اَرَدتُّ اَنْ اَقُوْمَهَا ۔فَقُلْتُ: اِنَّ سَيْرَنَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِهَاوَاللّٰهُ جَزِيْلُ الْعَطَآءِ ۔ فَقَالَ :صَدَقْتَ.

۔فتوح الشام جلد نمبر 1 صفحہ 90۔

حضرت سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک جنگ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔ آپ ملک شام کے شہر دمشق سے ابوالقدس کے کلیسا کی طرف چلے اور یہ رات نصف شعبان کی رات یعنی شب برات تھی اور اس دن چاند کی روشنی عام دنوں سے کہیں زیادہ تھی

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔تو چلتے چلتے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: اے ابن الاسقع آج چانداوراس کی روشنی کس قدر حسین ہے؟۔میں نے کہا کہ اے ابن عم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آج نصف شعبان کی رات ہے۔اور یہ بڑی عظیم رات ہے۔اس میں رزق اور موت وحیات کے فیصلے ہوتے ہیں ،گناہوں اور غلطیوں کی مغفرت ہوتی ہے۔اور میں اردہ کرتا رہا کہ اس شب میں میں قیام کروں۔لیکن پھر میں نے یہ سوچ کر کہا کہ اگر ہم آج رات جہاد کے لئے مسلسل چلتے رہے تو یہ رات کو ٹھہر کر عبادت کرنے سے زیادہ ثواب کا باعث ہوگا ،جب کہ اللہ تعالیٰ کی عطاء بہت ہی زیادہ ہے (یعنی شب برات میں ہم عبادت نہ کر سکے کیوں کہ ہم حالتِ جہاد میں پہلے ہی عبادت میں ہیں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ جہاد کی برکت سے ہمیں زیادہ اجر وثواب عطا فرما دے گا)۔انہوں نے کہا کہ تم نے بالکل سچ کہا ہے۔

﴿21﴾

گناہ گاروں کی زبان اور اللہ تعالیٰ کا نام

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَایَحْجُبُ الْقَوْلَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ عَنِ اللّٰهِ اِلَّامَا خَرَجَ مِنْ فَمِ صَاحِبِ الشَّارِبِیْنَ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

۔دیلمی جلد 5 صفحہ نمبر 166۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 17537۔

۔الجامع الکبیر (سیوطیؒ) حدیث نمبر 1602 قول لا الہ الا اللہ۔

۔کنز العمال جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 144۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب برات میں سوائے شرابی کے منہ سے نکلنے کے کلمہ لا الہ الا اللہ کوئی بھی کہے تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے سے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔

﴿22﴾

شب برات کی اہمیت پر حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت

عَنْ اَبِی الثَّعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا کَانَ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللّٰهُ اِلٰی خَلْقِهٖ فَیَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیُمْلِی لِلْکَافِرِیْنَ وَیَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰی یَدَعُوْهُ۔

۔طبرانی کبیر جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 224۔

۔کتاب العرش (ابن ابی شیبہ) صفحہ نمبر 94۔

۔کتاب النزول (دار قطنی) حدیث نمبر 65+66۔

۔السنہ ابن ابی عاصم (تحقیق البانی) حدیث نمبر 511۔

۔فضائل الاوقات (بیہقی) صفحہ نمبر 121۔

۔السنن الصغیر (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 379۔ کتاب الزکوۃ باب الصوم فی شعبان۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 381۔

۔معجم الصحابۃ (ابن قانع) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 160۔

۔مجمع الزوائد(ہیثمی)جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 127۔
۔جامع الاحادیث(سیوطی)حدیث نمبر 2620۔+ 7266
۔جمع الجوامع(سیوطیؒ)حدیث نمبر 2631۔
۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 141۔
۔الترغیب والترہیب جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 308،(امام منذریؒ نے کہا امام بیہقیؒ نے اسے مرسل جید کہا ہے)
۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 348۔
۔الاتحاف جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 282۔
۔الزواجر(ابن حجر مکی)جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 60۔
۔تفسیر درمنثور جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 26۔
۔السلسلۃ الصحیحۃ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 135۔(البانی:صحیح)مکتبۃ المعارف بیروت
۔صحیح الترغیب والترہیب جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 34۔(البانی:صحیح لغیرہ)
۔ظلال الجنۃ تخریج السنۃ لابن ابی عاصم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔(البانی:صحیح)

حضرت ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب پندرہ شعبان آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے اور مومنوں کے لئے مغفرت فرماتا ہے اور کافروں کے لئے جہنم بھرتا ہے اور وہ کینہ پروروں کو ان کا کینہ دور کرنے لئے بلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پکار اٹھتے ہیں اور اپنا کینہ چھوڑ دیتے ہیں۔

﴿23﴾

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ایک روایت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

عَلٰی خَلْقِهٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا مُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ ۔

۔طبرانی جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 108

۔طبرانی اوسط جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 36۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 382 + جلد 5 صفحہ نمبر 272۔

۔صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ نمبر 351۔

۔مسند شامیین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 128 + 130 + جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 365۔

۔ابن عساکر جلد نمبر جلد نمبر 38 صفحہ نمبر 235 + 54 صفحہ نمبر 97۔

۔موارد الظمآن (ہیثمی) باب فی ذی الوجہین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 486۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 126۔

۔حلیۃ الاولیا جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 191۔

۔کتاب النزول (دار قطنی) حدیث نمبر 64۔

۔فضائل الاوقات (بیہقی) حدیث نمبر 22۔

۔کنز العمال جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 188۔

۔الترغیب والترہیب (منذریؒ) جلد 3 صفحہ نمبر 307۔ (منذریؒ نے کہا کہ اس کی اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے)

۔تفسیر درمنثور سورۃ الدخان آیۃ نمبر 4۔

۔السنۃ ابن ابی عاصم (تحقیق البانی) حدیث نمبر 512۔

۔صحیح الترغیب والترہیب (البانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 248 + جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 33 (البانی: حسن صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شب برات میں اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے اور مشرک اور مشاحن کے سوا سب کی مغفرت فرمادیتا ہے

﴿24﴾

شب برات سمیت پانچ راتوں کا زندہ کرنا اور جنت کا وجوب

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:مَنْ اَحْیَا اللَّیَالِی الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَه الْجَنَّةَ :لَیْلَةُ التَّرْوِیَةِ وَلَیْلَةُ عَرَفَةٍ وَلَیْلَةُ النَّحْرِوَلَیْلَةُ الْفِطْرِوَلَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

۔الترغیب والترہیب (اصبہانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 248۔

۔الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 98۔

۔تفسیر روح البیان سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔لواقح الانوار القدسیہ فی العہود المحمدیہ صفحہ نمبر 92۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے پانچ راتیں بیدار رہ کر عبادت میں گذاریں اس کے لئے جنت واجب ہے۔وہ پانچ راتیں یہ ہیں لیلۃ الترویہ، لیلۃ النحر ، لیلۃ عرفہ (نویں اور دسویں ذوالحج کی رات)،عید الفطر کی شب اور شبِ برات۔

﴿25﴾

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع روایت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :خَمْسُ لَیَالٍ لَاتُرَدُّ فِیْهِنَّ الدُّعَاءُ:اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنَ الرَّجَبِ وَلَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَیْلَةُ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةُ الْفِطْرِ وَلَیْلَةُ النَّحْرِ۔

نوٹ: یہی روایت امام شافعیؒ سے سنن کبریٰ (بیہقیؒ) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 319 پر

۔فردوس الاخبار جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 311۔

۔دیلمی حدیث جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 196۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 408۔

۔مختصر ابن عساکر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 702۔

۔تہذیب ابن عساکر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 299۔

۔التبصرہ (ابن جوزی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 50۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 11979۔

۔الجامع الصغیر جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 821۔

۔فیض القدیر شرح الجامع الصغیر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 454۔

۔التیسیر شرح الجامع الصغیر (مناوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 1056۔

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ راتوں میں دعا رد نہیں ہوتی۔ ماہِ رجب کی پہلی رات، 15 شعبان کی رات (شبِ برات)، جمعہ کی رات اور عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات۔

﴿26﴾

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی ایک اور مرفوع روایت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ البَاهِلِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَهْبِطُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَی سَمَآءِ الدُّنْیَا اِلٰی عِبَادِہٖ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَطَّلِعُ اِلَیْهِمْ، فَیَغْفِرُ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَکُلِّ مُسْلِمٍ

وَمُسْلِمَةٍ ،اِلَّا کَافِراً اَوْ کَافِرَةً اَوْ مُشْرِکاً اَوْ مُشْرِکَةً اَوْرَجُلًا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ مُشَاحَنَةٍ وَیَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ لِحِقْدِهِمْ۔

۔المجالس العشرہ حسن بن خلال حدیث نمبر 3۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت شبِ برات میں آسمانِ دنیا پر اترتی ہے اور ہر مومن مرد اور عورت کی مغفرت فرماتا ہے، ہر مسلمان مرد اور عورت کی مغفرت فرماتا ہے سوائے کافر مرد اور عورت کے، مشرک مرد اور عورت کے اور ایسے شخص کے، کہ جس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان رنجش ہو اور کینہ پروروں کو ان کی کینہ پروری کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔

﴿27﴾

پانچ مقدس راتیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَمْسُ لَیَالٍ لَاتُرَدُّ فِیْهِنَّ الدُّعَاءُ: لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ وَاَوَّلُ لَیْلَةِ الرَّجَبِ وَلَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَیْلَتَی الْعِیْدَیْنِ۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 317۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 342

۔فضائل الاوقات (بیہقی) حدیث نمبر 149۔

۔دیلمی شریف حدیث نمبر 2975۔

۔تفسیر روح البیان سورۃ الدخان تحت آیت نمبر 4۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ راتوں میں دعا رد نہیں ہوتی۔ رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان کی رات، جمعہ کی رات اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں میں۔

﴿28﴾

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک اور مرفوع روایت

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَطَّلِعُ اللّٰہُ عَلٰی خَلْقِہٖ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِعِبَادِہٖ اِلَّا لِاثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 176۔

۔المجالس عشرہ نمبر حدیث نمبر 2۔

۔مشکوٰۃ صفحہ نمبر 115۔

۔مجمع الزوائد جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 126۔

۔غایۃ المقصد (ہیثمیؒ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 409 کتاب الادب باب فی الھجران۔

۔الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 308۔

۔جامع الاحادیث حدیث نمبر 26839۔

۔الزواجر (ابن حجر مکی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 59۔

۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب (شب برات)

اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے کینہ پرور اور خودکشی کرنے والے کے سوا اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

﴿29﴾

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت

عَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان

۔السنۃ ابن ابی عاصم جلد نمبر 1 حدیث نمبر 510۔(تحقیق البانی)

۔النزول (دارقطنی) حدیث نمبر 76۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 382۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 326۔

۔تحفۃ الاشراف (مزی) حدیث نمبر 9006۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 308۔

۔مکاشفۃ القلوب صفحہ نمبر 314۔

۔مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 115۔

۔الجامع الصغیر (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 384۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 7085۔

۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 140۔

۔السلسلۃ الصحیحۃ المختصرۃ (البانی) روایت نمبر 1144+1563۔مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض

۔السلسلۃ الصحیحۃ (البانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 135۔(صحیح)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی شب کو اپنے بندوں کی طرف توجہ فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔

﴿30﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُاللّٰهُ لِعِبَادِهٖ اِلَّالِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

۔امالی ابن سمعون حدیث نمبر 66+ حدیث نمبر 168۔

۔تاریخ بغداد جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 285۔

۔مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ نمبر 126۔

۔رواہ البزار کما ذکر الہیثمی والسیوطی۔

۔کشف الاستار فی زوائد البزار جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 436۔

۔ربیع الابرار (زمخشری) باب الاوقات ذکر الدنیا والاخرۃ۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 2623۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب برات کو اللہ تعالیٰ سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

﴿31﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : تُقۡطَعُ الۡاٰجَالُ مِنۡ شَعۡبَانَ اِلٰی شَعۡبَانَ ، حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَيَنۡكِحُ وَيُوۡلَدَ لَهٗ وَلَقَدۡ اِسۡمُهٗ فِی الۡمَوۡتٰی۔

۔ابن زنجویہ کما ذکرا السیوطی۔

۔دیلمی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 73۔

۔جامع الاحادیث سیوطی حدیث نمبر 10917۔

۔تفسیر در منثور تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر خازن تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔(بغوی)

۔تفسیر ثعالبی تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر السراج المنیر تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک کی زندگیاں ختم کردی جاتی ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی چاہتا ہے کہ وہ نکاح کرے اور اولاد جنم دے لیکن اس کا نام مردوں میں آچکا ہوتا ہے۔

﴿32﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک مزید روایت

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ: قَالَ:رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَ

سَلَّمَ جَاءَ نِی جِبْرِیْلُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقَالَ یَامُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم اِرْفَعْ رَأْسَكَ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا۔ فَقُلْتُ : مَا هٰذِهِ اللَّیْلَةُ؟ قَالَ : هٰذِهِ لَیْلَةُ یَفْتَحُ اللّٰهُ فِیْهَا ثَلٰثَ مِائَةِ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الرَّحْمَةِ۔

۔کشف الاستار جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 435۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 348۔

۔نزہۃ المجالس جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 210۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: نصف شعبان کی رات میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنا سر آسمان دنیا کی طرف اٹھائیں میں نے کہا کہ یہ کیسی رات ہے؟۔انہوں نے کہا کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے۔

﴿33﴾

حضرت کثیر بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت

عَنْ كَثِیْرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰهَ یَنْزِلُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ فِیْهَا الذُّنُوْبَ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ

۔مصنف عبد الرزاق جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 316۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 139۔

۔مسند البزار جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 306۔حدیث نمبر 2754۔

۔بغیۃ الحارث جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 116۔

۔شعب الایمان جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 381۔ امام بیہقی نے اسے مرسل جید قرار دیا ہے۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 14834۔
۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 24۔
۔المطالب العالیہ (عسقلانی) کتاب السحور باب صوم شعبان و شوال۔
۔النزول (دارقطنی) باب ذکر روایات عن کثیر بن مرۃ حدیث نمبر 67+69۔
۔مسند الحارث کتاب الصیام باب صیام شعبان حدیث نمبر 338۔
۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 140۔
۔الجامع الصغیر (سیوطی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 1215۔
۔الترغیب والترہیب جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 286۔ (منذری نے کہا امام بیہقی نے اسے مرسل جید کہا ہے)
۔سبل الہدیٰ والرشاد جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 433۔
۔صحیح الترغیب والترہیب جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 34 (البانی: صحیح لغیرہ)
۔ظلال الجنۃ تخریج السنۃ لابن ابی عاصم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264
۔صحیح الجامع حدیث نمبر 4268۔ (البانی: صحیح لغیرہ)
۔الصحیحۃ (البانی) حدیث نمبر 1144۔

حضرت کثیر بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شب برات کو اپنی مخلوق کی طرف خصوصی طور پر توجہ فرماتا ہے، سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

نوٹ: حضرت کثیر بن مرہ مرسلاً روایت کر رہے ہیں۔ لیکن امام بزار نے (جن کی روایت آگے 35 نمبر پر آرہی ہے) صحابی عوف بن مالک سے کثیر بن مرہ کی سند سے یہی حدیث روایت کی ہے۔ لہذا اس سے روایت مرسل ہونے کا اعتراض بھی اٹھ جاتا ہے۔

﴿34﴾

حضرت کثیر بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا ایک انداز

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ : اَدْرَكْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَمْ اَنْسَهُ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْفِرُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لِكُلِّ عَبْدٍ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

۔فضائل رمضان از ابن ابی الدنیا حدیث نمبر 3۔

حضرت کثیر بن مرۃ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام کو پایا جو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ حدیث بیان کرتے ہیں جو کہ میں کبھی نہیں بھولا اور وہ یہ ہے کہ حضو صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شب برات میں سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب بندوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

﴿35﴾

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَطَّلِعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ كُلِّهِمْ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

۔مسند البزار حدیث نمبر 2754۔(مسند عوف بن مالک)

۔البحر الزخار شرح مسند البزار حدیث نمبر 2389۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد 8 صفحہ نمبر 126۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شبِ برات کو اپنی مخلوق کی طرف خصوصی طور پر توجہ فرماتا ہے کہ اور سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے سب کی مغفرت فرما دیتا ہے

﴿36﴾

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک روایت

عَنْ قَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا مَاكَانَ مِنْ مُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ لِاَخِيْهِ۔

۔مسند البزار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 157۔باب ماروی محمد بن ابی بکر عن ابیہ ابی بکر۔

۔مسند ابی بکر صدیق (مروزی) صفحہ نمبر 171۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 380۔

۔مجمع الزوائد جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 125۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 2625۔

۔اخبار مکہ فاکہی حدیث نمبر 1774۔

۔الابانۃ الکبریٰ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 224۔

۔الکامل (ابن عدی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 309۔

۔النزول (دارقطنی) حدیث نمبر 62۔

۔شرح السنہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 200 (کتاب الصلاۃ باب قیام شھر رمضان وفضلہ)

۔البحر الزخار شرح مسند البزار حدیث نمبر 62+114۔

۔کتاب التوحید (ابن خزیمہ) حدیث نمبر 164۔

۔الرد علی الجھمیۃ (دارمی) باب النزول لیلۃ النصف من شعبان،

۔السنۃ ابن ابی عاصم (تحقیق البانی) حدیث نمبر 509۔

۔امالی المطلقہ اول الکتاب صفحہ نمبر 122۔

۔کنز العمال جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 187۔

۔میزان الاعتدال (ترجمہ عبدالملک بن عبدالملک) جلد 2 صفحہ نمبر 659۔

۔تفسیر در منثور تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر بغوی تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر 72s۔ (مطبوعہ مطبعۃ السعادۃ مصر)

۔ظلال الجنۃ تخریج السنۃ لابن ابی عاصم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 262 (البانی: صحیح لغیرہ) المکتب الاسلامی بیروت

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے چچا اور دادا (حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شب برات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور سوائے مشرک اور اپنے بھائی کے لئے کینہ رکھنے والے کے سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

﴿37﴾

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے چچا اور دادا (حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ اِلَّا الْعَاقِ وَالْمُشَاحِنِ ۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 381۔

۔جامع الاحادیث (سیوطیؒ) حدیث نمبر 27103۔

۔رواہ الخزیمہ کماذکر السیوطیؒ۔

کہ اللہ تعالیٰ شب برات کو آسمانِ دنیا پر اجلال فرماتا ہے اور سوائے والدین کے نافرمان اور کینہ رکھنے والے کے سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

﴿38﴾

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی روایت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادٰى مُنَادٍ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَه ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَه فَلَا يَسْأَلُ اَحَدٌ شَيْئاً اِلَّا اُعْطٰى اِلَّا زَانِيَةً بِفَرْجِهَا اَوْ مُشْرِكاً۔

۔مساوئ الاخلاق (خرائطی) صفحہ نمبر 181۔

۔المجالس العشرة (حسن خلال) حدیث نمبر 4۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد 3 صفحہ نمبر 383۔

۔فضائل الاوقات (بیہقی) نمبر 25۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 2622۔
۔جمع الجوامع (سیوطی) حدیث نمبر 2633۔
۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 140۔
۔تفسیر درمنشور سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نصف شعبان کی شب (شبِ برات) آتی ہے تو آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کی مغفرت کردوں۔ ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کردوں۔ چنانچہ جو کوئی بھی مانگتا ہے ہر ایک کو عطا کردیا جاتا ہے سوائے اپنی شرم گاہوں سے زنا کرنے والیوں کے اور مشرکوں کے۔

﴿39﴾

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی راویت

اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ: قُمْ فَصَلِّ وَارْفَعْ رَأْسَکَ وَیَدَیْکَ اِلَی السَّمَآءِ. قَالَ: فَقُلْتُ: یَا جِبْرِیْلُ مَاهٰذِهِ اللَّیْلَةُ؟. قَالَ: یَامُحَمَّدُ تُفْتَحُ فِیْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاَبْوَابُ الرَّحْمَةِ ثَلَاثَمِائَةِ بَابٍ فَیُغْفَرُ لِجَمِیْعِ مَنْ لَایُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا غَیْرُ مُشَاحِنٍ اَوْ مُدْمِنُ خَمْرٍ اَوْ مُصِرٍّ عَلَی الزِّنٰی. فَاِنَّ هٰؤُلَآءِ لَایُغْفَرُ لَهُمْ حَتّٰی یَتُوْبُوْا. فَاَمَّا مُدْمِنُ

الْخَمَرِ فَإِنَّهُ يُتْرَكُ لَهُ بَاباً مِنَ الرَّحْمَةِ مَفْتُوحاً حَتّٰى يَتُوبَ فَإِذَا
تَابَ غُفِرَلَهُ. وَأَمَّا الْمُشَاحِنُ فَيُتْرَكُ لَهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرَّحْمَةِ
حَتّٰى يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فَإِذَا كَلَّمَهُ غُفِرَلَهُ. قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَاجِبْرِيْلُ
فَإِنْ لَمْ يُكَلِّمْهُ حتّٰى يَمْضِيْ عَنْهُ النِّصْفُ. قَالَ: لَوْمَكَثَ اِلٰى اَنْ
يَتَغَرْغَرَ بِهَا فِيْ صَدْرِهٖ فَهُوَ مَفْتُوحٌ فَإِنْ تَابَ قُبِلَ مِنْهُ. فَخَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَبَيْنَا هُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ
فِيْ سُجُوْدِهٖ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سُخْطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ لَا اَبْلُغُ الثَّنَآءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا
اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ رُبْعِ اللَّيْلِ
فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ اِلَى السَّمَآءِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا اَبْوَابُ
الرَّحْمَةِ مَفْتُوحَةٌ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى لِمَنْ تَعَبَّدَ فِيْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الْاٰخَرِ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى لِمَنْ سَجَدَ فِيْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الثَّالِثِ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى لِمَنْ رَكَعَ فِيْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الرَّابِعِ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى لِمَنْ دَعَارَبَّهُ
فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الْخَامِسِ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى لِمَنْ
نَاجٰى رَبَّهُ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَلَكٌ يُنَادِيْ
طُوْبٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّابِعِ مَلَكٌ يُنَادِيْ
طُوْبٰى لِلْمُوَحِّدِيْنَ وَعَلَى الْبَابِ الثَّامِنِ مَلَكٌ يُنَادِيْ هَلْ مِنْ تَائِبٍ

يُتَبُ عَلَيْهِ وَعَلَى الْبَابِ التَّاسِعِ مَلَكٌ يُنَادِيْ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهٗ وَعَلَى الْبَابِ الْعَاشِرِ مَلَكٌ يُنَادِيْ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ اِلٰى مَتٰى اَبْوَابِ الرَّحْمَةِ مَفْتُوْحَةٌ. قَالَ: مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اِلٰى صَلَاةِ الْفَجْرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْهَا عُتَقَاءُ اَكْثَرَ مِنْ شُعُوْرِ الْغَنَمِ فِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُقْسَمُ الْاَرْزَاقُ.

۔ابن عساکر جلد نمبر 51 صفحہ نمبر 72۔

۔تنزیہہ الشریعہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 126۔

۔نزہتہ المجالس جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 210۔(راوی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ)

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 347۔(اختصاراً)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام شب برات میں آئے۔اور مجھے کہا کہ اٹھ کر نفل ادا فرمایئے۔آپ اپنا سر اور دونوں ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھائیں۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیسی رات ہے؟۔انہوں نے عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیک وسلم اس رات میں آسمان کے اور رحمت کے تین سو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں کے ،کینہ پرور، شراب بنانے والے کے اور عادی زانی کے علاوہ سب کی مغفرت کر

دی جاتی ہے۔ ان لوگوں کی تب تک مغفرت نہیں ہو گی جب تک کہ وہ سچی توبہ نہ کرلیں۔ جہاں تک شرابی کی بات ہے اس کے لئے جنت کا دروازہ کھلا رہے گا یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے پس جب وہ توبہ کر لے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ جہاں تک کینہ پرور کی بات ہے اس کے لئے بھی رحمت کا ایک دروازہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (جس کے متعلق کینہ رکھتا ہے) سے درست کلام نہ کرلے۔ پس جب وہ اس سے درست کلام کرلے تو اس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل اگر وہ اپنے ساتھی سے رکا رہے یہاں تک کہ شب برات گذر جائے تو؟۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اگر اس کی زندگی بھی گذر جائے اور اس کی موت کا وقت بھی آ جائے اور سانس سینے تک بھی پہنچ جائے اس سے پہلے پہلے اگر توبہ کرلے تو اس وقت بھی اس کے لئے دروازہ کھلا ہوگا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع کی طرف تشریف لے گئے اور سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھنے لگے: اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ لَا اَبْلُغُ الثَّنَآءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۔ پس جبریل علیہ السلام رات کے چوتھے پہر میں نازل ہوئے اور عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایئے۔ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو رحمت کے دروازوں کو کھلا ہوا پایا اور ہر دروازہ پر فرشتہ پایا جو کہ کہہ رہا ہے مبارکباد ہے اس کے لئے جو اس رات عبادت کرے

گا۔ دوسرے دروازے پر فرشتہ نداء دے رہا تھا مبارکباد ہے اس کے لئے جس نے اس رات میں سجدہ کیا۔ تیسرے دروازے پر فرشتہ نداء دے رہا تھا مبارکباد ہے اس کے لئے جس نے اس رات میں رکوع کیا۔ چوتھے دروازے پر فرشتہ نداء دے رہا تھا مبارکباد ہے اس کے لئے جس نے اس رات میں اپنے رب سے دعا کی۔ پانچویں دروازے پر فرشتہ نداء دے رہا تھا مبارکباد ہے اس کے لئے جو اس رات میں اپنے رب کے آگے گڑگڑایا۔ چھٹے دروازے پر فرشتہ نداء دے رہا تھا مبارکباد ہے اس کے لئے جس نے اس رات میں سر جھکایا۔ ساتویں دروازے پر فرشتہ نداء دے رہا تھا مبارکباد ہے اس کے لئے جس نے اللہ تعالیٰ کو ایک مانا۔ آٹھویں دروازے پر فرشتہ نداء دے رہا تھا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ نویں دروازے پر فرشتہ نداء دے رہا تھا ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ اس کی مغفرت کردی جائے۔ دسویں دروازے پر فرشتہ نداء دے رہا تھا کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کرلی جائے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبریل یہ رحمت کے دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں؟۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ رات کی ابتداء سے فجر تک۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات میں بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے اس رات میں لوگوں کے اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور اس رات میں رزق تقسیم کئے جاتے ہیں

﴿40﴾

عیدین اور شب برات کی شب بیداری

عَنْ اِبْنِ کَرْدَوْسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْیٰی لَیْلَتَی الْعِیْدِ، وَلَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَمْ یَمُتْ قَلْبُهٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ۔

۔مکاشفۃ القلوب صفحہ نمبر 314۔

۔اتحاف السادۃ المتقین جلد 3 صفحہ نمبر 410۔

۔کنز العمال جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 251۔

۔مراقی الفلاح شرح نور الایضاح جلد نمبر 1 صفحہ 174۔

۔التبصر ۃ (ابن جوزی) المجلس الخامس فی ذکر اللیلۃ النصف من شعبان۔

۔نزہۃ المجالس جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 210۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی دو راتیں اور پندرہ شعبان کی رات جاگے گا جس دن سب لوگوں کے دل مر جائیں گے اس کا دل زندہ رہے گا۔

﴿41﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنَّ اللّٰهَ یَقْضِیْ الْاَقْضِیَةَ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَیُسَلِّمُهَا اِلٰی اَرْبَابِهَا فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

۔تفسیر معالم التنزیل (بغوی) جلد 6 صفحہ نمبر 120۔

۔تفسیر خازن تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر روح المعانی پارہ 25 صفحہ نمبر 156۔

۔تفسیر اللباب ابن عادل تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر السراج المنیر تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔التذکرۃ (قرطبیؒ) صفحہ نمبر 71۔

۔المبدع شرح المقنع از ابن مفلح المقدسی کتاب الصیام باب صوم التطوع۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب تمام فیصلے فرماتا ہے اور متعلقہ فرشتوں کو شب قدر میں عطا فرماتا ہے

﴿42﴾

مُردوں اور حاجیوں کے نام

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُبَيَّنُ فِيْهَا اَسْمَاءُ الْمَوْتٰى وَيُنْسَخُ فِيْهَا الْحَاجُ فَلا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَايُنْقَصُ۔

۔الامالی الشجریہ باب فضل لیلۃ النصف من شعبان وفضل صومہ وما یتصل بذلک۔

۔میزان الاعتدال (ذہبیؒ) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 255۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نصف شعبان کی شب میں مردوں کے نام واضح کردیئے جاتے ہیں۔ اور اس میں زندگیاں منسوخ کی جاتی ہیں۔ اس میں نہ کوئی کمی کی جائے گی اور نہ ہی اضافہ کیا جائے گا۔

﴿43﴾

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت

عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ :فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُبْرَمُ فِيْهِ اَمْرُ السَّنَةِ وَتُنْسَخُ الْاَحْيَاءُ مِنَ الْاَمْوَاتِ وَيُكْتَبُ الْحَاجُ فَلَايُزَادُفِيْهِمْ اَحَدٌ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَحَدٌ۔

۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر قرطبی تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر معالم التنزیل جلد 4 صفحہ نمبر 173۔

۔تفسیر الکشف والبیان جلد 8 صفحہ نمبر 349۔

۔تفسیر درمنثور تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر خازن تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر روح المعانی تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 346۔

۔التبصرۃ (ابن جوزی) المجلس الخامس فی ذکر اللیلۃ النصف من شعبان۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نصف شعبان کی شب میں ایک سال کے معاملات پختہ کیے جاتے ہیں مرنے والوں کی زندگیاں منسوخ کی جاتی ہیں، اور حج کرنے والوں کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔اس میں کوئی کمی ہوگی نہ اضافہ ہوگا۔

نوٹ: حضرت عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے

﴿44﴾

شب برات میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے

عَنْ عِكْرَمَةَ :اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَفْصِلُ ذٰلِكَ لِلْمَلَائِكَةِ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

۔تفسیر ثعالبی تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر المحرر الوجیز تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لئے ان امور کے فیصلے شب برات میں فرما دیتا ہے

﴿45﴾

صحابہ کرام کی کفار کے لئے بددعا بھی شب برات میں

وَكَذٰلِكَ مِنَ الْمَوَاضِعِ: اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِ فِىْ آخِرِ دُعَاءِ الْقُنُوْتِ فِىْ صَلٰوةِ الْوِتْرِ اَوْ غَيْرِهٖ اِذَا قَنَتَ الْاِنْسَانُ،لَمَّا جَاءَ فِىْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِىْ اَنَّهُمْ قَالُوْا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِى النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۔موسوعۃ الدفاع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باب حب النبی ﷺ کھولا۔

اس طرح ان (دعاؤں کے) مواقع میں سے ایک موقع نماز وتر کی دعائے قنوت کے آخر میں یا اس کے علاوہ جب بھی انسان قنوت پڑھے جو کہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کی روایت میں آیا ہے انہوں نے فرمایا کہ بیشک ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں وہ شب برات میں کفار پر لعنت (بددعا) کیا کرتے تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ھدیہ درود شریف بھیجا کرتے تھے۔

﴿46﴾

شب برات کے چار نام

قَالَ عِكْرَمَةُ وَجَمَاعَةٌ هِيَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَتُسَمّٰى لَيْلَةُ الرَّحْمٰنِ وَلَيْلَةُ الْمُبَارَكَةِ وَلَيْلَةُ الصَّكِّ وَلَيْلَةُ الْبَرَائَةِ.

- تفسیر قرطبی جلد نمبر 16 صفحہ نمبر 109۔
- تفسیر کبیر (فخر الدین رازی) سورۃ الدخان تحت آیت نمبر 4۔
- تفسیر السراج المنیر جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 182۔
- تفسیر روح البیان تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔
- تفسیر اللباب ابن عادل تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔
- تفسیر روح المعانی تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اور محدثین کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ نصف شعبان کی شب کا نام لیلۃ الرحمٰن، لیلۃ المبارکہ، لیلۃ الصک اور لیلۃ البرأت ہے۔

﴿47﴾

شب برات کے نام اور شب برات کی شناخت

وَلَهَا اَرْبَعَةُ اَسْمَاءُ :اَللَّيْلَةُ الْمُبَارَكَةُ وَلَيْلَةُ الْبَرَائَةِ وَلَيْلَةُ

الصَّكِّ وَلَيْلَةُ الرَّحْمَةِ وَمِنْ عَادَةِ اللّٰهِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اَنْ يَزِيْدَ فِيْهَا مَآءَ زَمْزَمَ زِيَادَةً ظَاهِرَةً۔

۔تفسیر کشاف (زمخشری) تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔فیض القدیر جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 263۔

علامہ زمخشری نے واضح کرتے ہوئے بیان کیا کہ شب برات کے چار نام ہیں لیلۃ المبارکہ، لیلۃ البراۃ، لیلۃ الصک، لیلۃ الرحمۃ۔ اللہ تعالیٰ کی عادت قدرت میں سے ہے کہ شب برات میں آب زمزم بہت بڑھ جاتا ہے۔

﴿48﴾

وضین بن عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت

اَلْوَضِيْنُ بْنُ عَطَاءٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اِنَّ اللّٰهَ يَطَّلِعُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِاَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ وَلَهُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ عُتَقَاءُ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ .قَالَ اِسْحَاقُ: فَسَّرَهُ الْاَوْزَاعِيُّ:اِنَّ الْمُشَاحِنَ الْمُبْتَدِعَ الَّذِيْ يُفَارِقُ اُمَّةً۔

۔مسند اسحاق بن راھویہ حدیث نمبر 850۔مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ۔

حضرت وضین بن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نصف شعبان کی شب اللہ تعالیٰ تمام زمین والوں کی مغفرت فرمادیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔ اور اس رات میں قبیلہ بنی

کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زائد لوگوں کو جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔
اسحاق نے کہا کہ امام اوزاعیؒ نے ''مشاحن'' کی وضاحت کی ہے کہ اس سے مراد
وہ بدعتی ہے جو امت میں تفرقہ پیدا کرے۔

﴿49﴾

شب قدر کے بعد افضل ترین رات شب برات

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَسَخَ الْمَلَكُ مَنْ يَمُوْتُ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰى شَعْبَانَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَظْلِمَ وَيَفْجُرَ وَيَنْكِحَ النِّسْوَانَ وَقَدْ نُسِخَ اِسْمُهٗ مِنَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ وَمَا مِنْ لَيْلَةٍ بَعْدَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاَفْضَلُ مِنْهَا يَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِكُلِّ اَحَدٍ اِلَّا مُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ اَوْ قَاطِعِ رَحِمٍ۔

۔جامع الاحادیث نمبر 44314۔
۔کنز العمال جلد نمبر 14 حدیث نمبر 38291۔
۔الترغیب ابن شاہین کما ذکر علی المتقیؒ۔
۔تفسیر درمنثور سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔(تقارب)۔
۔لطائف المعارف صفحہ نمبر 162۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نصف شعبان کی شب (شب برات) ہوتی ہے اللہ تعالیٰ زندگیوں کو ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک منسوخ کرتا ہے۔اور بے شک ایک انسان ظلم وزیادتی کرتا ہے اور

عورتوں سے نکاح کرتا ہے اور حقیقتاً اس کا نام زندوں سے منسوخ کر کے مردوں میں درج کر دیا جاتا ہے۔اور لیلۃ القدر کے بعد اس رات سے افضل کوئی بھی رات نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ اس رات آسمانِ دنیا میں رحمت نازل فرماتا ہے اور سوائے مشرک، کینہ پرور اور قطع رحمی کرنے والے کے، ہر ایک کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

نوٹ: حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کے والد محترم حضرت یسار رضی اللہ عنہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔

﴿50﴾

انسان کی قسمت کے فیصلے اور اس کی بے خبری و بے حسی

قَالَ عَطَآءُ بْنُ يَسَارٍ اِذَاكَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ دُفِعَ مَلَكُ الْمَوْتِ صَحِيْفَةً فَيُقَالُ:اَقْبِضْ هٰذِهِ السَّنَةِ مَنْ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ.فَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَغْرِسَ الْغَرَاسَ وَيَنْكِحَ الْاَزْوَاجَ وَيَبْنِيْ الْبُنْيَانَ وَاِنَّ اِسْمَهٗ فِيْ تِلْكَ الصَّحِيْفَةِ وَهُوَ لَايَدْرِيْ.

۔احیاء العلوم جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 468۔

۔ابن ابی الدنیا کماذکر السیوطی۔

۔تفسیر درمنثور سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔الحبائک فی اخبار الملائک (سیوطی) باب ماجاء فی ملک الموت۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نصف شعبان کی شب آتی ہے تو ملک الموت کو ایک رجسٹر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا

ہے کہ اس میں جن کے نام درج ہیں اس سال ان کی روحوں کو قبض کر لینا۔ ایک انسان بستر پر لیٹا ہے، عورتوں سے نکاح کرتا ہے اور گھر بناتا ہے اور اس کا نام اس صحیفہ میں درج ہوتا ہے جب کہ وہ اس سے قطعاً بے خبر ہوتا۔

﴿51﴾

انسان کی زندگی کا سفر یا آخرت کا سفر

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: يُعْرَضُ عَمَلُ السَّنَةِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ،فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مُسَافِرًا وَقَدْ نُسِخَ اِسْمُهٗ مِنَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ،وَيَتَزَوَّجُ وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 347۔

حضرت عطاء بن یسار نے کہا کہ نصف شعبان کی شب تمام سال کے عمل پیش ہوتے ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی سفر کے لئے نکلتا ہے لیکن اس کو زندوں سے مردوں کی طرف منسوخ کر دیا جاتا ہے، ایک آدمی شادی کرتا ہے لیکن اس کو زندوں سے مُردوں کی طرف منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

﴿52﴾

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت

مذکورہ روایت امام عبدارزاق بن ھمام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ سے نقل کی ہے:

عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تُنْسَخُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ الْآجَالُ، حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجَ مُسَافِرًا وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ،وَيَتَزَوَّجَ وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 317۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نصف شعبان میں لوگوں کی قسمت کے فیصلے ہوتے ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی سفر کے لئے نکلتا ہے لیکن اس کو زندوں سے مردوں کی طرف منسوخ کردیا جاتا ہے، ایک آدمی شادی کرتا ہے لیکن اس کو زندوں سے مردوں کی طرف منسوخ کردیا جاتا ہے۔

﴿53﴾

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ کی روایت

عَنْ عَطَاءِ الْخَرَاسَانِيُّ قَالَ :خَمْسُ لَيَالٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ :اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ يَقُوْمُهَا وَيُصْبِحُ صَائِمًا وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَقُوْمُهَا وَيُصْبِحُ صَائِمًا وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ يَقُوْمُهَا وَيُصْبِحُ مُفْطِرًا وَلَيْلَةُ الْاَضْحٰى وَيُصْبِحُ مُفْطِرًا وَلَيْلَةُ عَاشُوْرَاءِ يَقُوْمُهَا وَيُصْبِحُ صَائِمًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدٍ فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ مَمَاتِهٖ۔

۔الامالی الشجریۃ باب ذکر عاشوراء وصومہ وذکر فضلہ وما یتصلہ۔

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس نے ان پانچ راتوں میں عبادت کی اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اس

کے لئے شہید کا اجر درج فرما دے گا۔وہ پانچ راتیں یہ ہیں ماہ رجب کی پہلی رات میں صبح تک عبادت کرے،اور دن روزہ داری کی حالت میں بسر کرے، نصف شعبان المعظم کی رات عبادت کرے اور اور دن روزہ کی حالت میں بسر کرے،عیدالفطر کی رات عبادت کرے اور دن افطاری کی حالت میں گذارے ،عیدالاضحیٰ کی رات عبادت کرے اور دن بغیر روزہ کے بسر کرے،شب عاشورہ (دس محرم کی رات) عبادت کرے اور دن روزہ کی حالت میں گذارے۔

﴿54﴾

حضرت حکیم بن کیسان رضی اللہ عنہ کی روایت

قَالَ حَکِیْمُ بْنُ کَیْسَانٍ :یَطَّلِعُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی خَلْقِہٖ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَمَنْ طَھَّرَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ زَکَّاہُ اِلٰی مِثْلِہٖ ۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 347۔

۔التبصرۃ (ابن جوزی) المجلس الخامس فی ذکر اللیلۃ النصف من شعبان۔

حضرت حکیم بن کیسان نے کہا کہ نصف شعبان کی شب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف خصوصی طور پر متوجہ ہوتا ہے جو کوئی اس رات میں پاکیزگی حاصل کرے اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو بھی اسی کی مثل پاک فرما دیتا ہے۔

﴿55﴾

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی روایت

مَکْحُوْلٌ عَنْ کَعْبٍ اَنَّ اللّٰہَ یَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ آجَالَ الْمَوْتٰی فَیَمْحُوْ اُنَاساً مِنْ دِیْوَانِ الْاَحْیَآءِ وَیُثْبِتُھُمْ فِیْ دِیْوَانِ الْاَمْوَاتِ۔

۔تفسیر روح المعانی تحت سورۃ الرعد آیت نمبر 39۔

حضرت سیدنا مکحول رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ شبِ برات میں اللہ تعالیٰ مردوں کی موتوں کے وقت کی طرف توجہ فرماتا ہے تو ان کے نام زندوں کی فہرستوں سے مٹا دیتا ہے اور انہیں مردوں کے رجسٹروں میں مضبوط فرما دیتا ہے۔

﴿56﴾

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ کی روایت

عَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ یَطَّلِعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی خَلْقِہٖ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِیْنَ وَیَتُوْبُ عَلَی التَّائِبِیْنَ وَیَدَعُ اَھْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِھِمْ فَیَغْفِرُ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

۔اعتقاد اھل السنۃ (ھبۃ اللہ بن الحسن بن منصور اللالکائی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 452۔

حضرت سیدنا مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نصف شعبان کی شب یعنی شب برات میں اپنی مخلوق پر خصوصی توجہ فرماتا ہے اور

مغفرت مانگنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور کینہ پروروں کو ان کی کینہ پروری کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور مشرک اور چغل خور کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

﴿57﴾

شب برات میں حضرت جبریل علیہ السلام کی جنت میں آمد

عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَفْرَحُوْنَ بِدُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْحُوْرِ وَالْخَزَنَةِ وَالْوِلْدَانِ كَمَا يَفْرَحُ اَهْلُ النَّارِ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِذَا سَكَنُوْهَا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ اَيَّتُهَا الْجِنَانُ اَنَا جِبْرِيْلُ الْاَمِيْنُ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تَزَيَّنِيْ وَتَجَدَّدِيْ وَازْدَادِيْ نُوْراً وَتَلَالَئِيْ وَافْتَحِيْ اَبْوَابَ مَقَاصِيْرِكَ الْمَرْجَانِيَّةِ وَحَجَالَكِ الْعَبْقَرِيَّةَ الَّتِيْ بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَحَشْوُهَا اَذْفَرَ يَاتِ الْمِسْكِ وَاَخْرِجِيْ مُتَضَمِّنَاتِ الْمَخْلُوْقَاتِ الَّتِيْ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَعْتَقَ فِيْ لَيْلَتِكَ هٰذِهٖ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَعَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَلَيَالِيْهَا وَعَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَزِنَةَ الْجِبَالِ وَعَدَدَ الرِّمَالِ ۔ يَامُضَيِّعًا الْيَوْمِ تَضْيِّعَهٗ اَمْسِ تَيَقَّظْ

وَیۡحَكَ فَقَدۡ قَتَلۡتَ النَّفۡسَ وَتُبۡهُ لِلسَّعُوۡدِ فَاِلٰی کَمۡ تَحِسُّ وَاحۡفِظۡ بَقِیَّةَ الۡعُمُرِ فَقَدۡ بِعۡتَ الۡمَاضِیَ بِالۡبَخۡسِ۔

۔التبصرۃ (ابن جوزی) المجلس الخامس فی ذکر اللیلۃ النصف من شعبان ۔54/2

حضرت سیدنا کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اہلِ جنت جیسا کہ حورانِ بہشتی، داروغانِ جنت اور غلمان وغیرہ ماہِ رمضان المبارک کی آمد پر بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں جیسے اہل دوزخ کسی جہنمی انسان کے جنت میں جانے پر خوش ہوتے ہیں۔ اور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شبِ برات میں حضرت جبریل علیہ السلام کو جنت میں بھیجتا ہے اور وہ جاکر ان کو سلام کہتے ہیں اور ان سے یہ بات کہتے ہیں کہ میں اللہ رب العلمین کا بھیجا ہوا ہوں۔ اے جنتو! مزید بن سنور جاؤ اپنے چمکتے دمکتے نور کو مزید جلا بخش لو، زر و جواہرات سے تیار کردہ محلات کے دروازے کھول دو، اور وہ منقش بستر بھی کھول دو جن کے اَستر دبیز ریشم کے تیار کئے ہوئے ہیں اور جن میں سے کستوری کی خوشبوؤں کے حلّے اٹھ رہے ہیں۔ اور ظاہر کرو مخلوقات کے لئے ان حورانِ بہشتی کو کہ ان سے پہلے کسی بھی انسان اور جن نے ان کو چھوا تک نہیں۔

(تو اے غافل انسان) اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں (شب برات) آسمان کے ستاروں، دنیا کی تمام عمر (قیامت تک) کے دنوں اور راتوں کے برابر، درختوں کے پتوں اور پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذرات کے برابر لوگوں کو آزاد فرماتا ہے۔ (اے غافل انسان) اے وقت برباد کرنے والے تم

نے اپنا گذرا ہو کل برباد کر دیا اب تو بیدار ہو جا تم نے اپنی جان کو تباہ کر دیا اب تو اسے خوش بخت بنانے کے لئے توبہ کر لے۔ کب تو اپنا نقصان محسوس کرے گا؟ تو اپنا ماضی انتہائی گھٹیا قیمت میں بیچ چکا ہے اب تو اپنی باقی زندگی کی حفاظت کر لے۔

﴿58﴾

شب برات میں جنت کی تزئین وآرائش

قَالَ كَعْبُ الْاَحْبَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَبْعَثُ اللّٰهُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ جِبْرِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَيَأْمُرُ اَنْ تَتَزَيَّنَ وَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَعْتَقَ فِيْ لَيْلَةِ هٰذِهٖ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَعَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَلَيَالِيْهَا۔

۔التبصرۃ از ابن جوزی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 54۔

۔نزہۃ المجالس جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 212۔

حضرت سیدنا کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ شب برات میں حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجتا ہے، چنانچہ وہ اسے سجنے کا حکم دیتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں آسمان کے ستاروں اور زمین کے دن اور راتوں کی تعداد کے برابر جہنمیوں کو جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے۔

﴿59﴾

شب برات اور آب زمزم کی مٹھاس

اِنَّہٗ یَحْلُوْ لَیْلَۃَ النِّصْفَ مِنْ شَعْبَانَ وَیَطِیْبُ ذَکَرَ ذٰلِکَ ابْنُ الْحَاجِّ فِیْ مَنَاسِکِہٖ نَقْلًا عَنْ مَکِّیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ (مُتَوَفّٰی ٤٣٧ھ) وَنَصَّ کَلَامُہٗ قَالَ الشَّیْخُ مَکِّیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَفِیْ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَحْلُوْ مَاءُ زَمْزَمَ وَیَطِیْبُ مَاؤُھَا یَقُوْلُ اَھْلُ مَکَّۃَ :اِنَّ عَیْنٌ سُلْوَانٌ تَتَّصِلُ بِھَا تِلْکَ اللَّیْلَۃَ،وَیَبْذُلُ عَلٰی اَخْذِ الْمَآءِ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ الْاَمْوَالَ وَیَقَعُ الزِّحَامُ فَلَا یَصِلُ اِلَی الْمَآءِ اِلَّا ذُوْجَاہٍ وَشَرْفٍ۔قَالَ:وَعَانَیْتُ ذٰلِکَ ثَلَاثَ سِنِیْنَ ۔

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں

وَمِنْھَا اَنَّہٗ یَکْثُرُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ کُلَّ سَنَۃٍ بِحَیْثُ اَنَّ الْبِئْرَ تَفِیْضُ بِالْمَآءِ عَلٰی مَا قِیْلَ لَایُشَاھِدُوْنَ ذٰلِکَ اِلَّا الْعَارِفُوْنَ۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 184۔

شب برات میں زمزم کا پانی بہت ہی میٹھا اور خوشبودار ہو جاتا ہے۔اور اس بات کا تذکرہ ابن الحاج مالکی نے اپنی کتاب مناسک حج میں بھی شیخ مکی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ متوفی 437ھ سے نقل کرتے ہوئے کیا ہے۔شیخ مکی بن

ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے الفاظ یہ ہیں: شیخ مکی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نصف شعبان کی شب (شب برات) میں زمزم کا پانی میٹھا اور خوشبودار ہو جاتا ہے۔اہل مکہ کہتے ہیں کہ بے شک شب برات میں پانی کا چشمہ اپنے مکمل جوبن پر ہوتا ہے اور اہل مکہ شب برات میں پانی حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔اور اس کے باوجود اتنا رش ہو جاتا ہے کہ پانی تک صرف اور صرف جاہ وحشمت والے لوگ ہی پہنچ پاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ میں وہاں تین برس تک رہا ہوں۔

مزید آگے چل کر لکھتے ہیں کہ شب برات کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ہر سال شب برات میں زمزم کے کنویں میں پانی بڑھ جاتا ہے اور فیض کی صورت اختیار کرتا ہے لیکن اس بات کا مشاہدہ صرف عارفین کو ہی ہو پاتا ہے۔

﴿60﴾

شب برات اور آب زمزم کی مٹھاس کی مزید روایت

ابو البقاء بھاء الدین ابن ضیاء مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 854ھ نے آب زمزم کی کیفیات کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ:

اِنَّهٗ يَحْلُوْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَيَطِيْبُ عَلٰى مَاذَكَرَهٗ ابْنُ الْحَاجِّ الْمَالِكِيِّ فِيْ مَنَاسِكِهٖ۔

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں

وَمِنْهَا اَنَّهُ يَكْثُرُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ بِحَيْثُ اِنَّ الْبِئْرَ يَغِصُّ بِالْمَاءِ عَلٰى مَا قِيْلَ لٰكِنْ لَّا يُشَاهِدُوْنَ هٰذَا اِلَّا الْاَوْلِيَاءُ۔

۔تاریخ مکۃ المشرفہ والمسجد الحرام باب ذکر فضل زمزم وخواصھا۔

مزید آگے چل کر لکھتے ہیں کہ شب برات میں زمزم کا پانی بہت ہی میٹھا اور خوشبو دار ہو جاتا ہے۔ اور اس بات کا تذکرہ ابن الحاج مالکی نے اپنی کتاب مناسک حج میں بھی کیا ہے۔

آب زمزم کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ پانی ہر سال شب برات میں بہت زیادہ ہو جاتا ہے اس طرح کہ تمام کنواں پانی سے بھرپور ہو جاتا ہے لیکن اس کا حقیقی مشاہدہ صرف اور صرف اولیائے کرام کو ہی ہوتا ہے۔

﴿61﴾

آب زمزم میں فراوانی شیخ اسماعیل حقی کی روایت

وَالسَّادِسَةُ :اِنَّ مِنْ عَادَةِ اللّٰهِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اَنْ يَزِيْدَ مَآءَ زَمْزَمَ زِيَادَةً ظَاهِرَةً وَفِيْهِ اِشَارَةٌ اِلٰى حُصُوْلِ مَزِيْدِ الْعُلُوْمِ الْاِلٰهِيَّةِ لِقُلُوْبِ اَهْلِ الْحَقَائِقِ۔

۔تفسیر روح البیان تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

شب برات کی خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی خصوصیت لکھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ ہے

کہ وہ شب برات میں زمزم شریف کا پانی کھلم کھلا بڑھا دیتا ہے۔ اور اس میں محققین کے قلوب کے لئے عرفانِ خداوندی کے مزید علوم حاصل کرنے کی طرف بھی اشارہ ہے۔

﴿62﴾

حضرت کعب کی ایک روایت

عَنْ كَعْبٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَطَّلِعُ اِلٰى خَلْقِهٖ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ جَمِيْعاً اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

۔کتاب النزول (دار قطنی) صفحہ نمبر 168۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

﴿63﴾

حضرت عتبہ بن حکیم رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عتبہ بن حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

حَدَّثَنِىْ مَكْحُوْلٌ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَطَّلِعُ فِىْ كُلِّ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَهٗ اِلَّا مُشْرِكاً وَمُشَاحِناً۔

۔کتاب النزول (دار قطنی) صفحہ نمبر 168۔

حضرت عتبہ بن حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ مجھے بیان فرمایا، انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ہر نصف شعبان (ہر شب برات) میں نزول فرماتی ہے اور وہ اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

﴿64﴾

ابن اخنس رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُغِيْرَةِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ تُقْطَعُ الْآجَالُ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰى شَعْبَانَ ۔ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْكِحَ وَيُوْلَدَ لَهٗ وَقَدْ خَرَجَ اِسْمُهٗ فِى الْمَوْتٰى ۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 386۔

۔دیلمی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 73۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 10917

۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔تفسیر بغوی جلد 6 صفحہ نمبر 120۔

۔تفسیر ابن کثیر جلد 4 صفحہ نمبر 149۔

۔تفسیر روح المعانی جلد نمبر 25 صفحہ نمبر 113۔

عثمان بن مغیرۃ بن اخنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک کئی زندگیاں منقطع کر دی جاتی ہیں حتی کہ ایک شخص نکاح کرتا ہے اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے جبکہ اس کا نام مردوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

﴿65﴾

راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت

رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یُوْحَی اللّٰهُ اِلٰی مَلَكِ الْمَوْتِ یَقْبِضُ كُلَّ نَفْسٍ یُرِیْدُ قَبْضَهَا فِیْ تِلْكَ السَّنَةِ۔

۔المجالسۃ وجواہر العلم (دینوریؒ) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 944+206۔

۔الجامع الصغیر (امام سیوطی) جلد 3 صفحہ نمبر 1216۔

۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 140۔

۔تفسیر درمنشور تحت سورۃ الدخان 4۔

۔الحبائک فی اخبار الملائک (سیوطی) باب ماجاء فی ملک الموت۔

۔تفسیر روح المعانی پارہ نمبر 25 صفحہ نمبر 156۔

۔المقدمہ البانی صفحہ نمبر 31۔

۔الجامع الصغیر وزیادۃ (البانی) حدیث نمبر 8450۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پندرہ شعبان کو اللہ تعالیٰ ملک الموت کو وحی میں نام عطا فرما دیتا ہے کہ وہ ہر اس جان کو قبض کرنے کا حکم دیتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس سال میں مارنا چاہتا ہے۔

﴿66﴾

تمام امور کی فرشتوں کو منتقلی امام بیہقی کی وضاحت

فَاَمَّا سَائِرُ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ تَجْرِیْ عَلٰی یَدِی الْمَلَائِكَةِ مِنْ

تَدْبِیْرِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاِنَّمَا تَبَیَّنَ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

۔شعب الایمان جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 319۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ واضح فرماتے ہیں کہ جہاں تک تمام معاملات کا تعلق ہے جو کہ فرشتوں کے ہاتھوں پہ زمین والوں کی تدبیر میں سے جاری ہوتے ہیں۔تو وہ شب برات میں واضح کردیئے جاتے ہیں۔

﴿67﴾

شب برات اور زندگی کی تنسیخ

ھِیَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یُبْرَمُ فِیْھَا أمْرُ السَّنَۃِ وَیُنْسَخُ الْاَحْیَاءُ مِنَ الْاَمْوَاتِ۔

۔تفسیر خازن سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

مفسر قران علامہ خازن علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ رات شب برات ہے جس میں سال کے فیصلے کئے جاتے ہیں اور زندوں کو منسوخ کر کے مردوں میں شامل کردیا جاتا ہیں۔

﴿68﴾

راتیں بھی تو ایسی ہیں دن بھی تو ایسے ہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَرْبَعُ لَیَالِیْھِنَّ کَاَیَّامِھِنَّ وَاَیَّامِھِنَّ کَلَیَالِیْھِنَّ یَبُرُّ اللّٰہُ فِیْھِنَّ الْقَسَمَ وَیُعْتِقُ فِیْھِنَّ النَّسَمَ وَیُعْطِی الْجَزِیْلَ :لَیْلَۃُ الْقَدْرِ وَصَبَاحُھَا وَلَیْلَۃُ عَرَفَۃَ

وَصَبَاحُهَا وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَصَبَاحُهَا وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَصَبَاحُهَا۔

۔دیلمی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 374۔

۔جامع الاحادیث حدیث نمبر 3080۔

۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 144۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار راتیں ایسی ہیں کہ وہ اپنے دنوں کی طرح ہیں اور ان کے دن ان کی راتوں کی طرح ہیں (یعنی فضیلت میں ایک جیسے)۔اللہ تعالیٰ ان اوقات میں اپنے بندوں میں خصوصی فضل و کرم تقسیم فرماتا ہے، جہنم سے آزادی بانٹتا ہے اور بے بہا اجر عطا فرماتا ہے۔اور وہ دن اور راتیں یہ ہیں: شب قدر اور اس کا دن، شب عرفہ اور اس کا دن شب برات اور اس کا دن، شب جمعہ اور اس کا دن۔

﴿69﴾

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ کی روایت

عَنْ مَعْبِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْبَعَ لَيَالٍ يَفْرَغُ اللّٰهُ تَعَالَى الرَّحْمَةَ عَلٰى عِبَادِهٖ اِفْرَاغاً :اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى۔

۔الامالی الشجریۃ باب صوم رجب وفضلہ وما یتصل بذلک۔

حضرت سیدنا معبد رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار راتوں میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ رحمت فرماتا ہے : ماہِ رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات یعنی شب برات، عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات

نوٹ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب بھی یہ کہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: درمیان میں راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوتے ہیں۔

﴿70﴾

شب برات اور تقدیر کے فیصلے

عِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُقَدِّرُ الْمَقَادِيْرَ فِىْ لَيْلَةِ الْبَرَاءَةِ فَاِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ سَلَّمَهَا اِلٰى اَرْبَابِهَا۔

۔تفسیر کبیر (رازی) سورۃ القدر آیت نمبر 4۔

۔نظم الدرر للبقاعی سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ شب برات میں تقدیروں کے فیصلے فرماتا ہے۔ اور شب قدر میں متعلقہ فرشتوں کے سپرد فرما دیتا ہے۔

﴿71﴾

فرشتوں کی آسمانوں پر دو عیدیں: شب برات اور شب قدر

اِنَّ لِلْمَلٰٓئِكَةِ فِى السَّمَآءِ لَيْلَتَىْ عِيْدٍ كَمَا اَنَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِىْ

الْاَرْضِ یَوْمَیْ عِیْدٍ۔فَعِیْدُ الْمَلَآئِکَۃِ لَیْلَۃُ الْبَرَائَۃِ وَھِیَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَیْلَۃُ الْقَدْرِ وَعِیْدُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمُ الْفِطْرِ وَیَوْمُ الْاَضْحٰی فَلِذَا سُمِّیَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لَیْلَۃَ عِیْدِ الْمَلَآئِکَۃِ۔

۔مکاشفۃ القلوب صفحہ نمبر 314۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 348۔

بیشک ملائکہ کی آسمانوں میں عید کی دوراتیں ہیں جیسے مسلمانوں کے لئے زمین میں عید کے دودن ہیں۔بے شک ملائکہ کرام کی عید کی دوراتیں لیلۃ البراۃ جوکہ نصف شعبان کی شب ہوتی ہے اور لیلۃ القدر ہے۔جب کہ مومنوں کی دو عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔اسی لئے نصف شعبان کی شب یعنی شب برات کوملائکہ کرام کی عید کا نام دیا گیا ہے۔

﴿72﴾

یہ تمام راتیں افضل ہیں مگر شب میلاد کے بعد

عَنْ بَعْضِ الشَّافِعِیَّۃِ اَنَّ اَفْضَلَ اللَّیَالِیْ لَیْلَۃُ مَوْلِدِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ثُمَّ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ثُمَّ لَیْلَۃُ الْاِسْرَاءِ وَالْمِعْرَاجِ ثُمَّ لَیْلَۃُ عَرَفَۃِ ثُمَّ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ثُمَّ لَیْلَۃُ الْعِیْدِ۔

۔تفسیر روح المعانی تحت سورۃ القدر آیت نمبر 3۔

۔ردالمختار از علامہ ابن عابدین شامی کتاب الحج باب فصل فی الاحرام وصفۃ المفرد۔

۔حواشی الشروانی از عبدالحمید الشروانی واحمد بن قاسم عبادی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 462۔

۔فقہ العبادات الشافعی کتاب الصوم باب مایستحب فی الصیام۔

کئی شوافع آئمہ نے بیان فرمایا ہے کہ سال کی تمام راتوں میں سے افضل ترین رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ والی رات ہے۔ پھر شب قدر ، پھر شب معراج، پھر شب جمعہ پھر شب برات اور پھر شب عید۔

نوٹ :اس روایت سے کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ شب برات کا درجہ تو بہت کم ہوگیا۔ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ ہم نے تمام بحث میں یہ ثابت کیا ہے کہ سال کی تمام فضیلت والی راتوں میں شب برات بھی شامل ہے لہذا اس روایت سے بھی یہی ثابت ہورہا ہے۔ اور بہرحال شب میلاد کی عظمت تو اظہر من الشمس ہے۔

﴿73﴾

شھداء کی ارواح کی شب برات میں در مصطفیٰ ﷺ پر حاضری

اَمَّا عَلِمْتَ اَنَّ الشُّهَدَآءَ اَحْيَآءٌ لَايَمُوْتُوْنَ ۔وَاِنَّمَا هِيَ نَقْلَةٌ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ بِاَرْوَاحِ الشُّهَدَآءِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ لِتَزُوْرَ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

۔فتوح الشام (واقدیؒ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 101۔

علامہ واقدی (متولد 130ھ) (جو کہ مشہور محدث محمد بن سعد کے استاد تھے) نے کہا: کیا تو نہیں جانتا کہ شھداء زندہ ہوتے ہیں وہ مرتے نہیں اور وہ بے شک ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ

اس رات میں شہداء کی ارواح کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے لئے بھیجتا ہے اور یہ رات نصف شعبان کی رات ہوتی ہے۔

﴿74﴾

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور شب برات

مَرَّ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى جَبَلٍ فَرَأٰى فِيْهِ صَخْرَةً بَيْضَآءَ فَطَافَ بِهَا عِيسٰى وَتَعَجَّبَ مِنْهَا فَأَوْحٰى اِلَيْهِ أَتُرِيْدُ اَنْ اُبَيِّنَ لَكَ اَعْجَبَ مِمَّا رَأَيْتَ؟۔ قَالَ نَعَمْ ۔فَانْفَلَقَتِ الصَّخْرَةُ عَنْ رَجُلٍ بِيَدِهٖ عُكَّازَةٌ خَضْرَآءُ وَعِنْدَهٗ شَجَرَةُ عِنَبٍ ۔فَقَالَ: هٰذَا رِزْقِىْ كُلَّ يَوْمٍ ۔فَقَالَ:كَمْ تَعْبُدُ اللّٰهَ فِىْ هٰذَالْحَجَرِ؟۔فَقَالَ: مُنْذُاَرْبَعَةِ مِائَةِ سَنَةٍ فَقَالَ عِيسٰى:يَا رَبِّ مَا اَظُنُّكَ خَلَقْتَ خَلْقاً اَفْضَلَ مِنْهُ۔ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَكْعَتَيْنِ فَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ اَرْبَعَ مِائَةِ عَامٍ ۔قَالَ عِيسٰى:لَيْتَنِىْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔نزہۃ المجالس جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 211۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ سے گذرے اس پر انہیں ایک سفید گنبد نظر آیا۔انہوں نے اسے ہر طرف سے گھوم کر دیکھا اور بہت ہی متعجب ہوئے ۔پس ان پر وحی نازل ہوئی کہ کیا آپ اس سے بھی حیران کن راز سے

آ گاہ ہونا چاہتے ہیں کہ جسے آپ پر آشکارا کر دیا جائے۔انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔چنانچہ وہ چٹان پھٹ گئی اس میں سے ایک آدمی سبز رنگ کا عصا لئے باہر آیا۔اس کے پاس انگوروں کی ایک بیل لگی ہوئی تھی۔اس نے عرض کیا کہ یہ میری روزانہ کی خوراک ہے۔آپ نے فرمایا کہ تم اس پتھر میں کب سے عبادت کر رہے ہو؟۔اس نے عرض کیا کہ چار سو سال سے عبادت کر رہا ہوں۔چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا اللہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر تیرے ہاں اور کوئی بھی فضیلت والا نہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت میں سے جو بھی نصف شعبان کی شب (شبِ برات) کو دو نفل ادا کرلے گا تو وہ دو نفل اس کے چار سو سال کی عبادت سے زیادہ افضل ہوں گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ کاش میں بھی امت مصطفیٰ میں سے ہوتا۔

﴿75﴾

شب برات میں حضرت خضر علیہ السلام اور اولیاء اللہ کی ملاقات

عَنْ بُخَيْتِ بْنِ اَبِیْ الْبَسْرِیِّ قَالَ : كَانَ وَالِدِیْ اَبُوْ عُبَيْدٍ فِی الْمَحْرِسِ الْغَرْبِیِّ بِعَكًّا ، فِیْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، فِیْ الطَّاقَةِ الْغَرْبِيَّةِ مِنَ الرَّوَاقِ الْقَبْلِیْ وَاَنَا فِی الرَّوَاقِ الشَّامِیْ فِی الطَّاقَةِ اَنْظُرُ اِلَى الْبَحْرِ فَبَيْنَا اَنَا اَنْظُرُ اِذَا اَنَا بِشَخْصٍ يَمْشِیْ

عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ بَعْدَ الْمَآءِ مَشٰى عَلَى الْهَوَآءِ ، حَتّٰى جَآءَ اِلٰى وَالِدِیْ اَبِیْ عُبَیْدٍ فَدَخَلَ مِنْ طَاقَتِهِ الَّتِیْ هُوَ فِیْهَا یَنْظُرُ اِلَى الْبَحْرِ ، فَجَلَسَ مَعَهٗ مَلِیًّا یَتَحَادَثَانِ ثُمَّ قَامَ وَالِدِیْ فَوَدَّعَهٗ ، وَرَجَعَ الرَّجُلُ مِنْ حَیْثُ جَآءَ یَمْشِیْ فِی الْهَوَاءِ، فَقُمْتُ اِلٰى وَالِدِیْ قُلْتُ لَهٗ: یَااَبَتِ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ كَانَ عِنْدَكَ یَمْشِیْ عَلَى الْمَآءِ ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِ الْمَاءِ عَلَى الْهَوَآءِ ؟۔ فَقَالَ یَا بُنَیَّ وَهَلْ رَأَیْتَهٗ ؟۔ قُلْتُ نَعَمْ ۔ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الَّذِیْ سَرَّنِیْ بِكَ وَبِنَظْرِكَ لَهٗ ، یَابُنَیَّ هٰذَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۔ نَحْنُ الْیَوْمَ فِی الدُّنْیَا سَبْعَةٌ، سِتَّةٌ یَجِیْئُوْنَ اِلٰى اَبِیْكَ وَاَبُوْكَ مَایَمْضِیْ اِلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 52 صفحہ نمبر 285۔

۔طبقات الاولیاء (ابن ملقن) حالات 245ھ۔

بخیت بن ابی عبید البسری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک مرتبہ شب برات میں میرے والد ابو عبید عکا کے مقام پر متعین ایک غربی محافظ دستہ میں سائبان کے اگلے حصہ میں تھے اور میں شامیوں کے مورچہ میں موجود تھا اس وقت میں سمندر کی طرف دیکھ رہا تھا جب ایک آدمی پانی پر چلتا ہوا آیا، پانی پر چلنے کے بعد وہ ہوا میں چلنے لگا یہاں تک کہ وہ میرے والد ابو عبید کے پاس آیا۔ پس وہ ۔۔۔پس وہ ان کے پاس بیٹھ گیا اور دونوں گفتگو کرنے لگے۔ پھر میرے والد نے انہیں الوداع کیا اور وہ آدمی واپس پلٹا اسی طرف جہاں سے آیا تھا ہوا میں

چلتے ہوئے اسی طرف روانہ ہوگیا۔ پھر میں اپنے والد محترم کے پاس گیا اور انہیں عرض کیا کہ ابا جی یہ کون تھا جو آپ کے پاس پانی پر چلتے ہوئے آیا پھر ہوا میں چلنے لگا۔ انہوں نے کہا کیا تم نے انہیں دیکھا تھا؟۔ میں نے کہا: جی ابا جی۔ انہوں کہا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) جس نے مجھے تجھ سے اور تمہیں ان کی زیارت کی وجہ سے بھی مجھے خوشی دی۔ اے میرے بیٹے یہ ابو العباس حضرت سیدنا خضر علیہ السلام تھے۔ اے میرے بیٹے ہم دنیا میں سات (ابدال) ہیں۔ چھ تیرے باپ کے پاس آتے ہیں اور تیرا باپ ان میں سے ایک کے پاس نہیں جاتا ہے۔

﴿76﴾

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا واقعہ

اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ صَلَاتِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَجَدَ رُقْعَةً خَضْرَآءَ قَدْ اِتَّصَلَ نُوْرُهَا بِالسَّمَآءِ مَكْتُوْبٌ فِيْهَا هٰذِهٖ بَرَآءَةٌ مِنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِيْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ۔

تفسیر روح البیان سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نصف شعبان کی شب نفلوں سے فارغ ہوئے تو ایک سبز رنگ کا رقعہ پایا جس پر نور سے لکھا ہوا تھا یہ برات نامہ مالک کائنات عزیز کی طرف سے اس کے بندے عمر بن عبدالعزیز کے لئے ہے۔

﴿77﴾

شب برات اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا اپنے گورنر کو حکم

اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَحِمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کَتَبَ اِلَی الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةٍ وَهُوَ عَلَی الْبَصْرَةِ وَقِیْلَ اِلٰی عِدِیِّ بْنِ اَرْطَاةٍ: عَلَیْكَ بِاَرْبَعِ لَیَالٍ فِی السَّنَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ یَفْرُغُ فِیْهِنَّ الرَّحْمَةَ اَفْرَاغاً، وَهِیَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَیْلَةُ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَجَبٍ، وَلَیْلَةُ الْفِطْرِ۔

- غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 327۔
- التبصرۃ (ابن جوزی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 13۔ (ابن جوزی نے صرف عدی بن ارطاۃ کا نام لکھا ہے
- لطائف المعارف صفحہ نمبر 162۔ (المجلس الثانی فی نصف من شعبان)۔
- الترغیب والترہیب (اصبہانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 393۔
- فیض القدیر شرح الجامع الصغیر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 454۔

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے گورنر حجاج بن ارطاۃ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے بھائی عدی بن ارطاہ کو حکم لکھا: تجھ پر لازم ہے کہ سال میں (کم از کم) چار راتوں میں خصوصی طور پر عبادت کا اہتمام کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان راتوں میں وافر رحمت عطا فرماتا ہے۔ راتیں یہ ہیں: ماہِ رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات (شب برات)، ستائیس رجب (شب معراج) کی شب اور عید الفطر کی رات۔

﴿78﴾

محدثین کا حدیث کی کتب روایت کرنے کے لئے شب برات کا انتخاب

قَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَصَمُّ فَرَغْنَا مِنْ سَمَاعِ كِتَابِ الشَّافِعِيِّ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ سِتٍّ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ سَمِعْنَا مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى آخِرِهٖ مِنَ الرَّبِيْعِ قِرَائَةً عَلَيْهِ۔

مسند امام شافعی صفحہ نمبر 375۔

حضرت ابوالعباس اصم نے فرمایا کہ ہم بدھ کے دن 266ھ میں شب برات والے دن مسند امام شافعی کے سماع سے فارغ ہوئے۔ہم نے حضرت ربیع (ابومحمد ربیع بن سلیمان المرادی) رضی اللہ عنہ (جو کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے) سے ابتداء سے لے کر انتہا تک مسند امام شافعی سنی بھی اور انہیں پڑھ کر سنائی بھی۔

﴿79﴾

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ اور شب برات

اِنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ دَارِهٖ يَوْمَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، وَكَاَنَّ وَجْهَهٗ قَدْ قُبِرَ وَدُفِنَ ۔ ثُمَّ اُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ ۔ فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَاالَّذِيْ اِنْكَسَرَتْ

سَفِيْنَتَهٗ بِاَعْظَمَ مُصِيْبَةٍ مِنِّيْ ۔ قِيْلَ لَهٗ وَلِمَ ذٰلِكَ؟۔ قَالَ: لِاَنِّيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ عَلٰى يَقِيْنٍ وَمِنْ حَسَنَاتِيْ عَلٰى وَجَلٍ ، فَلَا اَدْرِيْ اَتُقْبَلُ مِنِّيْ اَمْ تُرَدُّ عَلَيَّ ۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 348۔

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ شب برات میں اکثر اپنے گھر سے باہر نکلتے اور آپ کا چہرہ ایسا ہوتا گویا کہ قبر میں کسی کو دفن کر دیا گیا ہو وہ پھر اپنی قبر سے باہر آجائے۔لوگوں نے ان کے حال کا سبب پوچھا تو آپ نے کہا کہ اللہ کی قسم جس نے ان کی زندگی کی کشتی توڑ دی ہے میری مصیبت بہت زیادہ ہے۔لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کیوں کہ مجھے اپنے گناہوں پر یقین ہے اور نیکیوں کے متعلق شک اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کچھ قبول کیا جائے گا یا رد کر دیا جائے گا۔

﴿80﴾

شب برات کا ایک خاص واقعہ

علامہ ابن ضیاء اور علامہ شیخ اسماعیل حقی رحمہما اللہ علیھما شبِ برات کے برکتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ اِنَّهٗ يُكَثَّرُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ بِحَيْثُ اَنَّ الْبِئْرَ يَغُصُّ بِالْمَآءِ عَلٰى مَاقِيْلَ لٰكِنْ لَايُشَاهِدُ هٰذَا اِلَّا الْاَوْلِيَآءُ وَمِمَّنْ شَاهَدَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ الصَّالِحُ اَبُو الْحَسَنِ عَلٰى الْمَعْرُوْفِ بِكَرْبَاجِ

عَلٰی مَا نَقَلَهٗ بَعْضُهُمْ عَنِ الشَّيْخِ فَخْرِالدِّيْنِ النُّوْرِيِّ عَنْهُ۔

۔تاریخ مکۃ المکرمہ والمسجد الحرام جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 68۔

۔تفسیر روح البیان سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

نصف شعبان کی رات (شب برات) میں سارے سال کی نسبت زیادہ رحمت ہوتی ہے۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس رات میں (آب زمزم کے) کنویں کا پانی بہت زیادہ ہوجاتا ہے اس بات پر جو بتائی جاتی ہے۔لیکن اس بات کا مشاہدہ اولیائے کرام ہی کرتے۔اور مشاہدہ کرنے والوں میں سے بزرگ صالح حضرت ابوالحسن علی المعروف کرباج رضی اللہ عنہ ہیں۔اور یہ بات شیخ فخر الدین نوری رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔

﴿81﴾

شب برات کا ایک اور خاص واقعہ

حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ فَهْدِ الْاَزْدِي الْمُوْصِلِيّ ، قَالَ :سَمِعْتُ اَبَالْقَاسِمِ السَّعْدِيّ يُحَدِّثُ اَبِيْ بِبَغْدَادَ، قَالَ: كُنْتُ وَاَنَا حَدَثُ السِّنِّ،مَشْغُوْفاً بِغُلَامٍ لِيْ شَغُفاً شَدِيْداً ،مُنْهَمِكاً مَعَهٗ فِي الْفَسَادِ ،فَكَانَ رُبَمَا هَجَرَنِيْ فَاَرْضَاهُ بِكُلِّ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَرْضٰى ـ قَالَ وَاِنَّهٗ غَضِبَ عَلَيَّ مَرَّةً غَضَباً شَدِيْداً فَهَرَبَ وَاسْتَتَرَ عَنِّيْ خَبَرُهٗ فَلَحِقَنِيْ مِنَ الْحَيْرَةِ وَالْوَلَهِ ،مَا قَطَعَنِيْ عَنِ النَّظْرِ فِيْ اَمْرِيْ ، وَصَيَّرَنِيْ كَالْمَجْنُوْنِ

وَاجْتَهَدتُ فِی صَرْفِ ذٰلِكَ عَنِّی فَمَا اِنْصَرَفَ وَحَضَرَوَقْتُ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْحَائِرِ ،عَلٰى سَاكِنِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ فَكَتَبْتُ رُقْعَةً اَسْاَلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا الْفَرَجَ مِمَّا اَنَا فِيْهِ ،وَاَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَدَفَعْتُهَا اِلٰى بَعْضِ مَنْ خَرَجَ ،وَسَأَلْتُهٗ اَنْ يَدْفَعَهَا فِی نَاحِيَةٍ مِنَ الْقَبْرِ وَكَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَفَزِعْتُ اِلَى اللّٰهِ فِی كَشْفِ مَابِیْ، وَتَفَرَّدتُ بِالصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ ،قِطْعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ،ثُمَّ حَمَلَنِی النَّوْمُ فَرَأَيْتُ فِیْ مَنَامِیْ كَأَنِّی فِیْ مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ فِيْهَا ، اِذْقِيْلَ :قَدْ جَآءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِلزِّيَارَةِ فَتَشَوَّفْتُ لِرُؤْيَتِهِمَا فَاِذَابِالْحُسَيْنِ فِیْ صُوْرَةِ كَهْلٍ حَسَنُ الْوَجْهِ بِدَارِعَةٍ وَعِمَامَةٍ وَخُفٍّ قَدْ اَقْبَلَ وَمَعَهٗ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مُنْتَقِبَةٌ بِنِقَابٍ اَبْيَضٍ وَمُلْحَفَةٌ بَيْضَآءَ.فَاعْتَرَضْتُ الْحُسَيْنَ وَقُلْتُ :يَاابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَتَبْتُ اِلَيْكَ رُقْعَةً فِیْ حَاجَةٍ لِیْ فَاِنْ رَأَيْتَ اَنْ تَعْمَلَ فِيْهَا؟۔ فَلَمْ يُجِبْنِیْ وَدَخَلَ اِلَى الْقُبَّةِ الَّتِیْ فِيْهَا مُحَمَّدُبْنُ عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَعَهٗ وَكَأَنَّ قَوْماً قَدْ وَقَفُوْا يَمْنَعُوْنَ النَّاسَ مِنَ الدُّخُوْلِ اِلَيْهَا فَلَمْ اَزَلْ أُكَابِسُ وَأَتَوَصَّلُ اِلٰى اَنْ دَخَلْتُ عَلَيْهِ الْخِطَابَ فَلَمْ يُجِبْنِیْ.فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ: يَاسَيِّدَةَ النِّسَآءِ

اِنْ رَأَیْتِ اَنْ تَعْمَلَ فِیْ اَمْرِیْ۔فَقَالَتْ عَلٰی اَنْ تَتُوْبَ؟ فَقُلْتُ:نَعَمْ فَقَالَتْ اَللّٰہُ؟۔فَقُلْتُ :اَللّٰہُ۔فَکَرَّرَتْ ذٰلِكَ عَلَیَّ ثَلَاثاً ثُمَّ أَوْمَأَتْ اِلٰی جَمَاعَةٍ مِمَّنْ کَانُوْا قِیَاماً،فَقَالَتْ: خُذُوْہُ فَاَخَذُوْنِیْ وَنَزَعَتْ خَاتَماً مِنْ یَدِھَا فَدَفَعَتْہُ اِلَیْھِمْ وَخَاطَبَتْھُمْ لَااَفْھَمُہُ، فَحَمَلُوْنِیْ حَتّٰی غِبْتُ عَنْ عَیْنِھَا وَاضْجَعُوْنِیْ وَحَلُّوْا سَرَاوِیْلِیْ وَشَدُّوْاذَکَرِی بِخَیْطِ حَبْلِیْ،وَوَضَعُوْا عَلَیَّ الشِدَّ طِیْناً،وَخَتَمُوْہُ بِالْخَاتَمِ،فَوَرَدَ عَلَیَّ مِنَ الْاَلَمِ اَمْرٌ عَظِیْمٌ ، اَنْبَھَنِیْ فَانْتَبَھْتُ وَقَدْاَثَرُالْخَیْطِ فِی الْمَوْضِعِ،وَصَارَ اَثَرُ الْخَاتَمِ کَاَنَّہُ الْجَدِیْرِیْ، مُسْتَدِیْراً حَوْلَ الْمَوْضِعِ ثُمَّ قَالَ لِاَبِیْ مُحَمَّدٍ: اِنْ شِئْتَ کَشَفْتُ لَكَ فَاَرَیْتُكَ؟۔ فَقَدْ اُرِیْتُہُ لِجَمَاعَةٍ۔ فَقَالَ:لَااَسْتَحِلُّ النَّظْرَذٰلِكَ ۔ قَالَ السَّعْدِیْ : فَاَصْبَحْتُ مِنْ غَدٍ وَمَا فِیْ قَلْبِیْ اَلْبَتَّةَ مِنَ الْغُلَامِ شَیْءٌ (طویل روایت)قَالَ:اَبُوْ مُحَمَّدٍ:وَکَانَ اَبُوْ عَلِیِّ الْقَارِی الضَّرِیْرُ، قَدْ سَمِعَ مَعِیْ ھٰذَا الْخَبْرَ مِنَ السَّعْدِیِّ ، فَاَخْبَرَنِیْ مُدَّةً طَوِیْلَةً۔ وَحَلَفَ لِیْ عَلٰی ذٰلِكَ۔اَنَّہُ رَأٰی فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فِی النَّوْمِ فَقُلْتُ لَھَا: یَا سَیِّدَتِیْ مَنَامُ السَّعْدِی الَّذِیْ حَکَاہُ صَحِیْحاً ؟۔ فَقَالَتْ نَعَمْ۔

۔الفرج بعد الشدۃ للتنوخی:الباب السادس:ابوالقاسم السعدی یری مناما فیتوب عن فعل المنکر۔

ابو محمد یحی بن محمد بن سلیمان بن فھد الازدی الموصلی نے کہا کہ میں نے ابوالقاسم السعدی سے سنا انہوں نے کہا کہ میرے والد نے مجھے بغداد میں بیان

کیا کہ میں ابھی عنفوان شباب میں ہی تھا کہ مجھے ایک لڑکے کے ساتھ بہت ہی دلچسپی ہوگئی جو کہ فساد قلب تک پہنچ گئی۔ کبھی کبھار یوں بھی ہوتا کہ وہ لڑکا اگر روٹھ جاتا تو میں اس کو راضی کرنے کی بھرپور کوشش کرتا یہاں تک کہ وہ راضی ہو جاتا۔ کہنے لگے کہ ایک دفعہ وہ مجھ پر بہت سخت ناراض ہو کر کہیں چلا گیا یہاں تک کہ اس کا اتا پتہ بھی مجھے معلوم نہ ہوا، اور میں شدتِ غم سے پاگل پن کی آخری حد تک پہنچ گیا۔ اس کی اس مفقود الخبر ی نے مجھے پاگلوں جیسا کر دیا۔ میں نے اسے بھلانے کی بہت کوشش کی لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اور لوگوں کے افضل الصلاۃ والسلام کی زیارت گاہ کی طرف جانے کا وقت آ گیا، تو میں نے ایک رقعہ لکھا جس میں میں نے اللہ تعالیٰ سے جس مصیبت میں تھا اس سے چھٹکارا پانے کی التجا کی۔ اور میں نے اس میں حضرت سیدنا امام حسین ابن علی رضی اللہ عنھما کا وسیلہ بھی پیش کیا۔ زیارت گاہ کی طرف جانے والے ایک شخص کو وہ رقعہ دے دیا تا کہ وہ اسے قبر مبارک کے ایک کونہ میں ڈال دے۔

یہ رات ''شب برات'' تھی۔ میں اس رات میں اللہ تعالیٰ سے بہت گڑگڑایا۔ میں نے رات کا ایک حصہ نوافل اور دعا میں گذار دیا۔ پھر مجھے نیند نے آلیا۔ میں نے خواب دیکھا: گویا کہ میں قریش کے قبرستان میں ہوں۔ اور وہاں پر بہت سے لوگ جمع ہیں۔ اس دوران کہا گیا کہ حضرت سیدنا امام حسین ابن علی رضی اللہ عنھما اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا زیارت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ مجھے ان دونوں کی زیارت کا بہت شوق پیدا ہوا چنانچہ

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بزرگانہ صورت نظر آئی وہ انتہائی حسین صورت، زرہ پوش، عمامہ شریف باندھے ہوئے اور موزے پہنے تشریف لائے۔ ان کے ساتھ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سفید نقاب اوراور چادر میں لپٹی باپردہ تشریف لارہی تھیں۔ میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں نے جو گذارش پیش کی تھی اس میں آپ نے غور فرمایا ہے؟۔ آپ نے مجھے جواب عنایت نہیں فرمایا۔ اور آپ حضرت سیدنا امام محمد بن علی بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے قبہ مُبارکہ میں داخل ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا داخل ہوگئیں۔ کچھ لوگ وہاں پر کھڑے تھے جو دوسرے لوگوں کو وہاں داخل نہیں ہونے دے رہے تھے۔ پس میں بہت زیادہ کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ میں آپ کی خدمت میں پہنچ گیا جہاں سے میں بات کرسکتا تھا۔ چنانچہ میں نے دوبارہ فریاد پیش کی تو آپ نے مجھے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ اے سیدۃ النساء اگر آپ مناسب سمجھتی ہیں تو کرم نوازی فرمادیں۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم توبہ کرنا چاہتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم؟۔ میں نے کہا اللہ کی قسم۔ آپ نے مجھ سے تین مرتبہ قسم لی۔ اس کے بعد آپ نے جو لوگ کھڑے تھے ان میں سے کچھ لوگوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسے پکڑلو انہوں نے مجھے پکڑلیا

۔آپ نے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتاری اور ان لوگوں کو دے دی اور ان کے ساتھ ایسی زبان میں گفتگو فرمائی جسے میں نہ سمجھ سکا۔ان لوگوں نے مجھے وہاں سے اٹھایا اور آپ کی نظروں سے مجھے اوجھل کر دیا۔انہوں نے مجھے چیت لٹا کر ایک رسی سے مجھے بہت مضبوطی سے باندھ دیا اور اس کے اوپر گوندھی ہوئی مٹی لگا دی اور اس پر مہر لگا دی۔اس سے مجھے بہت سخت تکلیف ہونے لگی۔اتنی زیادہ تکلیف کہ میں نیند سے بیدار ہو گیا۔جب میں بیدار ہوا تو میں نے اس جگہ پر رسی کا نشان دیکھا اور گویا کہ مہر کا نشان گولائی کی شکل میں ابھرے ہوئے چیچک کے نشان جیسا ہو گیا۔پھر اس نے میرے باپ سے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے وہ نشان دکھا دوں؟۔تو وہ نشان اس وقت کافی تعداد میں لوگوں نے دیکھا۔انہوں نے کہا کہ اس کے بعد میں نے اپنی نظر کو پھر برباد نہیں کیا۔سعدی نے کہا کہ اگلے دن میرے دل میں اس لڑکے کے بارے میں کوئی بھی خیال نہیں رہا (آگے طویل روایت)۔ابو محمد نے کہا کہ ابو علی قاری ضریر نے یہ واقعہ میرے ساتھ ہی سنا انہوں نے مجھے ایک عرصہ دراز کے بعد بتایا اور اس پر انہوں نے قسم بھی اٹھائی کہ ایک دفعہ انہیں شہزادیٔ کونین حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خواب میں زیارت کا شرف حاصل ہوا تو میں نے انہیں عرض کیا کہ اے میری سردار کیا یہ واقعہ صحیح ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہاں یہ واقعہ درست ہے۔

نوٹ:ھذہ الواقعۃ علی رواۃ (برکاتی غفرلہ)

﴿82﴾

حضرت مالک بن دینار کی توبہ شب برات کا واقعہ

ایک شخص نے حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے دنیا چھوڑ کر راہِ مولا اختیار کی اس کا سبب کیا ہے؟۔انہوں نے فرمایا کہ میں ایک شرابی انسان تھا ہر وقت شراب کے نشہ مین دھت رہتا تھا۔اسی زمانہ میں ایک حسینہ و جمیلہ کنیز خریدی۔ اس کنیز کے بطن سے ایک بچی پیدا ہوئی اس سے مجھے بے حد محبت ہوگئی۔ وہ بیٹی ذرا بڑی ہو کر کھیلنے لگی تو اس کی محبت نے اور جڑ پکڑ لی۔ پھر ایسا ہوتا کہ جب میں شراب لے کر بیٹھتا تو وہ آہستہ آہستہ میرے قریب آجاتی اور شراب کا پیالہ چھینتے ہوئے میرے کپڑوں پر گرا دیتی۔ وہ میری بیٹی جب دو سال کی ہوئی تو اچانک اس کا انتقال ہوگیا۔اس کی موت کے غم نے مجھے بدحال کر دیا۔شب برات آئی اس وقت جمعہ کی رات بھی تھی۔ میں نے اس شب بھی شراب پی۔اور شراب کے نشہ میں کھو گیا۔عشاء کی نماز بھی نہ پڑھ سکا۔خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ قیامت کا میدان ہے مردے قبروں سے نکل نکل کر آرہے ہیں انہی میں میں بھی ہوں مجھے اپنے پیچھے کسی چیز کی آہٹ محسوس ہوئی۔ مڑ کر جو دیکھا تو پیچھے بہت بڑا کالا سانپ منہ کھولے میری ہی طرف دوڑا آرہا ہے۔ مجھ پر خوف طاری ہوگیا اور میں بھاگنے لگا۔ راہ میں مجھے ایک سفید پوش بزرگ ملا میں نے اس کی منت سماجت کی کہ مجھے اس مہلک سانپ سے

بچالومگراس نے معذرت کرلی کہ میں کمزور آدمی ہوں اور سانپ بہت زبردست ہےاس لئے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا مگر آگے جاؤ شاید اللہ تعالیٰ تمہاری نجات کا کوئی راستہ ظاہر فرمادے۔ میں وہاں سے آگے دوڑا اور ایک بلند ٹیلہ پر چڑھ گیا جہاں سے جہنم کی آگ، اس کے طبقات اور بھڑکتے شعلے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ پیچھے آتے سانپ کے ڈر سے بھاگنے لگا کہ کہیں جہنم میں نہ گرپڑوں۔ اتنے میں غیب سے ایک آواز سنی پیچھے ہٹ جا تو دوزخی نہیں ہے۔ یہ سن کر مجھے قدرے اطمینان ہوا، میں وہاں سے پلٹا تو سانپ بھی میرے پیچھے پلٹ آیا ایک آواز سن کر میں اس بزرگ کے پاس گیا اور کہا کہ آپ نے میری اس سانپ سے بچنے میں مدد کیوں نہیں کی؟۔ ضعیف آدمی میری بات سن کر رونے لگا میں تو ضعیف و ناتواں ہوں مگر تم اس ٹیلے پر چڑھ جاؤ اس میں اہلِ ایمان کی امانتیں رکھی ہوئی ہیں اگر تمہاری بھی کوئی امانت ہوئی تو تمہیں بھی ضرور مل جائے گی۔ میں ادھر بھاگا وہ ایک گول پہاڑی تھی۔ اس کے اندر بہت سے دروازے تھے دروازوں پر ریشمی پردے لٹک رہے تھے۔ ہر دروازہ پر موتی اور یاقوت جڑے ہوئے سونے کے پٹ لگے ہوئے تھے۔ میں پہاڑی پر دوڑا تو وہ سانپ بھی میرے تعاقب میں آیا میں دروازہ پر پہنچا تو ایک فرشتہ نے پکار کر آواز دی: پردے اٹھادو، دروازے کھول دو۔ شاید اس بدحال کی یہاں امانت ہو جو اس کے دشمن سے اسے بچاسکے۔ دروازہ کھلتے ہی بہت سے چاند جیسے خوبصورت بچے میرے پاس آگئے۔ اتنے میں سانپ بھی میرے قریب آگیا۔ بچوں میں سے

ایک نے چیخ مار کر کہا: سب کے سب جلدی پہنچو۔ سانپ تو اس کے قریب آ گیا ۔اسی اثناء میں میری بیٹی بھی وہاں آ گئی۔ اور رو کر بولی بخدا یہ تو میرے باپ ہیں۔ یہ کہہ کر ایک نورانی جھولے میں بجلی کی سی سرعت کے ساتھ وہ میرے پاس آ پہنچی۔ پھر اس نے اپنا بایاں ہاتھ میری دائیں جانب بڑھایا جسے میں نے پکڑ لیا ۔پھر اس نے اپنا دایاں ہاتھ سانپ کی طرف بڑھایا تو وہ پیچھے کو بھاگ نکلا۔ اور پھر اس نے مجھے بٹھایا اور خود میری گود میں آ بیٹی اور میری ریش میں ہاتھ پھیرا اور بولی

اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

ترجمہ: کیا وہ وقت نہیں آیا ایمان والوں کے لئے کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جو نازل ہوا۔

(حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ) میں یہ سن کر آبدیدہ ہو گیا۔ میں نے پوچھا اے بیٹی کیا تم قرآن مجید بھی جانتی ہو؟۔ بیٹی نے کہا کہ ہم لوگوں کو آپ سے زیادہ علم ہے حضرت مالک بن دینار نے کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ وہ سانپ جو مجھے ڈرا رہا تھا یہ کیا مصیبت تھی؟۔ بیٹی نے بتایا کہ یہ آپ کا برا عمل تھا۔ آپ نے اسے مضبوط بنایا تو وہ توانا اور مضبوط ہو گیا اور آپ کو جہنم میں لے جانا چاہتا تھا۔ حضرت مالک بن دینار نے پوچھا کہ یہ بزرگ کون تھے؟۔ بیٹی نے بتایا کہ یہ آپ کا نیک عمل تھا جسے آپ نے اتنا کمزور کر دیا کہ آپ کے عملِ بد سے ٹکرانے

کی اس میں ہمت نہ رہی۔ حضرت مالک بن دینار نے کہا کہ تم لوگ اس پہاڑی پر کیا کرر ہے ہو؟۔ بچی نے جواب دیا کہ ہم سب مسلمانوں کی اولاد ہیں اور قیامت تک یہیں رہیں گی۔ ہم لوگوں کو آپ لوگوں کا انتظار ہے تا کہ ہم شفاعت کر سکیں۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی تو میں حیران و پریشان تھا۔ مجھ پر خوف طاری تھا۔ صبح ہوئی تو جو سرمایہ میرے پاس تھا لوگوں کو دیدیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور صدقِ دل سے توبہ کی۔ یہی واقعہ میری توبہ کا سبب ہوا

نوٹ: حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سمیت بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت بھی کی ہے اور ان سے فیض بھی حاصل کیا۔

۔کشف الخفاء جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 135۔

۔الزہرا الفاتح (ابن جوزیؒ) باب اقوال الصالحین فی التوبۃ۔

۔الروض الریاحین (یافعیؒ) صفحہ نمبر 227۔

۔الکبائر (ذہبی) باب الکبیرۃ التاسعۃ والاربعون۔ صفحہ نمبر 183۔

۔التوابین (ابن قدامہ مقدسی) صفحہ نمبر 203۔

۔الزواجر (ابن حجر مکی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 234۔

۔تفسیر روح البیان سورۃ الحدید آیت نمبر 17 + سورۃ الملک آیت نمبر 30۔

۔نزہۃ المجالس جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 211۔

﴿83﴾

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شب برات کی حکمت بیان کرنا

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شب برات کی حکمت بیان کرتے ہوئے واضح کرتے ہیں

اِنَّ الْحِکْمَةَ فِیْ اَنَّ اللّٰه تَعَالٰی اَظْهَرَ لَیْلَةَ الْبَرَائَةِ وَاَخْفٰی لَیْلَةَ الْقَدْرِ لَیْلَةَ الرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ وَالْعِتْقِ مِنَ النِّیْرَانِ ،اَخْفَاهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِاَنْ لَا یَتَّکِلُوْا عَلَیْهَا وَاَظْهَرَ لَیْلَةَ الْبَرَائَةِ لِاَنَّهَا لَیْلَةُ الْحُکْمِ وَالْقَضَاءِ ، وَلَیْلَةُ السُّخْطِ وَالرِّضَا ،لَیْلَةُ الْقُبُوْلِ وَالرَّدِّ وَالْوُصُوْلِ وَالصَّدِّ۔ لَیْلَةُ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاءِ وَالْکَرَامَةِ وَالنَّقَاءِ۔ فَوَاحِدٌ فِیْهَا یُسْعَدُ وَالْاٰخَرُ فِیْهَا یُبْعَدُ ، وَوَاحِدٌ یُجْزٰی وَوَاحِدٌ یُخْزٰی وَوَاحِدٌ یُکْرَمُ وَآخَرُ یُهْجَرُ۔ فَکَمْ مِنْ کَفَنٍ مَغْسُوْلٍ وَصَاحِبُهٗ فِی السُّوْقِ مَشْغُوْلٌ ، وَکَمْ مِنْ قَبْرٍ مَحْفُوْرٍ وَصَاحِبُهٗ بِالسُّرُوْرِ مَغْرُوْرٌ، وَکَمْ مِنْ فَمٍ ضَاحِکٍ وَهُوَ عَنْ قَرِیْبٍ هَالِكٌ ، وَکَمْ مِنْ مَنْزِلٍ کَمُلَ بِنَائُهٗ وَصَاحِبُهٗ قَدْ اَزِفَ یَعْنِیْ قَرُبَ فَنَائُهٗ ، وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُو الثَّوَابَ فَیَبْدُو لَهُ الْعِقَابُ ، وَکَمْ مِنْ یَرْجُو الْبَشَارَةَ فَتَبْدُو لَهُ الْخَسَارَةُ ، وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُو الْجِنَانَ فَتَبْدُو

لَهُ النِّیْرَانُ ، وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُو الْوَصْلَ فَیَبْدُو لَهُ الْفَصْلُ، وَكَمْ مِنْ یَرْجُو الْعَطَاءَ فَیَبْدُو لَهُ الْبَلَاءُ ، وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُو الْمُلْكَ فَیَبْدُو لَهُ الْهُلْكُ .

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 348۔

شب برات کو ظاہر کر دیا گیا ہے اور شب قدر کو پوشیدہ رکھا گیا، بے شک اس میں حکمت یہ ہے کہ شب قدر رحمت وآمرزش اور دوزخ سے آزاد ہونے کی رات ہے۔ اس رات کو اللہ تعالیٰ نے چھپا دیا تا کہ سب لوگ اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں اور شب برات کو اس لئے ظاہر کر دیا وہ رات حکم کی رات ہے وہ قہر و رضا کی رات ہے اور قبول و رد کی رات ہے ، نزدیکی و دوری کی رات ہے ، سعادت وشقاوت ، کرامت و پرہیز گاری کی رات ہے۔ ایک تو اس رات نیک بخت کیا جاتا ہے دوسرا مردود کیا جاتا ہے ایک جزا دیا جاتا ہے دوسرا خوار کیا جاتا ہے، ایک بزرگی دیا جاتا ہے دوسرا محروم کیا جاتا ہے، ایک مزدوری دیا جاتا ہے اور دوسرا دور پھینکا جاتا ہے ۔ بہت سے لوگ جن کا کفن تیار ہے وہ بازار میں خرید وفروخت میں مصروف ہیں ، بہت سے لوگ ہیں جن کی قبریں کھودی ہوئی موجود ہیں اور وہ خوشی وخرمی میں مشغول ومغرور ہیں ۔اور بہت منہ ہنسنے والے ہیں جو کہ عنقریب ہلاک ہونے والے ہیں اور بہت سے ایسے محل تیاری کے قریب ہیں جن کے صاحب فنا ہونے کے قریب ہیں اور بہت سے بندے ثواب کے امیدوار ہیں اور ان کے لئے عذاب ظاہر ہونے والا اور بہت سے بندے

خوشخبری کے امیدوار ہیں اور انہیں نقصان پہنچنے والا ہے اور بہت سے ایسے لوگ جنت کے امیدوار ہیں جن کو دوزخ نصیب ہوتی ہے اور بہت سے بندے وصل کی امید رکھتے ہیں اور ان کے نصیب میں جدائی لکھ دی گئی ہے۔ اور بہت سے بندے بخشش کی امید رکھتے ہیں اور ان پر بلا نازل ہوتی ہے۔ اور بہت سے لوگ بادشاہت پانے کی امید رکھتے ہیں اور ان کو ہلاکت نصیب ہوتی ہے۔

﴿84﴾

اے غافل غفلت چھوڑ دے

اَنْ نَقُوْمَ لَيْلَةَ النِّصْفَ مِنْ شَعْبَانَ وَنَصُوْمَ نَهَارَهَا وَنَسْتَعِدَّ لَهَا بِالْجُوْعِ الشَّاقِ وَقِلَّةَ الْكَلَامِ وَالصَّمَةِ . فَاِنَّ مَنْ يَشْبَعُ لَيْلَتَهَا وَاَكْثَرَ اللَّغْوِ مِنَ الْكَلَامِ وَالْغَفْلَةِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَايَذُوْقُ لَمَّا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرَاتِ طَعْماً وَلَوْ سَهَرَ فَهُوَ كَالْجَمَادِ لَايَحِسُّ شَيْئاً وَمَا حَثَّ الشَّارِعُ الْعَبْدَ عَلَى الْاِسْتِعْدَادِ لِحُضُوْرِ الْمَوَاكِبِ الْاِلٰهِيَّةِ اِلَّا لِيَشْعَرَ بِذٰلِكَ فَاتِهٖ خَيْرٌ كَبِيْرٌ فَعَلِمَ اَنَّهٗ يُحِبُّ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ يَتُوْبَ مِنْ جَمِيْعِ مَاوَرَدَ فِى الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ يَمْنَعُ حَصُوْلَ الْمَغْفِرَةِ لِصَاحِبِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَبْلَ دَخُوْلِ لَيْلَةِ النِّصْفِ كَالْمُشَاحِنِ بِغَيْرِ عُذْرٍ شَرْعِيٍّ وَكَأَخْذِ الْعُشُوْرِ مِنَ الْمَكْسِ وَكَالْعَقُوْقِ لِلْوَالِدَيْنِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَيَجِبُ السَّعْىُ فِى اِزَالَةِ مَاعِنْدَنَا

مِنَ الشَّحْنَاءِ وَمَا عِنْدَ غَيْرِنَا مِنْهَا فِي حَقِّنَا وَلَوْ بِإِرْسَالِ كَلَامٍ طَيِّبٍ أَوْ مَدْحٍ بَيْنَ الْأَقْرَانِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ كَإِهْدَاءِ هَدِيَّةٍ وَبَذْلِ مَالٍ لِنَنَالَ الرَّحْمَةَ وَالْمَغْفِرَةَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَلَا نَتَهَاوَنُ بِالْمُبَادَرَةِ فِي إِزَالَةِ الشَّحْنَآءِ إِلٰى لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَرُبَمَا يَتَعَسَّرُ عَلَيْنَا إِزَالَةُ مَا عِنْدَنَا أَوْ عِنْدَ الْمُشَاحِنِ لَنَا مِنَ الْحِقْدِ الْكَبِيْنِ فَتَفُوْتُنَا الْمَغْفِرَةُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ۔ وَبِالْجُمْلَةِ فَيَحْتَاجُ مَنْ يُرِيْدُ الْعَمَلَ بِهٰذَا الْعَهْدِ إِلَى السُّلُوْكِ عَلٰى يَدِ شَيْخٍ لِيُخْرِجَهُ مِنْ مَحَبَّةِ الدُّنْيَا وَأَغْرَاضِهَا وَمُنَاصِبِهَا وَطَلَبِ الْمُقَامِ عِنْدَ أَهْلِهَا وَمَنْ لَّمْ يَسْلُكْ كَذٰلِكَ فَمَنْ لَازَمَهُ غَالِباً الشَّحْنَاءَ بِوَاسِطَةِ الدُّنْيَا أَمَّا لِكَوْنِهٖ يَحُوْفُ عَلَى النَّاسِ أَوْ هُمْ يَحُوْفُوْنَ عَلَيْهِ وَلِذٰلِكَ قَلَّ الْعَامِلُوْنَ بِهٰذَا الْعَهْدِ حَتّٰى مِنَ الْعُلَمَاءِ وَمُشَاحِنُ الزَّوَايَا فَتَرَاهُمْ تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَأَحَدُهُمْ مُشَاحِنٌ أَخَاهُ وَلَا يُبَالِيْ بِمَا يَفُوْتُهُ مِنَ الْمَغْفِرَةِ الْعَظِيْمَةِ۔

۔لواقح الانوار القدسیہ فی العھو دالمحمد یہ صفحہ نمبر 82۔

یہ کہ ہم شب برات میں قیام کریں اور اس کے دن میں روزہ رکھیں اور ہم شب برات میں تیاری کریں قابل برداشت بھوک کے ساتھ، تھوڑے کلام اور خاموشی کے ساتھ۔ کیوں کہ جو شخص اس رات میں پیٹ بھرا ہوا ہو، کثرت سے بیہودہ گفتگو کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے غافل ہو تو وہ اس رات کی

حسنات وخیرات کا ذائقہ نہیں پاسکتا اور اگر وہ جاگے گا بھی تو وہ بے جان پتھروں کی طرح ہی ہوگا جو کہ کچھ بھی محسوس نہیں کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بندے میں روحانی اجتماعات میں شرکت کرنے کی استعداد ابھاری تاکہ وہ روحانیت کو محسوس کرسکے۔ پس اسے خیر ہی نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ جو کچھ احادیث میں بیان ہوا ہے اس سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر مومن پر ضروری ہے کہ وہ ایسے تمام معاملات سے شب برات کے داخل ہونے سے پہلے توبہ کرلے جو انسان کی مغفرت میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ بغیر شرعی عذر کے چغل خوری کرنا جیسا کہ بغیر وجہ کے عشور کو ٹیکس بنالینا جیسا کہ والدین کی نافرمانی اور اس جیسے گناہ۔ ہمارے نزدیک اور ہمارے علاوہ دیگر لوگوں کے نزدیک بھی چغل خوری وغیرہ سے توبہ کرنی ضروری ہے اگرچہ اچھے کلمات یا مدح وغیرہ کے ذریعے ہو۔ اور اس جیسی دیگر کاوشوں کے ذریعے ہو جیسا کہ تحائف بھیج کر، یا مال خرچ کرکے ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اس رات مغفرت طلب کی جاسکے اور ہم شب برات میں چغل خوری کے ازالہ کو کسی بھی طرح حقیر نہ سمجھیں۔ کبھی کبھی یوں بھی ہوسکتا ہے کہ اس کے ازالہ کے لئے ہم پر تنگی ہو یا پوشیدہ کینہ پروری سے ہماری چغل خوری کرنے والا ہو، اسی بناء پر اس رات ہماری مغفرت نہیں ہو پاتی۔ المختصر ضرورت اس امر کی ہے، ہم اس معاملہ اپنے شیخ کے ہاتھوں پر تائب ہوں تاکہ وہ ہمارے دل سے دنیا کی محبت اس کی ضرورتیں اور اس کی جاہ و حشمت اور اہل دنیا کے نزدیک مرتبہ طلبی نکال دیں۔ اور جو کوئی اس راستہ پر اس

طرح نہ چل سکا اور اسی طرح جس نے دنیا کے واسطے چغل خوری کو لازم رکھا تو یا تو وہ دنیا کے کنارے پر ہو جائے گا یا دنیا خود اسے کنارے پر کر دے گی (یعنی یا تو وہ خود ہی دنیا کے لئے بے کار ہو جائے گا یا دنیا اسے بے کار کر دے گی) اس لئے اے بھائی تو دنیا میں عمل کرنے والوں سے یہ کہہ دے حتیٰ کہ علماء اور بکھرے ہوئے مشائخ کو بھی۔ وگرنہ تم دیکھو گے کہ ان سب پر شب برات آتی بھی ہے اور ان میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کی چغل خوری بھی کرتا ہے اور وہ اس بات کی پرواہ بھی نہیں کرتا کہ وہ کتنی بڑی مغفرت ضائع کر چکا ہے۔

﴿85﴾

اللہ والوں کو شب برات میں اپنی موت کا فیصلہ اور اپنی جائے تدفین کا علم ہو جانا

وَسَمِعْتُ اَخِیْ اَفْضَلُ الدِّیْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ مَوْضَعُ طِیْنِیْ الَّتِیْ عُجِنَتْ مَعَ طِیْنَةِ اَبِیْ آدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلَمْ تَزَلْ رُوْحِیْ تُشَاهِدُ ذٰلِكَ الْمَكَانَ اِلٰی وَقْتِیْ هٰذَا ۔ فَقُلْتُ لَهُ سَاَلْتُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تُعْلِمَنِیْ بِمَحَلِّهَا ۔ فَقَالَ عَلٰی یَمِیْنِ مَنْزِلِ الْحَاجِّ بِبَدْرٍ قَرِیْباً مِنْ مَسْجِدِ الْغَمَامِ ۔ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ سَافَرَ اِلٰی هُنَاكَ فَدُفِنَ بِهَا فَكَانَ الْاَمْرُ كَمَا قَالَ ۔ وَاَخْبَرَتْنِیْ وَالِدَتُهُ اِنَّهُ قَالَ لَهَا لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ تِلْكَ السَّنَةِ الَّتِیْ مَاتَ فِیْهَا : اِنَّ وَرَقَتِیْ اللَّیْلَةَ نَزَلَتْ

بِمَوْتِیْ وَدَفْنِیْ فِیْ بَدْرٍ۔ قَالَتْ: فَقُلْتُ: اِنَّ وَلَدِیْ مَیِّتٌ تِلْكَ السَّنَةُ لِاَنِّیْ مَاعَهِدْتُ عَلَیْهِ قَطُّ كَذِباً۔ فَسَافَرَ تِلْكَ السَّنَةَ اِلٰی مَكَّةَ وَهُوَ مَرِیْضٌ فَصَارَ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ لَهٗ: حِجٌّ مِثْلُكَ لَایَجِبُ وَلَایَسْتَحِبُّ بِالْاِجْمَاعِ۔ فَیَقُوْلُ: مَا اَنَا مُسَافِرٌ لِلْحِجِّ وَاِنَّمَا اُسَافِرُ لِقَبْرِیْ فَمَرِضَ فِی الذَّهَابِ۔ وَمَاتَ قَبْلَ بَدْرٍ بِمَرْحَلَةٍ فَحُمِلَ اِلٰی بَدْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمِثْلَ هٰذَا هُوَالَّذِیْ یُوْصِیْ بِالدَّفْنِ بِمَكَانٍ مُعَیَّنٍ۔

۔لواقح الانوار القدسیہ فی العھود المحمدیہ (عبدالوھاب بن احمد شعرانی) صفحہ نمبر 240۔

(عبدالوھاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) میں نے اپنے پیر بھائی افضل الدین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں: میں اپنی مٹی کی جگہ جانتا ہوں وہ مٹی جو میرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کے ساتھ گوندھی گئی تھی اور میری روح اب بھی اس جگہ کا مشاہدہ کررہی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس جگہ کے با ے میں بتادیں ۔انہوں نے کہا کہ وہ جگہ حاجیوں کی جائے قیام "بدر" کے دائیں طرف مسجد غمام کے قریب ہے۔ چنانچہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وہاں کا سفر کیا اور وہیں دفن کیے گئے اور یہ معاملہ اسی طر ح ہی ہوا جس طرح انہوں نے کہا تھا۔ مجھے ان کی والدہ نے ان کے وصال کے بعد بتایا کہ جس سال ان کا وصال ہوا تھا اس سال انہوں نے مجھے کہا تھا کہ اس شب برات میں میری موت کا اور میرے بدر میں دفن

ہونے کا پروانہ جاری ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میرا بیٹا اس سال فوت ہو جائے گا کیوں کہ میں نے اپنے بیٹے کو کبھی بھی جھوٹا نہیں پایا۔ چنانچہ انہوں نے اس سال مکہ کی طرف سفر کیا جب کہ وہ بیمار تھے۔ لوگوں نے کہا اس بات پر اجماع ہے کہ تجھ جیسے بیمار شخص پر حج فرض نہیں ہے اور نہ ہی حج مستحب ہے۔ انہوں نے کہا میں حج کے لئے سفر نہیں کر رہا بلکہ میں تو اپنی قبر کے لئے سفر کر رہا ہوں چنانچہ اس سفر کے دوران ان کی بیماری شدید ہو گئی۔ اور وہ بدر سے پہلے ہی فوت ہو گئے چنانچہ انہیں اٹھا کر بدر منتقل کیا گیا اور وہی ہوا۔ اس طرح وہ اسی مخصوص جگہ میں ہی دفن ہوئے جس جگہ کی انہوں نے وصیت کی تھی۔

﴿86﴾

شب برات میں اللہ والوں کی نصیحت

فَقُمْ لَیْلَةَ النِّصْفِ الشَّرِیْفِ مُصَلِّیاً　فَاَشْرَفَ هٰذَا الشَّهْرَ لَیْلَةَ نِصْفِهٖ
فَکَمْ مِنْ فَتًی قَدْ بَاتَ فِی النِّصْفِ غَافِلًا　وَقَدْ نُسِخَتْ فِیْهِ صَحِیْفَةُ حَتْفِهٖ
فَبَادِرْ بِفِعْلِ الْخَیْرِ قَبْلَ اِنْقِضَائِهٖ　وَحَاذِرْ هُجُوْمَ الْمَوْتِ فِیْهِ بِصَرْفِهٖ
وَصُمْ یَوْمَهَا لِلّٰهِ وَاَحْسِنْ رَجَائَهٗ　لِتَظْفَرَ عِنْدَ الْکَرْبِ مِنْهُ بِلُطْفِهٖ

۔فضائل الاشہر تلخیص لطائف المعارف باب وظائف شہر شعبان۔
۔لطائف المعارف وظائف شہر شعبان باب المجلس الثانی فی نصف شعبان۔

تو کھڑا ہو شب برات میں نفل پڑھتا ہوا اور اس ماہ مبارک کی شب برات کی عزت کر

کتنے ہی نوجوان ایسے ہیں جو اس رات کو غفلت میں گذارتے ہیں جب کہ ان کی زندگی کی کتاب بند کردی گئی ہے۔

زندگی کی مدت پوری ہونے سے پہلے نیکی کے کام کرلے اور موت کے اچانک آنے کے اثرات سے خود کو بچا۔

اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے شب برات کے دن کا روزہ رکھ اور اللہ تعالیٰ سے اچھی امید وابستہ رکھ تا کہ تو اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے قیامت کی مصیبتوں میں کامیاب ہوسکے۔

﴿87﴾

شب برات میں فی سبیل اللہ خرچ کرنا

محمد بن علی بن خلف کے بارے میں حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ:

كَانَ كَرِيْماً جَوَّادً كَثِيْرُ الصَّدَقَةِ كَسٰى فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ فَقِيْرٍ وَكَانَ كَثِيْرُ الصَّلٰوةِ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ فَرَقَ الْحَلَاوَةَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.

محمد بن علی بن خلف بہت سخی تھے اور کثرت سے صدقہ کرتے تھے ایک ہی دن میں ایک ہزار فقیروں کو انہوں نے کپڑوں کے جوڑے پہنا دیئے۔ وہ کثرت سے نوافل پڑھنے والے تھے۔ اور انہوں نے اولین طور پر شب برات کی حلاوت کو واضح کیا۔

۔البدایہ والنھایہ جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 5 (مطبوعہ: مکتبۃ المعارف بیروت)۔

﴿88﴾

بنو فاطمہ کا عہد حکومت اور لوگوں کا شب برات میں مساجد میں چراغاں کرنے میں باہم مقابلہ کرنا

سن 402ھ میں بنی فاطمہ کے دور حکومت کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے علامہ مقریزی نے واضح کیا ہے کہ فاطمی حکمرانوں خصوصاً ابوعلی منصور الحکم بامر اللہ کے عہد حکومت میں شب برات میں عوامی جوش و جذبہ سے مساجد کی آرائش وزیبائش کا اہتمام کیا جاتا تھا:

وَفِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ کَثُرَ اِیْقَادُ الْقَنَادِیْلِ فِی الْمَسَاجِدِ وَتَنَافَسَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِكَ۔

۔اتعاظ الحنفاء باخبار الائمۃ الفاطمیین الخلفاء (مقریزی) سنۃ اثنتین واربع مائۃ۔

شب برات کے موقع پر مسجدوں میں قندیلیں (لائٹنگ) جلانے کی بہت زیادہ کثرت کی جاتی تھی اور لوگ مسجدوں میں شب برات میں روشنی کرنے میں ایک دوسرے سے باہم مقابلہ کرتے تھے۔

﴿89﴾

مصر میں حکومتی سطح پر شب برات کا اہتمام

وَکَانَتِ الْقُضَاۃُ تَرْکَبُ فِی النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لِتَفَقُّدِ الْجَوَامِعَ وَالْمَسَاجِدَ لِمَا یَحْتَاجُ اِلَیْہِ مِنَ الْاِصْلَاحِ۔ وَکَانَ الْکُبَرَاءُ الدَّوْلَۃُ

يَبْذُلُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ عَلٰى سَبِيْلِ الْمُسَاعَدَةِ لِابْتِغَاءِ الثَّوَابِ، فَيَحْصُلُ الْقَاضِىُّ مِنْ ذٰلِكَ مِقْدَارٍ جَيِّدٍ، فَرَكِبَ الْقَاضِىُّ فِىْ نِصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَرَجَعَ فَمَا اَتَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَا دُوْنَ السَّنَةِ۔

۔رفع الاصر عن قضاۃ المصر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 192۔

قاضی ایسی مساجد کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے جن کی اصلاح اور درستگی ضرورت ہوتی۔ اور مالدار لوگ حصولِ ثواب کے لئے ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنی دولت خرچ کرتے۔ اس سلسلہ میں (چیف) قاضی کافی مقدار میں فنڈ حاصل کر لیتا پس قاضی شب برات میں سوار ہوتا ہے اور جب وہ واپس پلٹتا ہے تو اس کے بعد سال بھر میں کوئی بھی رات ویسی تعمیر وترقی والی نہیں آتی۔

﴿90﴾

اُندلس (سپین) اور شب برات

منصور حصول علم کے بعد اپنی حکومت کے ایام خلافت امانات اور فیصلوں میں انتہائی ذہین، سمجھدار، بہادر اور معاملات میں انتہائی محتاط تھا۔

ثُمَّ مَلَكَ الْاُنْدُلُسَ بِوِلَايَةِ الْحَجَابَةِ لِهِشَامٍ، وَذٰلِكَ فِى النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ ٣٦٦ھ. فَاسْتَوْلٰى عَلٰى كَثِيْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ وَصَارَ خَبْرُهٗ اَطْيَبَ الْاَخْبَارِ.

۔تاریخ قضاۃ الاندلس صفحہ نمبر 47۔

پھر وہ منصور ہشام کے بعد اندلس پر حکمران مقرر ہوا اور اس کے تقرر کی

تاریخ نصف شعبان (شب برات) 366ھ تھی۔ وہ بہت سے شہروں کا والی بنا۔ اور اس کے بارے میں بہت ہی اچھی خبریں ہیں۔

﴿91﴾

شب برات پر حضرت سیدنا ھود علیہ السلام کی قبر مبارک کی زیارت

وَلَا يَزَالُ اَهْلُ حَضْرَمَوْتَ يَزُوْرُوْنَ قَبْرَهُ اِلَى الْيَوْمِ، مِنْ كُلِّ سَنَةٍ، وَكَانَ سَابِقُوْنَ يَرَوْنَ كَمَالَ الزِّيَارَةِ بِالْحُضُوْرِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

۔الاعلام للزرکلی جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 102۔

اہل حضرموت آج تک (مصنف کے زمانہ تک) ہر سال حضرت سیدنا ھود علیہ السلام کی قبر مبارک کی زیارت کرتے رہے ہیں اور اسلاف شب برات کی آمد پر قبر مبارک پر حاضری کو کمال زیارت سمجھتے ہیں۔

﴿92﴾

مشہور مفکر ابن الھیثم کی اولاد اور شب برات

وَكَانَ ابْنُ رِضْوَانٍ يَكْتُبُ خَطّاً مُتَوَسِّطاً مِنْ خُطُوْطِ الْحُكَمَاءِ جَالِساً مُبِيْنُ الْحُرُوْفِ رَأَيْتُ بِخَطِّهِ مَقَالَةَ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْهَيْثَمِ فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَدْ شَكَّلَهُ تَشْكِيْلاً حَسَناً صَحِيْحاً يَدُلُّ عَلَى شَجَرِهِ فِيْ هٰذَا الشَّأْنِ وَكَتَبَ فِيْ آخِرِهِ وَكَتَبَهُ

عَلِیُّ بْنُ رِضْوَانِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّبِیْبِ لِنَفْسِهٖ وَکَانَ الْفَرَاغُ مِنْهَا فِی الْیَوْمِ الْجُمُعَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَة ۴۲۲ لِلْهِجْرَةِ النَّبَوِیَّةِ۔

۔اخبار العلماء باخیار الحکماء (محمد قطہ العدوی القفطی 646ھ) صفحہ نمبر 190۔

علامہ ابن رضوان حکمائے جالس کی طرز پر جلی حروف میں خط متوسط میں لکھا کرتے تھے۔ میں (محمد قطہ العدوی القفطی) نے حسن بن حسن بن ہیثم کا مقالہ چاند کی روشنی میں علامہ ابن رضوان کی تحریر میں دیکھا۔ انہوں نے اسے انتہائی خوبصورت شکل میں تحریر کیا تھا۔ جو کہ تحریر کے معاملہ میں ان کے یدطولیٰ کو ظاہر کررہا تھا۔ اس تحریر کے اختتام پر یہ لکھا تھا: کَتَبَهٗ عَلِیُّ بْنُ رِضْوَانِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّبِیْبِ لِنَفْسِهٖ اور اس تحریر سے فارغ ہونے کا وقت بروز جمعہ شب برات والا دن 422ھ ہے۔

﴿93﴾

شب برات اور محفل مشاعرہ

اَحْمَدُ بْنُ اَبِیَ الْحَسَنِ النَّطُوْبَسِیّ قَرَأْتُ فِیْ کِتَابِ الْعَقْدِ الْمَنْظُوْمِ اَنْشَدَنِیْ لِنَفْسِهٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ 726ھ وَنَحْنُ بِمَنْشِیَةِ مُرْشِدٍ عِدَّةُ اَشْعَارٍ جَیِّدَةٍ۔

۔الدرر الکامنہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 38۔

احمد بن ابوالحسن نطوبسی کے بارے میں مَیں نے کتاب العقد المنظوم میں پڑھا کہ انہوں نے خود اپنے بارے میں شب برات 726ھ میں ہمیں بہت سے عمدہ اشعار سنائے۔

﴿94﴾

خواب میں شب برات دیکھنی

مَنْ رَاَی اللَّيْلَ فِيْ مَنَامِهٖ اَوْ رَاٰی نَفْسَهٗ فِيْ لَيْلَةٍ عَلٰى حَالَةٍ مُلْهِيَةٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ دَالٌّ عَلٰى زَوَالِ النِّعَمِ وَدُهُوْمُ الْحَوَادِثِ وَرُؤْيَةِ اللَّيَالِي الْمُشْرِفَةِ كَلَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْ مَنَامٍ بَشَارَةٍ بِكُلِّ خَيْرٍ وَاِنْ كَانَ يَطْلُبُ نَزًا ظَفَرَهٗ بِهٖ وَكَذٰلِكَ رُؤْيَةُ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةِ الْاِسْرَاءِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ۔

تعطیر الانام فی تفسیر الاحلام (عبدالغنی نابلسی) جلدنمبر2 صفحہ نمبر212۔

جس نے اپنے خواب میں رات دیکھی یا خود کو رات میں کھیل کود میں دیکھا تو یہ اس کی نعمتوں کے زوال اور بہت سے حوادثات کی نشانی ہے اور جس نے بابرکت راتوں کو خواب میں دیکھا جیسا کہ شب قدر ہے تو یہ خیر ہی خیر ہے اور اگر اس نے خواب میں قوم پر غلبہ چاہا تو اسے حاصل ہوگا۔ ایسے ہی خواب مں شب برات دیکھی، شب معراج یا شب جمعہ دیکھی تو بھی اس کی حاجت پوری ہوگی

﴿95﴾

کبار ائمہ کا شب برات میں اپنی ولادت کا فخریہ ذکر کرنا

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ کی ولادت

کبار ائمہ کرام میں سے اگر کسی کی زندگی میں ذاتی طور پر شب برات کا

کوئی بھی عمل دخل ہوتا تو وہ اسے لوگوں کے سامنے فخریہ طور پر بتلاتے کہ میری زندگی میں شب برات کا یہ خصوصی تعلق یا عمل دخل ہے جیسا کہ جلیل القدر امام حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فخریہ طور پر لوگوں کو بتلایا کرتے تھے کہ:

وُلِدتُ فِی النِّصفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ سَبْعٍ وَمِائَةٍ:

ترجمہ:۔ میں شب برات ایک سو سات ہجری میں پیدا ہوا۔

۔المعرفۃ والتاریخ ازفسوی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 187۔

نوٹ: حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ مشہور ائمہ کرام جیسا کہ حضرت امام شافعی، عبداللہ بن مبارک، عبدالرزاق بن ھمام، اعمش، ابوبکر ابن ابی شیبہ کے استاذ محترم اور امام بخاری اور امام مسلم امام ترمذی رحمھم اللہ علیہم جیسے ائمہ کرام کے دادا استاذ تھے۔ نیز اسی سلسلہ میں آگے کچھ محدثین کی ولادت کے بارے میں بھی بیان آئے گا۔ ان شاءاللہ العزیز

﴿96﴾

حضرت سیدنا لیث بن سعد کا انتقال اور شب برات

اسی طرح حضرت سیدنا لیث بن سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی شب برات والے دن میں ہوا جیسا کہ روایت میں ہے کہ

وُلِدَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَتِسْعِيْنَ وَتَوَفّٰى يَوْمَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ مِائَةٍ ۔

۔المعرفۃ والتاریخ ازفسوی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 444۔

حضرت سیدنا لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سنہ چورانوے ہجری میں پیدا ہوئے اور سنہ ایک سو پچھتر ہجری میں شب برات والے دن بروز جمعۃ المبارک آپ کا اس جہانِ فانی سے وصال ہوا۔ نیز اسی سلسلہ میں آگے کچھ محدثین کی وفات کے بارے میں بھی بیان آئے گا۔ان شاءاللہ العزیز

﴿97﴾

تاریخی یونیورسٹی جامعۃ الازہر میں دورقدیم سے ہی شب میلاد مصطفیٰ ،شب برات اور دیگر مشہور راتوں میں خصوصی اجتماعات

انتہائی معتبر اور نامور محدث ابوالحسن محمد بن زین العابدین بن محمد بن علی جو کہ قطب الاقطاب شمس صدیقی المصری کے استاذ محترم تھے،ان اجتماعات میں اپنے اسلاف کے طور طریقوں کے مطابق شب برات میں خصوصی اجتماع سے باقاعدہ ہر سال خطاب فرماتے تھے:

فَکَانَ یَدْرُسُ عَلٰی عَادَۃِ اَسْلَافِہٖ فِی الْجَامِعِ الْاَزْھَرِ فِی اللَّیَالِی الْمَشْھُوْرَۃِ کَلَیْلَۃِ الْمَوْلِدِ وَالْمِعْرَاجِ وَالنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ۔

۔خلاصۃ الاثر ترجمہ ابوالحسن محمد بن زین العابدین۔

آپ اپنے اسلاف کے عمل کے مطابق جامعۃ الازہر میں مشہور راتوں جیسا کہ شب میلاد مصطفیٰ ،شب معراج اور شب برات میں باقاعدہ خطاب کیا کرتے تھے۔

محدثین کے تبصرے

﴿1﴾

شب برات پر اعتراض کا تابعی حضرت شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ محدث کبیر امام بخاریؒ کے پرداد استاد کا زبردست دندان شکن جواب

عَبَّادُ بْنُ عَوَامٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا شَرِيْكٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْحَدِيْثِ "اِنَّ اللّٰه يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ" قُلْنَا: اِنَّ قَوْماً يُنْكِرُوْنَ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ. قَالَ : فَمَا يَقُوْلُوْنَ؟. قُلْنَا يَطْعَنُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ: اِنَّ الَّذِيْنَ جَآئُوْا بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ هُمُ الَّذِيْنَ جَآئُوْا بِالْقُرْاٰنِ وَبِأَنَّ الْقُرْاٰنَ وَبِأَنَّ الصَّلَوَاتَ خَمْسٌ وَبِحَجِّ الْبَيْتِ وَبِصَوْمِ رَمَضَانَ فَمَا نَعْرِفُ اللّٰه اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ. اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

۔السنۃ (عبداللہ بن احمد بن حنبل) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 273۔حدیث نمبر 508۔

عباد بن عوامؒ نے کہا کہ حضرت شریک بن عبداللہ (جو کہ تابعی تھے اور مشہور محدث کبیر امام بخاریؒ کے پرداد استاد تھے) آئے ہم نے ان سے اس حدیث 'کہ بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات (شبِ برات) رحمت نازل فرماتا ہے'' کے بارے میں پوچھا۔ ہم نے کہا کہ کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ کیا کہتے ہیں؟۔ ہم نے کہا کہ وہ اس میں طعن کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے شک جن لوگوں نے ایسی احادیثِ مبارکہ پیش کی ہیں یہی لوگ ہیں جو

قرآن لائے ہیں، پانچ نمازیں، حجِ بیت اللہ اور رمضان شریف کے روزوں کا حکم بیان کرنے والے بھی یہی لوگ ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں پہچانتے مگر انہی لوگوں کی بیان کردہ احادیث کے ساتھ۔اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔

﴿2﴾

حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت

حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ

خَمسُ لَیَالٍ لَاتُرَدُّ فِیْہِنَّ الدُّعَاءُ: لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ وَاَوَّلُ لَیْلَۃِ الرَّجَبْ وَلَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَیْلَتَی الْعِیْدَیْنِ۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) میں جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 319۔

کہ ان پانچ راتوں میں کی جانے والی کوئی بھی دعا رد نہیں ہوتی شب جمعہ ،ماہِ رجب کی پہلی رات،نصف شعبان کی رات (شبِ برات) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی دو راتیں۔

﴿3﴾

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

قَالَ الشَّافِعِیُّ :بَلَغَنَا اَنَّہٗ کَانَ یُقَالُ : اِنَّ الدُّعَاءَ یُسْتَجَابُ فِیْ خَمسِ لَیَالٍ فِیْ لَیلَۃِ الْجُمُعَۃِ ،وَلَیْلَۃِ الْاَضْحٰی وَلَیْلَۃِ الْفِطْرِ وَاَوَّلِ لَیلَۃٍ مِنْ رَجَبْ وَلَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

۔کتاب الام کتاب صلاۃ العیدین باب العبادۃ لیلۃ العیدین۔(جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔)

۔آداب الاکل (اقفہسی) صفحہ نمبر 29۔
۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 341۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 319۔
۔فضائل الاوقات (بیہقی) صفحہ نمبر 312۔
۔ذیل سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 319۔
۔معرفۃ السنن والاثار جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 66۔
۔لطائف المعارف صفحہ نمبر 162۔
۔التلخیص الحبیر کتاب العیدین۔
۔روضۃ الطالبین وعمدۃ المتقین (نووی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 172۔
۔فیض القدیر شرح الجامع الصغیر جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 38۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ پانچ راتوں میں دعائیں خصوصی طور پر قبول ہوتی ہیں: جمعرات، عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات، ماہِ رجب کی پہلی رات اور نصف شعبان (شبِ برات) کی رات۔

﴿4﴾

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور فتویٰ

قَالَ اِمَامُ شَافِعِیُّ: وَاَنَا اَسْتَحِبُّ کُلَّ مَاحُکِیَتْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیَالِیْ غَیْرَاَنْ یَّکُوْنَ فَرَضاً۔

۔کتاب الام کتاب الصلاۃ العیدین باب العبادۃ لیلۃ العیدین۔
۔فضائل الاوقات (بیہقی) تحت حدیث نمبر 151

(مقدس راتیں ذکر کر کے جن میں شب برات بھی شامل ہے) امام شافعی نے فرمایا: ان راتوں میں عمل کرنے کے بارے میں جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے میں اسے بہت ہی پسند کرتا ہوں۔ البتہ ان راتوں میں عبادت کرنا فرض نہیں سمجھتا

﴿5﴾

امام اوزاعی کا فتویٰ

لَا یَکْرَہُ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ فِیْهَا لِخَاصَّةِ نَفْسِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ الْاَوْزَاعِیُّ اِمَامُ اَهْلِ الشَّامِ وَفَقِیْهُهُمْ وَعَالِمُهُمْ وَهٰذَا هُوَ الْاَقْرَبُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

۔فضائل الاشہر تلخیص لطائف المعارف از ابن رجب باب وظائف شہر شعبان۔

اگر شب برات میں آدمی تنہا صرف اپنے لئے نماز پڑھے تو یہ مکروہ نہیں ہے۔ اور یہ قول امام اوزاعی جو کہ اہل شام کے عالم اور ان کے فقیہ تھے اور یہی قول زیادہ اقرب ہے۔ ان شاء اللہ۔

﴿6﴾

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کا اعلان

وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ اَنَّهٗ قَالَ: خَمْسُ لَیَالٍ فِی السَّنَةِ مَنْ وَاظَبَ عَلَیْهِنَّ رَجَآءَ ثَوَابِهِنَّ، وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِهِنَّ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَی الْجَنَّةَ: اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ

یَقُوْمُ لَیْلَهَا وَیَصُوْمُ نَهَارَهَا ، وَلَیْلَتَی الْعِیْدَیْنِ یَقُوْمُ لَیْلَهُمَا وَیُفْطِرُ نَهَارَهُمَا، وَلَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَقُوْمُ لَیْلَهَا وَیَصُوْمُ نَهَارَهَا ، وَلَیْلَةُ عَاشُوْرَآءِ یَقُوْمُ لَیْلَهَا وَیَصُوْمُ نَهَارَهَا.

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 327۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سال میں پانچ راتوں پر جس نے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید اور اس کے وعدے پر یقین کر کے ہیشگی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادے گا۔ وہ پانچ راتیں یہ ہیں: ماہِ رجب کی پہلی رات کا قیام اور دن کا روزہ رکھنا، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی دو راتوں کا قیام اور ان کے دنوں میں روزہ نہ رکھنا، نصف شعبان کی رات (شبِ برات) کا قیام اور اس کے دن کا روزہ اور عاشورہ (دس محرم) کی رات کا قیام اور اس کے دن کا روزہ رکھنا۔

﴿7﴾

حضرت فضیل بن فضالہ رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

اِنَّ اللّٰہَ یَهْبِطُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیُعْطِیْ رِغَاباً وَیَفُكُّ رَقَاباً وَیَفْحَمُ عِقَاباً.

۔شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ روایت نمبر 600۔

حضرت فضیل بن فضالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نصف شعبان کی رات (شب برات) خصوصی طور پر نازل ہوتی

ہے اعمال صالحہ کرنے والوں کو اجر عطا فرماتا ہے، بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور بے شمار لوگوں کے عذاب میں کمی بھی فرماتا ہے۔

﴿8﴾

شامی ائمہ کا شب برات کے بارے واضح مؤقف

وَاخْتَلَفَ عُلَمَاءُ اَهْلِ الشَّامِ فِیْ صِفَةِ اَحْیَاءِ هَا عَلٰی قَوْلَیْنِ اَحَدُهُمَا : اِنَّهٗ یَسْتَحِبُّ اَحْیَائَهَا جَمَاعَةً فِی الْمَسَاجِدِ کَانَ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ وَلُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ وَغَیْرُهُمَا یَلْبِسُوْنَ فِیْهَا اَحْسَنَ ثِیَابِهِمْ وَیَتَبَخَّرُوْنَ وَیَکْتَحِلُوْنَ وَیَقُوْمُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ لَیْلَتَهُمْ تِلْكَ وَ وَافَقَهُمْ اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَیْهِ عَلٰی ذٰلِكَ وَقَالَ فِیْ قِیَامِهَا فِی الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً لَیْسَ بِبِدْعَةٍ نَقَلَهٗ عَنْهُ حَرْبُ الْکِرْمَانِیْ فِیْ مَسَائِلِهٖ ۔ وَالثَّانِیْ:اِنَّهٗ یُکْرَهُ الْاِجْتِمَاعُ فِیْهَا فِی الْمَسَاجِدِ لِلصَّلٰوةِ وَالْقَصَصِ وَالدُّعَاءِ وَلَایُکْرَهُ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ فِیْهَا لِخَاصَّةِ نَفْسِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ الْاَوْزَاعِیُّ اِمَامُ اَهْلِ الشَّامِ وَفَقِیْهِهِمْ وَعَالِمِهِمْ۔

۔لطائف المعارف وظائف شهر شعبان باب المجلس الثانی فی نصف من شعبان۔

اہل شام کے علماء نے شب برات میں عبادت کرنے کی کیفیت میں دو قولوں کی بناء پر اختلاف کیا ہے ان میں سے علماء کی ایک جماعت اس بات کے حق میں ہے کہ اس رات میں مساجد میں جمع ہو کر عبادت کرنا زیادہ بہتر ہے۔ امام خالد بن معدان اور حضرت لقمان بن عامر اور ان کے علاوہ بھی کئی محدثین

شب برات میں خوبصورت لباس پہنتے، خوشبوئیں لگاتے اور سرمہ لگاتے اور مسجدوں میں قیام (عبادت) کرتے۔انہیں کی موافقت کی ہے حضرت امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی۔اور ساتھ ہی واضح بھی کردیا کہ شب برات میں عبادت بدعت نہیں ہے۔اور یہ بات امام کرمانی شارح بخاری نے اپنے مسائل میں بھی ذکر کی ہے۔جب کہ دوسرا گروہ اس رات میں مساجد میں نماز واقعات اور دعا کے اجتماع کو مناسب نہیں سمجھتا البتہ ان کے نزدیک بھی اس بات میں کوئی کراہت نہیں کہ انسان شب برات میں تنہا بطور خاص اپنے لئے نوافل ادا کرے اور یہ قول امام اوزاعی کا ہے جو کہ اہل شام کے امام، ان کے فقیہ اور ان کے عالم تھے۔(البتہ ان کے درمیان شب برات میں عبادت کرنے میں کوئی اختلاف نہیں)

﴿9﴾

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح روایت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْمُشَاحِنٍ۔

۔کنوز السنۃ النبویہ (صحیح البیہقی) صفحہ نمبر 64۔باب فضل بعض الایام والاوقات

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نصف شعبان کی شب اللہ تعالیٰ تمام زمین والوں کی مغفرت فرمادیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

﴿10﴾

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا شب برات پر تبصرہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کئی محدثین سے شب برات کی کئی احادیث نقل فرما کر اپنی ذاتی رائے کے طور پر ان کا بیان پیش فرماتے ہیں کہ:

حَدِيْثُ النُّزُوْلِ قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ وُجُوْهٍ صَحِيْحَةٍ وَوَرَدَ فِى التَّنْزِيْلِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى "وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا" وَالنُّزُوْلُ وَالْمَجِیْءُ صِفَتَانِ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ بِلَا تَشْبِيْهٍ جَلَّ عَمَّا يَقُوْلُ الْمُعْتَزِلَةُ لِصِفَاتِهٖ وَالْمُشَبِّهَةِ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

۔فضائل الاوقت (بیہقی) تحت حدیث نمبر 29۔

جن احادیث میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمانِ دنیا پر نازل ہوتی ہے یہ صحیح احادیث ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی وجوہ سے ثابت ہیں۔ جب کہ نازل ہونے کے بارے میں تصدیق اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے بھی ہوتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: **"وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا"**۔ ترجمہ: ''اور آپ کے رب کی خاص رحمت آئے گی اور فرشتے بھی قطار اندر قطار آئیں گے''۔ آسمان سے نازل ہونا اور آنا اگر حرکت کے ساتھ ہو اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا ہو تو ایسی صفات اللہ تعالیٰ کی ذات کے منافی ہیں۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی صفات ہیں جو مخلوق کی کسی صفت کے ساتھ نہ تو مماثلت رکھتیں ہیں اور نہ ہی مشابہت۔ جیسا کہ معتزلہ کہتے ہیں بلکہ کسی

کے ساتھ بھی مشابہت دی جائے اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بلند و بالا ہے۔

﴿11﴾

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا شب برات پر مزید تبصرہ

فَأَمَّا سَائِرُ الْأُمُوْرِ الَّتِیْ تَجْرِیْ عَلٰی یَدِی الْمَلَائِکَۃِ مِنْ تَدْبِیْرِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاِنَّمَا تَبَیَّنَ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

۔شعب الایمان جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 319۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ واضح فرماتے ہیں کہ جہاں تک تمام معاملات کا تعلق ہے جو کہ فرشتوں کے ہاتھوں پہ زمین والوں کی تدبیر میں سے جاری ہوتے ہیں۔تو وہ شب برات میں واضح ہوجاتے ہیں۔

﴿12﴾

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ

وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَایَشَآءُ وَیَخْتَارُ (الایۃ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَمِنَ اللَّیَالِیْ اَرْبَعَۃٌ: لَیْلَۃُ الْبَرَائَۃِ وَلَیْلَۃُ الْقَدْرِ وَلَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃُ الْعِیْدِ۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 340۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قرانِ پاک کی آیت مبارکہ وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَایَشَآءُ وَیَخْتَارُ (اور تیرا رب جو چاہتا ہے وہ پیدا فرماتا ہے اور وہ اختیار رکھتا ہے) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اس

سے مرادراتوں میں سے یہ چار راتیں ہیں: شب برات، شب قدر شب جمعہ اور عید کی شب۔

﴿13﴾

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

وَقَدْ سُمِّيَتْ لَيْلَةُ الْبَرَائَةِ لِاَنَّ فِيهَا بَرَائَتَيْنِ . بَرَائَةٌ لِلْاَشْقِيَآءِ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَبَرَائَةٌ لِلْاَوْلِيَآءِ مِنَ الْخَذْلَانِ۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 348۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس رات کا نام شب برات اس لئے رکھا گیا کہ اس میں دو براتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدبختوں کے لئے رحمت سے بیزاری اور اولیائے کرام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسوا کرنے سے بیزاری۔

﴿14﴾

شب برات کے متعلق امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

ذَكَرَ السُّبْكِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ اَنَّهَا تُكَفِّرُ ذُنُوْبَ السَّنَةِ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ تُكَفِّرُ ذُنُوْبَ الْاُسْبُوْعِ ، وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ تُكَفِّرُ ذُنُوْبَ الْعُمُرِ اَىْ اَحْيَآءُ هٰذِهِ اللَّيَالِىْ سَبَبٌ لِتَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ۔

۔مکاشفۃ القلوب صفحہ نمبر 314۔

امام غزالی بیان کرتے ہیں کہ امام سبکی نے بیان کیا ہے کہ شب برات ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ جب کہ جمعہ کی رات ایک ہفتہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور شبِ قدر زندگی کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ یعنی ان راتوں کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھنا گناہوں کے کفارے کا سبب ہے۔

﴿15﴾

شب برات کے متعلق امام ضیاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

قَالَ الْحَافِظُ الضِّيَآءُ: قَدْ جُمِعَ لَهُ مَعْرِفَةُ الْفِقْهِ، وَالْفَرَائِضِ وَالنَّحْوِ، مَعَ الزُّهْدِ وَالْعَمَلِ قَالَ: وَكَانَ لَا يَكَادُ يَسْمَعُ دُعَاءً إِلَّا حَفِظَهُ وَدَعَا بِهٖ وَلَا يَسْمَعُ الذِّكْرَ صَلٰوةً إِلَّا صَلّٰهَا، وَلَا يَسْمَعُ حَدِيْثًا إِلَّا عَمِلَ بِهٖ. وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ نِصْفِ شَعْبَانَ مِائَةَ رَكْعَةً۔

۔ذیل طبقات حنابلہ (ابن رجب حنبلیؒ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 7۔

حافظ امام ضیاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ان کے لئے دینی مسائل کی سمجھ بوجھ، علم میراث، عربی گرامر زہد وتقویٰ جمع فرمادیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں نے کوئی بھی دعا سنی ہو اور وہ مجھے یاد نہ ہوئی ہو اور میں نے وہ دعا نہ مانگی ہو، اور کسی بھی نفلی نماز کے بارے میں سنا ہو اور میں نے وہ نفلی نماز ادا نہ کی ہو اور کوئی بھی ایسی حدیث نہیں جو میں نے سنی ہو اور میں نے اس پر عمل نہ کیا ہو۔ اور امام ضیاء رحمۃ اللہ علیہ نصف شعبان کی شب لوگوں کے ساتھ مل کر سو نفل ادا کرتے تھے۔

﴿16﴾

مشہور نقاد اور محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا شب برات کے موقع پر خطاب

محدث ابن جوزی نے شب برات کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا

عِبَادُ اللّٰهِ اِنَّ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ النِّصْفَ (مِنْ شَعْبَانَ) عَظِيْمَةُ الْقَدْرِ وَعَجِيْبَةُ الْوَصْفِ يَطَّلِعُ اللّٰهُ فِيْهَا عَلَى الْعِبَادِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مَاخَلَا اَهْلَ الْعِنَادِ۔

۔التبصرۃ (ابن جوزی) المجلس الخامس فی ذکر لیلۃ النصف من شعبان۔

اے اللہ تعالیٰ کے بندو! بے شک تمہاری اس رات میں بہت زیادہ قدر اور بہت ہی زیادہ خوبیاں ہیں اللہ تعالیٰ اس میں اپنے بندوں کی طرف خصوصی توجہ فرماتا ہے اور سوائے ایک دوسرے سے عناد رکھنے والوں کے سب کی مغفرت فرمادیتا ہے

﴿17﴾

شب برات کے متعلق امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

فَكُلُّ مَا فِيْ هٰذَا النَّوْعِ مِنَ الْمَنْقُوْلَاتِ رَاجِعٌ اِلَى التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ. وَاِذَا جَازَ اِعْتِمَادُ مِثْلِهٖ جَازَ فِيْمَا كَانَ نَحْوُهٗ مِمَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِ كَصَلَاةِ الرَّغَائِبِ وَالْمِعْرَاجِ وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

۔کتاب الاعتصام (شاطبیؒ) صفحہ نمبر 169۔

امام شاطبیؒ نے کہا کہ ان منقولات میں سے ہر معاملہ ترغیب اور ترہیب کی طرف ثابت ہے اور جب ان جیسی روایات پر اعتماد جائز ہے تو پھر ان اوقات میں عبادات بھی جائز ہیں جیسا کہ صلاۃ الرغائب، شب معراج میں اور نصف شعبان کی رات میں عبادت کرنا۔

﴿18﴾

شب برات کے متعلق امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

فَمُطْلَقُ التَّنَفُّلِ بِالصَّلَاةِ مَشْرُوْعٌ۔فَاِذَا جَآءَ تَرْغِيْبٌ فِیْ صَلَاةِ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقَدْ عَضَدَهٗ اَصْلُ التَّرْغِيْبِ النَّافِلَةِ۔

۔کتاب الاعتصام (شاطبی) صفحہ نمبر 170۔

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مطلق طور پر نفل نماز ادا کرنا شریعت میں ثابت ہے۔پس جب شب برات کے نوافل میں ترغیب ثابت ہوگئی تو عام نوافل کی ادائیگی کی ترغیب میں بھی یہی چیز معاونت کرتی ہے۔

﴿19﴾

شب برات کے متعلق علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

فِیْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ آجَالُ الْمَوْتٰی فَيَمْحُوْ اُنَاسًا مِنْ دِيْوَانِ الْاَحْيَآءِ وَيَثْبُتُهُمْ فِیْ دِيْوَانِ الْاَمْوَاتِ۔

۔تفسیر روح المعانی سورۃ الرعد آیت نمبر 39۔

علامہ آلوسی روایت کرتے ہیں کہ شب برات میں مردوں کی موت کا وقت مقرر ہوتا ہے پس لوگوں کے نام زندوں کے رجسٹر سے نکال دیئے جاتے ہیں اور مردوں کے رجسٹر میں مضبوط کر دیئے جاتے ہیں۔

﴿20﴾

مشہور مفسر زمخشری کا شب برات پر تبصرہ

یَبْدَأُ فِیْ اِسْتِنْسَاخِ ذٰلِکَ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ فِیْ لَیْلَةِ الْبَرَائَةِ وَیَقَعُ الْفَرَاغُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتُدْفَعُ نُسْخَةُ الْاَرْزَاقِ اِلٰی مِیْکَائِیْلَ وَنُسْخَةُ الْحُرُوْبِ اِلٰی جِبْرِیْلَ وَکَذٰلِکَ الزَّلَازِلُ وَالصَّوَاعِقُ وَالْخَسْفُ وَنُسْخَةُ الْاَعْمَالِ اِلٰی اِسْمَاعِیْلَ صَاحِبِ سَمَاءِ الدُّنْیَا وَهُوَ مَلَكٌ عَظِیْمٌ وَنُسْخَةُ الْمَصَائِبِ اِلٰی مَلَكِ الْمَوْتِ وَعَنْ بَعْضِهِمْ یُعْطٰی کُلُّ عَامِلٍ بَرَکَاتِ اَعْمَالِهٖ فَیُلْقٰی عَلٰی اَلْسِنَةِ الْخَلْقِ مَدْحُهٗ وَعَلٰی قُلُوْبِهِمْ هَیْبَةٌ۔

۔تفسیر قرطبی جلد نمبر 16 صفحہ نمبر 128۔

۔تفسیر السراج المنیر تحت سورۃ الدخان آیت 4۔

۔تفسیر روح المعانی تحت سورۃ الدخان آیت 4۔

مشہور تفسیر کشاف کے مفسر زمخشری نے واضح کیا ہے کہ لوح محفوظ سے تنسیخ شب برات کو ہوتی ہے۔اور اس کے عمل کی تکمیل شب قدر کو کی جاتی ہے۔ رزق کا رجسٹر میکائیل کو دیا جاتا ہے، جنگوں کا رجسٹر جبریل علیہ السلام کو دیا جاتا

ہے اور اسی طرح زلزلوں اور آسمانی بجلیوں اور زمین میں دھنسانے اور اعمال کا رجسٹر اسماعیل کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو کہ آسمانِ دنیا کا نگران ہے۔اور وہ بہت بڑا فرشتہ ہے۔مصائب کا رجسٹر ملک الموت کے سپرد کیا جاتا ہے۔اور بعض فرشتوں کو ہر عمل کرنے والے کے اعمال کی برکات دی جاتی ہیں۔اور وہ مخلوق کی زبانوں پر ان کی مدح ڈالتے ہیں۔اور ان کے دلوں میں ان کی ہیبت ڈالتے ہیں۔

﴿21﴾

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نفیس تبصرہ

عہد حاضر کے عظیم محدث و مفسر علامہ غلام رسول سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ اپنی شہرہ آفاق تفسیر ''تبیان القرآن'' کی جلد نمبر 10 کے صفحہ نمبر 759 مطبوعہ لاہور میں رقم طراز ہیں:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علامہ رجب حنبلیؒ متوفی 795ھ کی لطائف المعارف سے نقل فرماتے ہیں کہ: اہل شام میں ائمہ تابعین مثل خالد بن معدان و امام مکحول ولقمان بن عامر وغیرھم شب برات کی تعظیم اور اس رات عبادت کرنے کی کوشش عظیم کرتے اور انہیں سے لوگوں نے اس کا فضل ماننا اور اس کی تعظیم کرنا اخذ کیا ہے۔کوئی کہتا ہے: انہیں اس باب میں کچھ آثار اسرائیلی پہنچی ہیں۔خیر ان سے جب امر شہروں میں پھیلا تو علماء ان سے مختلف ہو گئے ایک جماعت نے اسے قبول کر لیا اور تعظیم شب برات کے موافق ہوئے۔ان

میں سے ایک گروہ عابدین بصرہ واہلِ بصرہ وغیرھم ہیں اوران کے اکثر علماء نے اس کا انکار کیا۔ان میں سے امام عطاء وابن ابی ملیکہ وعبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فقہائے مدینہ سے ہیں اور یہ قول مالکیہ وغیرھم کا ہے۔کہ یہ سب نو پیدا ہے۔علمائے اہل شام اس رات کی شب بیداری کس طرح کی جائے،دوقولوں پر مختلف ہوئے ایک قول یہ ہے کہ مسجدوں میں جماعت کے ساتھ مستحب ہے۔خالد بن معدان ولقمان بن عامر وغیرھما اکابر تابعین اس رات اچھے کپڑے پہنتے۔بخور کا استعمال کرتے،سرمہ لگاتے اورشب کومسجدوں میں قیام فرماتے،امام مجتہد اسحٰق بن راھویہ نے بھی اس بارے میں ان کی موافقت فرمائی ہے الخ دوسرا قول یہ ہے کہ مساجد میں اس کی جماعت مکروہ ہےاور یہ قول شام کے امام فقیہ وعالم امام اوزاعی کا ہے۔

(فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۴۳۳ طبع جدید لاہور لطائف المعارف ج ۱ ص ۲۲۷۔۲۲۶ مکتبہ نزار مصطفیٰ مکہ مکرمہ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ مراقی الفلاح شرح نورالایضاح سے نقل فرماتے ہیں:

اہل حجاز میں سے اکثر علماء نے اس کا انکار کیا ہے،ان میں سے ہیں:امام عطاء وابن ابی ملیکہ وفقہاء مدینہ اوراصحاب امام مالک وغیرھم۔یہ علماء کہتے ہیں:یہ سب نو پیدا ہے۔نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کی دونوں راتوں کی باجماعت شب بیداری منقول ہےاورنہ ہی صحابہ کرام سے مروی ہے

اور علماء شام بیداریٔ شب برات میں کہ کس طرح کی جائے دو قول پر مختلف ہوئے :ایک قول یہ ہے کہ مسجدوں میں جماعت کے ساتھ بیداری مستحب ہے۔ یہ قول اکابر تابعین مثل خالد بن معدان اور لقمان بن عامر کا ہے۔ امام مجتہد اسحٰق بن راہویہ نے بھی اس بارے میں ان کی موافقت فرمائی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مساجد میں اس کی جماعت مکروہ ہے، یہ قول اہل شام کے امام وفقیہ وعالم امام اوزاعی کا ہے۔

(فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۴۳۴ طبع جدید لاہور، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۲۲۰، ۲۱۹، طبع کراچی)

برصغیر میں معمول یہ ہے کہ شب برات صلوۃ التسبیح باجماعت پڑھی جاتی ہے۔ اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ نوافل کی جماعت مکروہ ہے، اعلیٰ حضرت نے باحوالہ لکھا ہے کہ یہ کراہت تحریمی نہیں ہے۔ صرف تنزیہی ہے اور اگر دوام کے ساتھ نوافل کی جماعت نہ کرائی جائے تو پھر یہ مکروہ تنزیہی بھی نہیں ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس مسئلہ کی اصل یہ ہے کہ جب نوافل کی جماعت علی سبیل التداعی ہو تو صدر شہید کی ''اصل'' میں ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ لیکن اگر مسجد کے گوشے میں بغیر اذان وتکبیر نفل کی جماعت ہوئی تو کراہت نہیں اور شمس الائمہ حلوانی نے فرمایا کہ اگر امام کے علاوہ تین افراد ہوں تو بالاتفاق کراہت نہیں۔ اور اگر مقتدی چار ہوں تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے اور اصح کراہت ہے۔ (ت)

۔ (فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۴۳۱ طبع جدید خلاصۃ الفتاوی ج ۱ ص ۱۵۴، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)۔

پھر اظہر یہ ہے کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ **لمخالفة**

التـــوارث (کیوں کہ یہ طریقہ توارث کے خلاف ہے ت) نہ کہ تحریمی کہ گناہ و ممنوع ہو ردالمختار میں ہے۔

''حلیہ'' میں کہ ظاہر یہی ہے کہ نفل جماعت مستحب نہیں، پھر اگر کبھی کبھی ایسا ہو تو یہ مباح ہے مکروہ نہیں اور اس میں دوام ہو تو طریقہ متوارث کے خلاف ہونے کی وجہ سے بدعت مکروہہ ہے اھ کی تائید بدائع کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ جماعت قیام رمضان کے علاوہ نوافل میں سنت نہیں اھ کیوں کہ نفیِ سنت کراہت کو مستلزم نہیں پھر اگر اس میں دوام ہو تو یہ بدعت ومکروہ ہوگی خیر رملی نے حاشیۂ بحر میں کہا کہ ضیاء اور نہایہ میں کراہت کی علت یہ بیان کی ہے کہ وتر من وجہ نفل ہیں اور نوافل کی جماعت مستحب نہیں کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رمضان کے علاوہ وتر کی جماعت نہیں کرائی اھ یہ گویا اس بات کی تصریح ہی ہے کہ جماعت مکروہ تنزیہی ہے تامل اھ اھ اختصاراً۔ (ت)

(فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۴۳۱ ۔ ۴۳۲ ردالمختار ج ۲ ص ۴۳۷ ۔ ۴۳۶، داراحیاء التراث العربی بیروت)

نَبِیٌّ یَرٰی مَالَایَرَی النَّاسُ حَوْلَهٗ
وَیَتْلُوْ کِتَابَ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ مَسْجِدِ
وَاِنْ قَالَ فِیْ یَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ
فَتَصْدِیْقُهَا فِی الْیَوْمِ اَوْ ضُحَی الْغَدِ

مشاہیر و ناقدین کے تبصرے

﴿1﴾

شب برات کے متعلق غیر مقلدین کے ممدوح ابن تیمیہ کا بیان

مِمَّا نَعۡتَقِدُ اَنَّ اللّٰہ یَنۡزِلُ کُلَّ لَیۡلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنۡیَا فِیۡ ثُلُثِ اللَّیۡلِ الۡاٰخِرِ فَیَبۡسُطُ یَدَہٗ فَیَقُوۡلُ اَلَا ھَلۡ مَنۡ سَآئِلُ ۔الحدیث وَلَیۡلَۃُ النِّصۡفِ مِنۡ شَعۡبَانَ وَعَشِیَّۃُ عَرَفَۃٍ وَذَکَرَ الۡحَدِیۡثِ ۔

۔العقیدۃ الحمویۃ (ابن تیمیہ) صفحہ نمبر 55۔

۔مجموع الفتاوی (ابن تیمیہ) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 77۔

ہمارے عقائد میں سے ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری تیسرے پہر میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور دستِ کرم پھیلا کر ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی سوال کرنے والا؟ ۔الحدیث ۔اور نصف شعبان کی شب (شب برات) اور نویں ذوالحج کی رات اور پھر مکمل حدیث بیان کی ۔

﴿2﴾

شب برات کے متعلق غیر مقلدین کے ممدوح ابن تیمیہ کا باقاعدہ فتویٰ

وَسُئِلَ عَنۡ صَلَاۃِ نِصۡفِ مِنۡ شَعۡبَانَ ؟۔

اَلۡجَوَابُ :اِذَا صَلَّی الۡاِنۡسَانُ لَیۡلَۃَ النِّصۡفِ وَحۡدَہٗ اَوۡ فِیۡ جَمَاعَۃٍ خَاصَّۃٍ کَمَا کَانَ یَفۡعَلُ طَوَائِفُ مِنَ السَّلَفِ فَھُوَ اَحۡسَنُ ۔

وَاَمَّا الْاِجْتِمَاعُ فِی الْمَسَاجِدِ عَلٰی صَلَاةٍ مُقَدَّرَةٍ ،کَالْاِجْتِمَاعِ عَلٰی مِائَةِ رَکْعَةٍ بِقِرَاءَةِ اَلْفِ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" دَائِماً۔ فَهٰذَا بِدْعَةٌ لَمْ یَسْتَحِبَّهَا اَحَدٌ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۔مجموع الفتاوی (ابن تیمیہ) جزءنمبر 23 صفحہ نمبر 131۔

۔الفتاوی الکبریٰ (ابن تیمیہ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 262۔طبع دار المعرفۃ بیروت

۔کتاب اخصر المختصرات (محمد بن بدر الدین بن عبد القادر) صفحہ نمبر 214۔

نصف شعبان کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا

جواب: جب کوئی شخص نصف شعبان کی شب (شبِ برات) میں تنہا نفل پڑھے یا مخصوص جماعت میں پڑھے جیسا کہ اسلاف کے گروہ پڑھتے رہے ہیں تو یہ عمل اچھا ہے۔ اور جہاں تک مسجدوں میں کسی مقررہ نماز کی بات ہے جیسا کہ سو رکعت پر ایک ہزار مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پر ہمیشہ اجتماع کرنا ہے تو یہ (ہمیشہ کے لئے ایسا کرنا) بدعت ہے جس کو ائمہ کرام میں سے کسی نے بھی پسند نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

﴿3﴾

غیر مقلدین کے ممدوح ابن تیمیہ کا تفصیلی بیان

وَقَدْ رُوِیَ فِیْ فَضْلِهَا مِنَ الْاَحَادِیْثِ الْمَرْفُوْعَةِ وَالْاٰثَارِ مَا یَقْتَضِیْ اَنَّهَا لَیْلَةٌ مُفَضَّلَةٌ وَاَنَّ مَنْ کَانَ یَخُصُّهَا بِالصَّلَاةِ فِیْهَا۔ وَصَوْمُ شَهْرِ شَعْبَانَ قَدْ جَاءَتْ فِیْهِ اَحَادِیْثُ صَحِیْحَةٌ۔

وَمِنْ عُلَمَآءِ مِنَ السَّلَفِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْخَلَفِ مَنْ اَنْكَرَ فَضْلَهَا ۔وَطَعَنَ فِي الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهَا كَحَدِيْثِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ فِيْهَا لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ بَنِيْ كَلْبٍ وَقَالَ لَافَرْقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ غَيْرِهَا لٰكِنَّ الَّذِيْ عَلَيْهِ كَثِيْرٌ مِنَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوْ اَكْثَرُهُمْ مِنْ اَصْحَابِنَا وَغَيْرِهِمْ عَلٰى تَفْضِيْلِهَا وَعَلَيْهِ يَدُلُّ نَصُّ اَحْمَدَ لِتَعَدُّدِ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهَا ومايُصَدِّقُ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ السَّلَفِيَّةِ وَقَدْ رُوِيَ بَعْضُ فَضَائِلِهَا فِي الْمَسَانِيْدِ وَالسُّنَنِ وَاِنْ كَانَ قَدْ وُضِعَ فِيْهَا اَشْيَآءُ اُخَرُ۔

۔اقتضاء الصراط المستقیم (ابن تیمیہ) صفحہ نمبر 302۔(مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ القاہرہ)

شبِ برات کی فضیلت میں بہت سی مرفوع احادیث اور آثارِ صحابہ بھی اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ یقیناً یہ فضیلت والی رات ہے۔اس رات کو جس نے بھی نوافل اور ماہِ شعبان کو روزہ کے ساتھ خاص کیا۔تو اس میں صحیح احادیث وارد ہیں۔امصار میں سے کچھ لوگوں نے اور ان کے علاوہ خلف میں سے بھی کچھ نے اس کی فضیلت کا انکار کیا ہے اور وارد کی گئی احادیث مثلاً بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرمادیتا ہے، کہا ہے کہ ان میں کوئی بھی فرق نہیں ہے۔لیکن بہت سے اہل علم یا ہمارے اصحاب میں سے بہت سے اہل علم اس رات کی فضیلت کے قائل ہیں۔جو کہ تصدیق کرتی ہیں سلف کے آثار کی اور شبِ برات کی فضیلت میں احادیث مسانید اور سنن کتابوں

میں موجود ہیں اگر چہ ان میں کچھ دیگر بیانات بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

﴿4﴾

غیر مقلدین کے ممدوح ابن تیمیہ کا تیسرا بیان

وَاَمَّا لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَفِيْهَا فَضْلٌ وَكَانَ فِي السَّلَفِ مَنْ يُصَلِّيْ فِيْهَا۔

۔الفتاویٰ الکبریٰ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 342۔(دار المعرفۃ بیروت)

۔الاختیارات العلمیہ صفحہ نمبر 58۔

جہاں تک نصف شعبان کی شب (شب برات) کی بات ہے اس میں بہت فضیلت ہے۔اسلاف شب برات میں نماز پڑھتے رہے ہیں۔

﴿5﴾

غیر مقلدین کے علامہ ابن قیم جوزی کا تبصرہ

وَمِمَّا نَعْتَقِدُ اَنَّ اللهَ يَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْيَا فِيْ ثُلُثِ الْاَخِيْرِ فَيَبْسُطُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ اَلْحَدِيْثُ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَعَشِيَّةُ عَرَفَةٍ۔

۔اجتماع الجیوش الاسلامیہ ابن قیم صفحہ نمبر 176۔

ابن قیم جوزی نے بھر پور انداز میں واضح کر دیا ہے کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا پر اپنی رحمت کا نزول فرماتا ہے اور اپنی رحمت کا دامن وسیع کر کے ارشاد فرماتا ہے ہے کوئی سوال

کرنے والا الحدیث اور اسی طرح شب برات میں بھی اور شب عرفہ یعنی 9 ذوالحج کی رات میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

﴿6﴾

غیر مقلدین کے پیشوا ناصر الدین البانی کا شب برات کی روایت کو صحیح قرار دینا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

۔صحیح الترغیب والترہیب (البانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 248+جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 33 (البانی: حسن صحیح)

۔السلسلۃ الصحیحہ صحیح از ناصر الدین البانی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 86۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شب برات میں اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے۔ اور مشرک اور مشاحن کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

﴿7﴾

ناصر الدین البانی کا شب برات کی دوسری روایت کو صحیح قرار دینا

يَطَّلِعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ

شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

۔الصحیحہ (البانی) حدیث نمبر 1144 جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 135۔

حضو صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شب برات کو اپنی مخلوق کی طرف خصوصی طور پر توجہ فرماتا ہے اور سوائے مشرک اور کینہ پرور کے اپنی سب مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

﴿8﴾

ناصر الدین البانی کا شب برات کی تیسری روایت کو صحیح قرار دینا

عَنْ قَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمِّهٖ اَوْعَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ نَفْسٍ اِلَّا اِنْسَانٍ فِىْ قَلْبِهٖ شَحْنَاءٌ اَوْ مُشْرِكٍ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۔ظلال الجنۃ تخریج السنۃ لابن ابی عاصم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 262 (البانی: صحیح لغیرہ) المکتب الاسلامی بیروت

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے چچا اور دادا (حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شب برات کو آسمانِ دنیا پر اجلال فرماتا ہے اور سوائے مشرک اور جس کے دل میں کینہ ہو سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

﴿9﴾

ناصرالدین البانی کا شب برات کی چوتھی روایت کو صحیح قرار دینا

عَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِیْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

۔السلسلۃ الصحیحۃ المختصرۃ (البانی) روایت نمبر 1144+1563۔مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض

۔السلسلۃ الصحیحۃ (البانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 135۔(صحیح)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی شب کو اپنے بندوں کی طرف توجہ فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی بخشش فرما دیتا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

﴿10﴾

ناصرالدین البانی کا شب برات کی پانچویں روایت کو صحیح قرار دینا

عَنْ اَبِی الثَّعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللّٰهُ اِلٰى خَلْقِهٖ فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيُمْلِی لِلْكَافِرِيْنَ وَيَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰى يَدَعُوْهُ۔

۔السلسلۃ الصحیحۃ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 135۔(البانی: صحیح) مکتبۃ المعارف بیروت
۔صحیح الترغیب والترہیب جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 34۔(البانی: صحیح لغیرہ)
۔ظلال الجنۃ تخریج السنۃ لابن ابی عاصم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔(البانی: صحیح)

حضرت ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب پندرہ شعبان آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے اور مومنوں کے لئے مغفرت فرماتا ہے اور کافروں کے لئے جہنم بھرتا ہے اور وہ کینہ پروروں کو ان کا کینہ دور کرنے لئے بلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پکار اٹھتے ہیں اور اپنا کینہ چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

﴿11﴾

غیر مقلدین کے علامہ ثناء اللہ امرتسری کا تبصرہ

نوٹ: شب برات کا اس دور میں سب سے زیادہ انکار کرنے والوں کے روحِ رواں ثناء اللہ امرتسری صاحب نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ ''شبِ برات کو کارِ خیر کرنا بدعت نہیں ہے''۔

۔فتاوی ثنائیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 65۔

﴿12﴾

غیر مقلدین کے علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری کا تبصرہ

شبِ برات کے نام کا تعارف کرواتے ہوئے کہتے ہیں کہ

هِيَ اللَّيْلَةُ الْخَامِسَةُ عَشَرَمِنْ شَعْبَانَ وَتُسَمّٰى لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ۔

۔تحفۃ الاحوذی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 364۔

ترجمہ: ماہِ شعبان کی پندرہویں رات کا نام شب برات ہے۔

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں کہ

اِعْلَمْ اَنَّهٗ قَدْ وَرَدَ فِیْ فَضِیْلَةِ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ عِدَّةُ اَحَادِیْثٍ مَجْمُوْعُهَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ لَهَا اَصْلًا۔

۔تحفۃ الاحوذی جلد نمبر 3 صفحہ 365۔

خوب جان لو کہ نصف شعبان کی شب (شبِ برات) کی فضیلت میں بڑی تعداد میں احادیث وارد ہوئی ہیں جن کا مجموعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شبِ برات کی اصل ہے۔

﴿13﴾

غیر مقلدین کے علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری کا فتویٰ

اس سے آگے شبِ برات کی فضیلت میں کئی احادیث بیان کر کے اپنا فیصلہ دیتے ہیں کہ:

فَهٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ بِمَجْمُوْعِهَا حُجَّةٌ عَلٰی مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ لَمْ یَثْبُتْ فِیْ فَضِیْلَةِ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ شَیْءٌ۔

۔تحفۃ الاحوذی جلد نمبر 3 صفحہ 367۔

ترجمہ: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ شبِ برات کی فضیلت میں کچھ بھی ثابت نہیں ہے یہ تمام احادیث ایسے شخص کے خلاف حجت ہیں۔

﴿14﴾

غیر مقلد عبداللہ روپڑی کا تبصرہ

بابائے غیر مقلدیت عبداللہ روپڑی شب برات پر اپنا تبصرہ لکھتے ہیں کہ شب برات کا روزہ رکھنا افضل ہے چنانچہ مشکوٰۃ وغیرہ میں حدیث شریف موجود ہے اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل درست ہے۔

۔فتاویٰ اہل حدیث جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 218۔

(اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حدیث کو صرف ضعیف کہا ہے موضوع یا من گھڑت نہیں کہا ورنہ کسی نے کیا بگاڑ لینا تھا)

﴿15﴾

اہل تشیع کے ہاں شب برات کی اہمیت

مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ فِيْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ حَجَّةٍ مَبْرُوْرَةٍ وَاَلْفَ عُمْرَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَقُضِيَتْ لَهُ اَلْفَ حَاجَةٍ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۔مرآۃ الرشاد صفحہ نمبر 113 (حاشیہ)۔

۔اصول مذھب الشیعۃ الامامیۃ الاثنی عشرۃ عرض ونقد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 1032۔

جس نے شب برات، عید الفطر کی شب اور شب عرفہ میں ایک ہی سال

میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار حج مبرور اور ایک ہزار قبول شدہ عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا اور اور دنیا وآخرت کی اس کی ایک ہزار حاجات کو پورا فرمادے گا۔

﴿16﴾

اہل تشیع کی ایک اور روایت

عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَعْقُوْبَ قَالَ :قَالَ اَبُوْ عَبْدُاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا یُوْنُسُ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِکُلِّ مَنْ زَارَ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِھِمْ وَمَا تَاَخَّرَ ۔ وَقِیْلَ لَھُمْ :اِسْتَقْبِلُوا الْعَمَلَ قَالَ: قُلْتُ ھٰذَا کُلُّہٗ لِمَنْ زَارَ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ؟۔ فَقَالَ یَا یُوْنُسُ لَوْ اَخْبَرْتُ النَّاسَ بِمَا فِیْھَا لِمَنْ زَارَ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَقَامَتْ ذُکُوْرًا الرِّجَالُ عَلَی الْخَشَبِ۔

۔وسائل الشیعہ (محمد بن حسن بن علی الحر العاملی الاخباری) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 470۔

۔تاریخ آل زرارہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 38۔

۔اختیار معرفۃ الرجال للطوسی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 346۔

۔احادیث یحتج بھا الشیعہ (عبدالرحمٰن محمد سعید دمشقیہ) صفحہ نمبر 468۔

یونس بن یعقوب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا کہ اے یونس مومنوں میں سے جو بھی شب برات میں حضرت امام حسین

رضی اللہ عنہ کی (قبر مبارک کی) زیارت گا اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ عمل کے لئے آگے بڑھو۔ یونس بن یعقوب نے کہا کہ یہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کرے گا؟۔ انہوں نے کہا کہ اے یونس اگر میں لوگوں کو حضرت امام حسین کی قبر کی زیارت کا اجر بتا دوں تو لوگ لکڑیوں کے سہارے بھی زیارت کریں گے (لڑائیوں کا بھی سامنا کریں گے لیکن زیارت ضرور کریں گے)۔

رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا
لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالُ
فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ
وَاِنَّ الْعِلْمَ یَبْقٰی لَازَوَالُ

وہ محدثین کرام جن کی ولادت شب برات میں ہوئی

1: سفیان بن عیینہ مولود 107ھ

۔الثقات ابن حبان جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 403۔

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 235۔

۔مشاہیر علماء الامصار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 149۔

2: محمد بن بدر بن غصن ازدی مولود 310ھ

۔الصلۃ الجزء الثامن۔

3: ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عثمان الخولانی مولود 330ھ

۔الصلۃ الجزء الخامس۔

4: احمد بن سلیمان بن علی بن عمران مولود 362ھ

۔تاریخ بغداد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 180۔

5: محمد بن حسین بن محمد بن سعدون مولود 367ھ

۔تاریخ بغداد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 255۔

6: حاتم بن عبدالرحمٰن بن حاتم التمیمی ابن الطرابلسی مولود 378ھ

۔الصلۃ الجزء الثالث۔

7: قاضی محمد بن علی بن ودعان مولود 401ھ

۔لسان المیزان جلد 5 نمبر صفحہ نمبر 305۔

8: ابو نصر محمد بن علی ابن ودعان مولود 402ھ

۔سیر اعلام النبلاء جلد نمبر 19 صفحہ نمبر 164۔

9: ابوالفتح الحنفی نصر بن احمد مولود 419ھ

۔التحبیر فی المعجم الکبیر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 141۔

10: ابوالفرج المری مولود 432ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 49 صفحہ نمبر 363۔

11: قاضی عیاض بن موسیٰ مولود 474ھ

۔وفیات الاعیان جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 485۔

12: ابومحمد بن عبدالرحمٰن بن علی مولود 497ھ

۔اکمال الکمال جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 280۔

13: عبدالوھاب بن ازھر مولود 556ھ

۔ذیل تاریخ بغداد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 196۔

14: احمد بن اسحاق بن احمد بن ابراہیم مولود 601ھ

۔المنھل الصافی جلد نمبر 1 صفہ نمبر 44۔

15: ابوعبداللہ محمد بن سلیمان بن الحسن البلخی مقدسی 611ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 49۔

16: سلیمان بن ھمام کھودی مولود 658ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 277۔

17: شعبان بن محمد الموصلی مولود 765ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 300۔

۔الضوء اللامع جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 173۔

18: خالد محمد الفرج الفارقی جمال الدین مولود 815ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 90۔

19: محمد بن احمد بن محمد بن عبد القادر الموصلی مولود 837ھ

۔الضوء اللامع جلد 3 نمبر صفحہ نمبر 402۔

20: محمد بن عمر بن مبارک الحمیر ی مولود 869ھ

۔النور السافر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 77۔

۔الضوء اللامع جلد نمبر 47 صفحہ نمبر 229۔

21: مصطفٰی بن محمد عزمی زادہ مولود 977ھ

۔خلاصۃ الاثر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 176۔

22: حسین الصیادی مولود 1096ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 17۔

23: لطف اللہ جحاف مولود 1189ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 153۔

وَاللّٰهُ اَكْرَمَنَا بِهٖ وَهَدٰى بِهٖ
اَنْصَارَهٗ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مَشْهَدِ
صَلَّى الْاِلٰهُ وَمَنْ يَّحُفُّ بِعَرْشِهٖ
وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى الْمُبَارَكِ اَحْمَدِ

وہ محدثین کرام جن کی وفات شب برات میں ہوئی

1: لیث بن سعد متوفی 175ھ

۔طبقات الفقھاء جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 78۔

۔تذکرۃ الحفاظ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 226۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 50 صفحہ نمبر 378۔

۔الثقات ابن حبان جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 306۔

2: ابو اسحاق عیسی بن یونس متوفی 188ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 48 صفحہ نمبر 44۔

۔تاریخ بغداد جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 155۔

۔مغانی الاخیار جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 6۔

3: یحی بن سعید بن ابان متوفی 194ھ

۔تاریخ بغداد جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 134۔

۔تہذیب الکمال جلد نمبر 31 صفحہ نمبر 322۔

4: مکی بن ابرہیم متوفی 215ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 60 صفحہ نمبر 244۔

۔مغانی الاخیار جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 88۔

۔الثقات ابن حبان جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 527۔

۔تہذیب الکمال جلد نمبر 28 صفحہ نمبر 482۔

(نوٹ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو جن 22 ثلاثیات پر فخر تھا ان میں سے 11 حضرت مکی بن ابرہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ہی انہیں عطا فرمائی تھیں اور حضرت مکی بن ابرہیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے)

5: محمد بن معاذ بن عبد الحمید الدمشقی 215ھ

۔الثقات ابن حبان جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 69۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 56 صفحہ نمبر 11۔

6: اسحاق بن راھویہ متوفی 238ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 124۔

۔وفیات العیان 1 جلد نمبر صفحہ نمبر 200۔

7: اسحاق بن ابراہیم الحنظلی متوفی 238ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 141۔

۔تاریخ بغداد جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 354۔

8: ابو عثمان البغدادی سعید بن مروان الرھاوی متوفی 252ھ

۔تہذیب الکمال جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 56۔

9: فضل بن احمد المعتمد علی اللہ عباسی حکمران متوفی 258ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 142۔

10: بادشاہ فضل بن احمد بن معتمد علی اللہ بن جعفر متوکل علی اللہ 258

۔ذیل تاریخ بغداد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 142۔

11: سلیمان بن سیف بن یحی متوفی 272ھ

۔الثقات ابن حبان جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 281۔

12: ابو العباس احمد بن علی الابار التخشی متوفی 290ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 75۔

۔تاریخ بغداد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 306۔

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 23۔

13: محمد بن عمر بن خیرون المعافری الاندلسی متوفی 306ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 82۔

۔طبقات حنابلہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 19۔

۔غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 372۔ راوی نمبر 3233

14: ابو محفوظ معروف بن القیر وانی الکرخی متوفی 340ھ

۔مغانی الاخیار جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 465۔

15: ابوالحسن اسحاق بن عبد القدوس متوفی 345ھ

۔تاریخ بغداد جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 398۔

16: ابوالغنائم محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن منصور متوفی 462ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 55 صفحہ نمبر 198۔

17: ابوالحسن بن محمود المعروف 519ھ

۔التحبیر فی المعجم الکبیر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 89۔

18: ابوقاسم الخضر بن الحسین بن عبداللہ اند مشقی 543ھ

۔التحبیر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 31۔

19: ابوالحسن البغوی علی بن ابی بکر الحسن 544ھ

۔التحبیر فی المعجم الکبیر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 90۔

20: ابوالقاسم علی بن ابراہیم 547ھ

۔ذیل تاریخ بغداد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 10۔

21: ام الفتوح فاطمہ بنت ابی عمر والفضل بن احمد المروزیہ متوفیہ 556ھ

۔التحبیر فی المعجم الکبیر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 158۔

22: ابوالفتح متوفی 560ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 60 صفحہ نمبر 324۔

23: امیر مکین الدولہ حمید متوفی 564ھ

۔ابن عساکر جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 301۔

24: ابوغالب عبیداللہ بن ھبۃ اللہ بن الاصابعی 585ھ

۔ذیل تاریخ بغداد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 108۔

25: الملک الصالح ایوب ابن محمد ابن عادل متوفی 647ھ

۔سیر اعلام النبلاء جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 192۔

26: نجم الدین ایوب بن الملک الکامل متوفی 647ھ

۔سمط النجوم العوالی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 289۔

27: ابوالعباس احمد بن عفاف الموشی متوفی 744ھ

۔الوفیات لابن رافع جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 47۔

28: جمال الدین ابومحمد عبداللہ ابن قاضی ابوالحسن علی بن عثمان 769ھ

۔الوفیات لابن رافع جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 88۔

29: محمد بن احمد بن عثمان التستری متوفی 785ھ

۔الدرر الکامنہ صفحہ نمبر 458۔

30: ابوبکر بن احمد بن عمر مولود متوفی 801ھ

۔انباء الغمر بابناء العمر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 225۔

31: حسین بن علی بن ابی بکر بن سعادۃ الفارقی الزبیدی متوفی 801ھ

۔الضوء اللامع جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 73۔

32: ابوالحسن عبیداللہ بن الحسین الکرخی متوفی 840ھ

۔تاج التراجم فی طبقات الحنفیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 13

33: امیر حسن بن محمد الامیر ابوالفوارس المعروف ابن الاعوج متوفی 1009ھ

۔خلاصۃ الاثر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 345۔

34: عبداللہ بن عبدالکریم الخلیقی متوفی 1154ھ

۔سلک الدرر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 433۔

يَا بِكْرَ آمِنَةَ الْمُبَارَكِ بِكْرُهَا

وَلَدَتْهُ مُحْصَنَةٌ بِسَعْدِ الْاَسْعُدِ

نُوْرًا اَضَاءَ عَلَى الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا

مَنْ يُهْدَ لِلنُّوْرِ الْمُبَارَكِ يَهْتَدِ

يَارَبِّ فَاجْمَعْنَا مَعاً وَنَبِيَّنَا

فِىْ جَنَّةٍ تَثْنِىْ عُيُوْنَ الْحُسَّدِ

شب برات کے موضوع اور فضائل پر محدثین کی لکھی گئیں مشہور کتب کے نام

1: ما ورد فی لیلة النصف من شعبان

ابوبکر محمد بن الحسین بن عبداللہ آجری متوفی 360ھ

۔الاعلام للزرکلی جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 97۔

2: شرح لیلة النصف من شعبان

مصنف علی بن ابراہیم الملقب نورالدین بن برھان الدین حلبی متوفی 1044ھ

۔خلاصۃ الاثر جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

3: فضل لیلة النصف من شعبان

مصنف عبدالروف بن تاج العارفین بن علی الحدادی المناوی متوفی 1031ھ

۔خلاصۃ الاثر جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 78۔

4: فضائل لیلة النصف من شعبان

مصنف ابوالنجا ناصرالدین ابن عزالدین متوفی 1015ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 204۔

5: فضائل لیلة النصف من شعبان

مصنف جمال بن عمر مکی متوفی 1284ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 153۔

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 137۔

۔ایضاح المکنون جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 198۔

6: فضائل ليلة النصف من شعبان

مصنف زین العابدین بن محمد بن عبداللہ العباسی خلیفتی متوفی 1130ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 197۔

7: فضائل ليلة النصف من شعبان

مصنف ابوالسرور محمد توفیق بن علی بن محمد البکری مولود 1287ھ

۔معجم المطبوعات جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 581۔

8: مختصر فی فضل ليلة النصف من شعبان

مصنف ابوالسرور بن محمد متوفی 1007ھ

۔خلاصۃ الاثر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 74۔

۔دیوان الاسلام جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 22۔

9: فيض المنان فی شرح فضل فی ليلة النصف من شعبان

مصنف عبدالخالق البکری المصری 1007ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 208۔

۔ھدیۃ العارفین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 129۔

۔ایضاح المکنون جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 216۔

10: تحفة اليقظان فی ليلة النصف من شعبان

مصنف منصور الطبلاوی سبط الشیخ ناصر الدین الشافعی 1014ھ

۔الاعلام للزرکلی جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 300۔

۔ھدیۃ العارفین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 699۔

۔ایضاح المکنون جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 263۔

11: **فتح الرحمن فی فضل لیلة النصف من شعبان**

مصنف حسن شرشر السرسی الشافعی

۔ایضاح المکنون جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 164۔

12: **شرح فتح الرحمن فی فضل النصف من شعبان**

مصنف حسن شرشر السرسی الشافعی

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 230۔

۔معجم المطبوعات جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 1114۔

13: **نصیحة اهل الایمان فی فضل لیلة النصف من شعبان**

مصنف رجب بن محمد بن العمرانی الشافعی مطبوعہ 1119ھ

۔ایضاح المکنون جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 653۔

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 192۔

14: **عقود الجمان الکافلة ببیان فی فضل النصف من شعبان**

مصنف محمد بسرہ المنز لاوی 1313ھ

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 102۔

15: **منح المنان بفضائل النصف من شعبان**

مصنف ابراہیم بن علی بن الحسن المصری المعروف بالسقا متوفی 1298ھ

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 22۔

16: باقة الريحان فيما يتعلق بليلة النصف من شعبان

مصنف محمد بن محمد اللبان الاسکندری الشافعی

۔معجم المؤلفین جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 261۔

۔معجم المطبوعات جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 1586۔

17: عقد المرجان فی فضل ليلة النصف من شعبان

مصنف نوح بن مصطفیٰ القونوی 1070ھ

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 207۔

۔ایضاح المکنون جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 110۔

18: بهجة الاخوان فی فضل ليلة النصف من شعبان

مصنف محمد بن عبدالرحمٰن بن عبید الحلی المفتی

۔ایضاح المکنون جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 199۔

۔معجم المطبوعات جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 1303۔

19: افاضة المنان فی تشر فضائل ليلة النصف من شعبان

مصنف الخلیفتی زین العابدین محمد بن عبداللہ العباسی الخطیب 1130ھ

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 112۔

20: هداية المنان فی فضائل ليلة النصف من شعبان

از ابوالارشاد علی بن زین العابدین بن محمد بن عبدالرحمٰن الاجھوری 1066ھ

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 403۔

۔ایضاح المکنون جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 723۔

21: **التبیان فی بیان ما فی لیلة النصف من شعبان**

مصنف ملا علی قاری متوفی 1014ھ۔

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 400۔

22: **عرائس الحسان فی شرح فی فضائل لیلة النصف من شعبان**

مصنف السید حسین بن سلیم الدجانی الیافی متوفی 1274ھ

۔ایضاح المکنون جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 97۔

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 174۔

23: **مواهب الكريم المنان فی الکرم علی لیلة النصف من شعبان**

مصنف غیطی محمد بن احمد بن علی السکندری نجم الدین المصری الشافعی 981ھ

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 80۔

24: **هطال وابل الامتنان فیم یقال لیلة النصف من شعبان**

مصنف قطب الدین بن مصطفیٰ بن کمال الدین متوفی 1162ھ

۔ھدایۃ العارفین جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 183۔

25: **الدر العالی الشان علی لیلة النصف من شعبان**

مصنف احمد بن محمد السحیمی الحسنی متوفی 1178ھ

۔معجم المطبوعات جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 1012۔

26: **تحلیة الشبعان فی ما روی فی لیلة النصف شعبان**

مصنف از شمس الدین محمد بن طولون الدمشقی متوفی 953ھ

۔کشف الظنون جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 379۔

27: تحفة اهل التوحيد والايمان بادعيةليلة النصف من شعبان

مصنف عبدالسلام بن عبدالرحمٰن الشطی الحنبلی

۔معجم المؤلفین جلدنمبر 5 صفحہ نمبر 226۔

28: رسالة فی ليلة النصف من شعبان

مصنف سالم بن محمد عزالدین المصری متوفی 1015ھ

۔خلاصۃ الاثر جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 446۔

29: رسالة فی ليلة النصف من شعبان

مصنف عبدالغنی بن عبدالواحد الجمال المصری متوفی 1284ھ

۔الاعلام للزرکلی جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 134 ۔جلدنمبر 4 صفحہ نمبر 285۔

30: رسالة فی ليلة النصف من شعبان

مصنف ابوالنجا مصری المالکی 1015ھ

۔هدایۃ العارفین جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 199۔

31: مؤلَّف فی ليلة النصف من شعبان

مصنف منصور سبط شیخ الاسلام ناصرالدین الطبلاوی متوفی 1014ھ

۔خلاصۃ الاثر جلدنمبر 3 صفحہ نمبر 199۔

32: نبذة فی فضائل النصف من شعبان

ازابوالحسن علی بن جلال الدین محمد بن عبدالرحمٰن البکری الشافعی 952ھ

۔معجم المؤلفین جلدنمبر 7 صفحہ نمبر 208۔

۔هدایۃ العارفین جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 396۔

شب برات اور اس کے نوافل کے دلائل

شب برات میں تمام تر وقت عبادت الٰہی میں ہی گذرنا چاہئے جس طرح بھی ممکن ہو۔ نفل نوافل، ذکر اذکار، درود و سلام اور تلاوت قرآن پاک الغرض جو بھی ممکن ہو سکے۔ تاہم قارئین کی سہولت کے لئے ہم نے کچھ نوافل وغیرہ درج کر دیئے ہیں تا کہ آسانی کے ساتھ شب بسری ہو سکے۔

﴿1﴾

شب برات میں عبادت الٰہی سے قبل غسل کرنا سنت ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتَانِيْ حَبِيْبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ. ثُمَّ خَرَجَ مُسْرِعاً فَخَرَجْتُ فِيْ اَثَرِهٖ فَاِذَا هُوَ سَاجِداً بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَجَدَ لَكَ خَيَالِيْ وَسَوَادِيْ الخ۔

۔رواہ ابن شاہین کماذکر عسقلانی ۔

۔لسان المیزان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 426۔

۔میزان الاعتدال (عسقلانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 65۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نصف شعبان کی شب میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ۔ چنانچہ آپ بستر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ کھڑے

ہوئے اور خود پر پانی بہایا پھر آپ تیزی سے باہر تشریف لے گئے۔ چنانچہ میں بھی آپ کے پیچھے گئی تو آپ جنت البقیع میں سجدہ کی حالت میں یہ الفاظ ادا فرمارہے تھے۔ سَجَدَ لَكَ خَيَالِیْ وَسَوَادِیْ الخ۔(مکمل دعا صفحہ نمبر 38 پر موجود ہے)۔

﴿2﴾

شب برات میں غسل کرنے کا فقہ سے ثبوت

وَيَنْدُبُ الْاِغْتِسَالُ فِیْ سِتَّةِ عَشَرَ شَيْئًا لِاَنَّهٗ يَزِيْدُ عَلَيْهَا ... نُدِبَ فِیْ لَيْلَةِ الْبَرَائَةِ وَهِیَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لِاَحْيَائِهَا وَعَظْمِ شَأْنِهَا اِذْ تُقْسَمُ الْاَرْزَاقُ وَالْاٰجَالُ۔

۔مراقی الفلاح شرح نور الایضاح صفحہ نمبر 60۔

۔فقہ العبادات۔حنفی الباب الخامس الغسل۔

سولہ مواقع پر غسل کرنا مستحب ہے کیوں کہ ان مواقع میں اجر بڑھتا ہے۔ان مستحب مواقع میں سے ایک موقع شب برات کا بھی ہے اسے زندہ کرنے کے لئے اور اس کے مقام کی تعظیم کے لئے، جب کہ اس رات میں رزق اور موتیں تقسیم کی جاتی ہیں۔

﴿3﴾

100 رکعت نفل: قدیم اہل مکہ کا عمل

اَهْلُ مَكَّةَ فِیْ مَا مَضٰی اِلَی الْيَوْمِ اِذَاكَانَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ

شَعْبَانَ ،خَرَجَ عَامَةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالنِّسَآءِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلُّوْا، وَطَافُوْا ،وَاَحْيَوْا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى الصَّبَاحِ بِالْقِرَاءَةِ فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يَخْتَمُوا الْقُرْآنَ كُلَّهُ وَيُصَلُّوْا،وَمَنْ صَلّٰى مِنْهُمُ اللَّيْلَةَ مِأَةَ رَكْعَةٍ يَقْرَأُفِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ وَاَخَذُوْامِنْ مَآءِ زَمْزَمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ،فَشَرِبُوْا،وَاغْتَسِلُوْا بِهٖ وَخَبَئُوْهُ عِنْدَهُمْ لِلْمَرْضٰى،يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ الْبَرَكَةَ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ-وَيُرْوٰى فِيْهِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ-

-اخبار مکہ (فاکہی متوفی 359ھ) جلد 5 صفحہ نمبر 23 باب ذکر اھل مکۃ لیلۃ النصف من شعبان

اہلِ مکہ کا جو آج تک دور گذرا (اس حدیث کو اپنی تصنیف میں درج کرنے والے مصنف کا سن وفات 359ھ) ہے جب بھی شبِ برات آتی ہے مسلمان مرد اور عورتیں مسجد حرام کی طرف آتے ہیں۔ یہاں نمازیں پڑھتے ہیں ،طواف کرتے ہیں ساری رات جاگ کرگزارتے ہیں اور صبح تک قرأت قران کرتے ہیں اور یوں تلاوت میں ہی رات گذر جاتی ہے ۔ان میں بعض لوگ ایک سونفل ادا کرتے ہیں اور ہر رکعت میں دس مرتبہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھتے ہیں، وہ آبِ زمزم بھی پیتے ہیں، اس سے غسل کرتے ہیں نیز وہ اس سے جسمانی وروحانی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ اور وہ اس رات میں ان اعمال سے برکتیں سمیٹتے ہیں۔اس سلسلہ میں بہت سی احادیث بیان کی جاتی ہیں۔

﴿4﴾

100 نفل کا ثبوت تیس ثقہ راویوں سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِی الْمِقْدَامِ الْعَجْلِیِّ قَالَ: اَعْطَانِیْ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ کِتَاباً فِیْهِ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مِمَّنْ یُوَثَّقُ بِهِمْ اَنَّهٗ "مَنْ قَرَءَ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَلْفَ مَرَّةٍ فِیْ مِائَةِ رَکْعَةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی فِیْ مَنَامِهٖ مِائَةَ مَلَکٍ . ثَلَاثُوْنَ یُبَشِّرُوْنَهٗ بِالْجَنَّةِ،وَثَلَاثُوْنَ یُؤَیِّسُوْنَهٗ مِنَ النَّارِ ، وَثَلَاثُوْنَ یَعْصِمُوْنَهٗ.وَعَشَرَةٌ یَکِیْدُوْنَ لَهٗ مِنْ اَعْدَائِهٖ .

۔فضائل سورۃ اخلاص (حسن خلال) حدیث نمبر 14۔

۔اخبار مکہ فاکہی جلد 5 صفحہ نمبر 27 باب ذکر اھل مکۃ لیلۃ النصف من شعبان

حضرت عمرو بن مقدام عجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں مجھے مروان بن محمد نے ایک کتاب عطا کی جس میں محدث ابو یحی سے ایک روایت تھی،اور انہوں نے اس روایت کو تیس سے زائد ثقہ راویوں سے بیان کیا کہ بے شک جس نے بھی شب برات میں ایک سو نفل ایک ہزار مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کے ساتھ پڑھے تو وہ نہیں مرے گا جب تک رحمت کا ایک سو فرشتہ نہ دیکھ لے۔ ان میں سے تیس فرشتے اسے جنت کی بشارت دینے کے لئے، تیس فرشتے اسے جہنم سے محفوظ رکھنے کے لئے، تیس اسے گناہوں سے بچانے کے لئے اور دس اسے دشمنوں سے بچانے کے لئے مامور ہوں گے۔

﴿5﴾

100 نفل کا ثبوت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعا

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَفَعَہٗ: لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اَلْفَ مَرَّۃٍ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" فِیْ مِائَۃِ رَکْعَۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہِ فِیْ مَنَامِہٖ مِائَۃَ مَلَکٍ۔

۔لسان المیزان (ابن حجر عسقلانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 271۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بھی شب برات میں ایک سو نفل میں ایک ہزار مرتبہ ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' پڑھا تو وہ نہیں مرے گا جب تک اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس کے خواب میں ایک سو رحمت والے فرشتے نہ بھیج دے۔(جو اسے جنت کی بشارتیں دیتے ہیں)

﴿6﴾

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی سو نوافل کی امام دیلمی کی سند سے توثیق

مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعاً مَنْ قَرَءَ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اَلْفَ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فِیْ مِائَۃِ رَکْعَۃٍ لَمْ یَخْرُجْ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہِ فِیْ مَنَامِہٖ مِائَۃَ مَلَکٍ

ثَلَاثُوْنَ يُبَشِّرُوْنَ الْجَنَّةَ وَثَلَاثُوْنَ يُؤَمِّنُوْنَهُ مِنَ النَّارِ وَثَلَاثُوْنَ يَعْصِمُوْنَهُ مِنْ اَنْ يُّخْطِئَ وَعَشْرٌ يَكِيْدُوْنَ مَنْ عَادَاهُ۔

(قُلْتُ) اَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ اَنْبَاَنَا اَبِيْ اَنْبَاَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْقُوْمَسَانِيُّ اَنْبَاَ الْعُلَاءُ اَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْعَتَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْحَاتِمِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَرْزَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الذُّهْلِيِّ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰ حَدَّثَنِيْ اَرْبَعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَهُ مِثْلَهُ سَوَاءٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۔اللآلی المصنوعہ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 50۔

محمد بن مروان حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے شب برات میں سو رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد (سورہ اخلاص) پڑھی وہ دنیا سے نہیں جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی نیند میں سو فرشتہ بھیجے گا۔ تیس فرشتے اسے جنت میں جانے کی بشارت دیں گے تیس فرشتے اسے جہنم سے امن کی بشارت دیتے ہیں اور تیس فرشتے اسے گناہوں سے بچاتے ہیں اور دس فرشتے اس کے دشمنوں کے عزائم بے کار کرتے ہیں۔ اس روایت کے بارے میں امام سیوطی اپنا تبصرہ پیش کرتے ہیں۔ میں (سیوطی) نے کہا کہ امام دیلمی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خبر دی میرے والد محترم نے (انہوں نے کہا) ہمیں ابو الفضل قومسانی نے خبر دی، (انہوں نے

کہا) ہمیں علاء نے خبر دی، ا(انہوں نے کہا) ہمیں ابوالقاسم العتا کی نے خبر دی ، (انہوں نے کہا) ہمیں محمد بن حاتم نے بیان کیا، (انہوں نے کہا) ہمیں ابو حاتم رازی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا) ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن العزرمی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا) ہمیں عمرو بن ثابت نے بیان کیا، اس سے آگے محمد بن مروان ذھلی سے روایت ہے، پھر ابو یحی سے روایت ہے انہوں کہا مجھے حضور صلی اللہ علیہ والی وسلم کے چوتیس صحابہ کرام نے بیان فرمایا، ان سب نے یہی روایت بیان کی ہے جیسا کہ اوپر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی گئی ہے۔

﴿7﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو 100 نوافل کی فضیلت بیان فرمانا

اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: یَا عَلِیُّ مَنْ صَلّٰی مِائَةَ رَكْعَةٍ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَقْرَأُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَا عَلِیُّ مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا قَضَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ كُلَّ حَاجَةٍ طَلَبَهَا تِلْكَ اللَّیْلَةَ۔ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَعَلَهٗ شَقِیًّا اَیَجْعَلُهٗ سَعِیْدًا؟۔ قَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا یَا عَلِیُّ اَنَّهٗ مَكْتُوْبٌ فِی اللَّوْحِ اَنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ خَلَقَ شَقِیًّا یَمْحُوْهُ اللّٰهُ

سَعِيدًا وَيَبْعَثُ اللهُ اِلَيْهِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَكْتُبُوْنَ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَ يَمْحُوْنَ السَّيِّأْتِ وَيَرْفَعُوْنَ لَهُ الدَّرَجَاتِ اِلٰى رَأْسِ السَّنَةِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَسَبْعَ مِائَةَ اَلْفِ مَلَكٍ يَبْنُوْنَ لَهُ الْمَدَائِنَ وَالْقُصُوْرَ وَيَغْرِسُوْنَ لَهُ الْاَشْجَارَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ الْمَخْلُوْقِيْنَ ۔۔۔الخ (من شاء فليرجع الى اصله)

۔تنزیہ الشریعہ جلد 2 صفحہ نمبر 91۔ (طویل روایت)

۔تفسیر روح البیان سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی جس نے شب برات میں ایک سو نفل پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے فرمایا اے علی جو بندہ بھی اس رات میں یہ عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس رات میں اس کی ہر ضرورت پوری کرے گا۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ بد بخت ہوا تو کیا اللہ تعالیٰ اسے نیک بخت بنادے گا؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اے علی لوحِ محفوظ پر لکھا گیا ہو کہ فلاں بن فلاں بد بخت پیدا کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مٹا کر اسے خوش بخت لکھ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے جو اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہتے ہیں اور برائیاں مٹاتے رہتے ہیں۔ اور اگلے سال تک اس کے لئے درجات بلند کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے

لئے ستر ہزار یا سات لاکھ فرشتے مقرر فرمائے گا جو اس کے لئے جنت میں شہر بنائیں گے۔اور ان میں ایسے محلات اور باغات ہوں گے جیسے نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہوں گے اور نہ ہی کسی کان نے سنے ہوں گے اور نہ ہی کسی دل میں ان کا تصور آیا ہوگا۔ (آگے طویل روایت)

﴿8﴾

100 نفل حضرت حسن بصری کا تیس صحابہ کرام سے ثبوت

وَاَمَّا صَلَاةُ شَعْبَانَ فَلَيْلَةُ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْهُ يُصَلِّيْ مِائَةَ رَكْعَةٍ . كُلُّ رَكْعَةٍ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً وَاِنْ شَآءَ صَلّٰى عَشَرَ رَكْعَاتٍ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.فَهٰذَا اَيْضاً مَرْوِيٌّ فِيْ جُمْلَةِ الصَّلَوَاتِ كَانَ يُصَلُّوْنَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ وَيُسَمُّوْنَ صَلَاةَ الْخَيْرِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْهَا وَرُبَمَا صَلُّوْهَا جَمَاعَةً.

رَوَى الْحَسَنُ اَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَلَاثُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ.نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ سَبْعِيْنَ نَظْرَةً وَقَضٰى لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِيْنَ حَاجَةً اَدْنَاهَا الْمَغْفِرَةُ

۔احیاء العلوم کتاب الصلاۃ باب القسم الثالث مایتکرر بتکرر السنین۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 349۔

۔قوت القلوب جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 114۔

تفسیر روح البیان سورۃ الدخان آیت نمبر 4۔

۔مدارج النبوۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 492۔

۔جواہر خمسہ صفحہ نمبر 78۔

جہاں تک شعبان کی پندرہوں رات (شب برات) کی نماز کی بات ہے اس میں ایک سو رکعت ہر دو رکعت سلام کے ساتھ (دو دو رکعت) ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد گیارہ مرتبہ۔اور اگر چاہے تو دس رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔چنانچہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ یہ نماز پڑھتے تھے اور اس کو صلاۃ الخیر کا نام دیتے تھے۔اور وہ لوگ اس رات میں جمع ہوتے تھے۔اور کبھی کبھی اس کو باجماعت بھی ادا کرتے تھے

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ کرام نے بیان کیا ہے کہ جو شخص شب برات میں یہ نماز ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر مرتبہ دیکھے گا اور ہر مرتبہ دیکھنے میں اس کی ستر حاجات پوری کرے گا اور ان میں سے کم از کم حاجت اس کی مغفرت ہے۔

﴿9﴾

100 نوافل کا اجر 100 فرشتے

مَنْ صَلّٰی مِائَۃَ رَکْعَۃٍ اَرْسَلَ اللّٰہُ اِلَیْہِ مِائَۃَ مَلَکٍ : ثَلاثُوْنَ یُبَشِّرُوْنَہٗ بِالْجَنَّۃِ ،وَثَلاثُوْنَ یُؤَمِّنُوْنَہٗ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَثَلاثُوْنَ یَدْفَعُوْنَ عَنْہُ آفَاتِ الدُّنْیَا، وَعَشَرَۃٌ یَدْفَعُوْنَ عَنْہُ مَکَایِدَ

الشَّیْطَانِ وَنُزُوْلَ الرَّحْمَةِ۔

۔تفسیر نیشاپوری جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 490۔

۔تفسیر کشاف تحت سورۃ الدخان تحت آیت نمبر 4۔

۔تفسیر روح البیان تحت سورۃ الدخان تحت آیت نمبر 4۔

۔تفسیر السراج المنیر تحت سورۃ الدخان تحت آیت نمبر 4۔

جس نے شب برات میں سو رکعت ادا کی اللہ تعالیٰ اس کی طرف سو فرشتے بھیجے گا تیس فرشتے اس کو جنت کی بشارت دیں گے۔ تیس فرشتے اس کو جہنم کے عذاب سے امن دیں گے اور تیس فرشتے اس سے دنیا کی آفات دور کریں گے۔ اور دس فرشتے اس کو شرِ شیطان سے بچائیں گے اور رحمت کا نزول کریں گے۔

﴿10﴾

100 نوافل کا حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے ثبوت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ صَلّٰی لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِائَةَ رَکْعَةٍ یَقْرَأُ فِیْهَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یُبَشَّرَ بِالْجَنَّةِ۔

۔فضائل رمضان (امام ابن ابی الدنیاؒ) حدیث نمبر 9۔

حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ جس نے نصف رمضان کی شب اور نصف شعبان کی شب میں سو رکعت نفل ادا کئے اور ان میں قل ھو اللہ احد ایک ہزار مرتبہ پڑھی تو جنت کی خوشخبری ملنے تک اسے موت نہیں آئے گی۔

﴿11﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا 14 رکعت نفل پڑھنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دیکھنا

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَامَ فَصَلّٰی أَرْبَعَةَ عَشَرَةَ رَکْعَةً ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الْفَرَاغِ فَقَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مَرَّةً، وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مَرَّةً، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مَرَّةً، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مَرَّةً، وَآیَةَ الْکُرْسِیِّ مَرَّةً، لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ (الایة) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ سَأَلْتُہٗ عَمَّا رَأَیْتُ مِنْ صُنْعِہٖ قَالَ: مَنْ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِیْ رَأَیْتَ کَانَ لَہٗ عِشْرِیْنَ حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ وَصِیَامُ عِشْرِیْنَ سَنَةٍ مَقْبُوْلَةٍ فَاِنْ أَصْبَحَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ صَائِماً کَانَ لَہٗ کَصِیَامِ سَنَتَیْنِ سَنَةً مَاضِیَةً وَسَنَةً مُسْتَقْبِلَةً۔

نوٹ: اس روایت کی ایک اور سند کو امام بیہقی نے اپنی دانست میں ضعیف کہا ہے موضوع نہیں۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 386۔

۔کنز العمال جلد نمبر 14 حدیث نمبر: 38293۔

۔تفسیر در منثور جلد 7 صفحہ نمبر 404۔

۔مدارج النبوۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 492۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شب

برات میں دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے اور چودہ رکعت ادا کیں۔ جب فارغ ہوئے تو آپ تشریف فرما ہو گئے اور آپ نے چودہ مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھی، چودہ مرتبہ سوۃ الاخلاص، چودہ مرتبہ سورۃ الفلق، چودہ مرتبہ سورۃ الناس، آیت الکرسی ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ لَقَدْ جَآءَكُم رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ (الاية) پڑھی جب آپ اس عمل سے فارغ ہو گئے تو میں نے آپ کو جو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا اس بارے میں استفسار کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بھی ایسا کرے گا اسے بیس حج مقبول بیس برس کے مقبول نفلی روزوں کا ثواب دیا جائے گا۔ اگر وہ اس دن میں روزہ بھی رکھے تو اس کے لئے دو سال ایک سال زمانۂ ماضی اور ایک سال زمانۂ مستقبل کے روزے رکھنے کی طرح ہوگا۔

﴿12﴾

ایک سال کی پندرہ راتوں کی اہمیت

وَيَسْتَحِبُّ اَحْيَآءُ خَمْسَ عَشَرَلَيْلَةٍ فِى السَّنَةِ...لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقَدْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِائَةَ رَكْعَةٍ بِاَلْفِ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرًا فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَيُسَمُّوْنَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ "صَلٰوةُ الْخَيْرِ" وَيَتَعَرَّفُوْنَ بَرَكَتَهَا وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْهَا وَرُبَمَا صَلُّوْهَا جَمَاعَةً

۔قوت القلوب جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 114۔

۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 328+349۔

۔مختصر منہاج القاصدین از ابن قدامہ مقدسی فصل فی بیان اللیالی والایام الفاضلۃ۔

سال میں پندرہ راتوں میں شب بیداری مستحب ہے (چودہ راتیں شمار کر کے پندرھویں رات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ) نصف شعبان کی شب (شبِ برات) ہے اس رات میں صلحاء ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد کے ساتھ ایک سو رکعت ادا کرتے ہیں۔ وہ اس نماز کو صلاۃ الخیر کہتے ہیں۔ وہ لوگ اس کی خیر و برکات کو اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ اس نماز کو کبھی کبھی وہ باجماعت بھی ادا کر لیتے ہیں۔

﴿13﴾

بارہ نوافل کا اجر

مَنْ صَلّٰی لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ رَکْعَةً یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلَاثِیْنَ مَرَّةً لَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَیَشْفَعُ فِیْ عَشَرَةٍ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ کُلِّھِمْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

۔تنزیہ الشریعہ جلد 2 صفحہ نمبر 92۔

شب برات میں جس نے بارہ نفل ادا کیے ہر رکعت میں تیس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے تو وہ دنیا سے نہیں جائے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا اور وہ اپنے اہل و عیال میں سے جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو ان کی شفاعت کر سکے گا

﴿14﴾

بارہ نوافل کا اجر

عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ صَلّٰی لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

اثْنَتَیْ عَشَرَةَ رَکْعَةً یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ مُحِیَتْ عَنْہُ سَیِّئَتُہٗ وَبُوْرِکَ لَہٗ فِیْ عُمُرِہٖ۔

۔نزہتہ المجالس جلدنمبر1 صفحہ نمبر211۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے شبِ برات میں 12 رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سوررۃ الفاتحہ کے بعد 10 مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے اس کی غلطیاں معاف کردی جائیں گی اوراس کی عمر میں برکت دی جائے گی

﴿15﴾

دونوافل کی فضیلت

مَرَّ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی جَبَلٍ فَرَأٰی فِیْہِ صَخْرَةً بَیْضَآءَ فَطَافَ بِھَا عِیْسٰی وَتَعَجَّبَ مِنْھَا فَاَوْحٰی اِلَیْہِ أَتُرِیْدُ اَنْ اُبَیِّنَ لَکَ اَعْجَبَ مِمَّا رَأَیْتَ؟۔ قَالَ نَعَمْ ۔فَانْفَلَقَتِ الصَّخْرَةُ عَنْ رَجُلٍ بِیَدِہٖ عُکَّازَةٌ خَضْرَآءُ وَعِنْدَہٗ شَجَرَةُ عِنَبٍ ۔فَقَالَ: ھٰذَا رِزْقِیْ کُلَّ یَوْمٍ ۔فَقَالَ:کَمْ تَعْبُدَ اللّٰہَ فِیْ ھٰذَاالْحَجَرِ؟۔ فَقَالَ: مُنْذُاَرْبَعَةِ مِائَةِ سَنَةٍ ۔ فَقَالَ عِیْسٰی :یَا رَبِّ مَا اَظُنُّکَ خَلَقْتَ خَلْقًا اَفْضَلَ مِنْہُ۔ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰی لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَکْعَتَیْنِ فَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ اَرْبَعَ مِائَةِ عَامٍ ۔ قَالَ عِیْسٰی: لَیْتَنِیْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۔نزہتہ المجالس جلدنمبر1 صفحہ نمبر211۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ سے گذرے اس پر انہیں ایک سفید گنبد نظر آیا۔ انہوں نے اسے ہر طرف سے گھوم کر دیکھا اور بہت ہی متعجب ہوئے۔ پس ان پر وحی نازل ہوئی کہ کیا آپ اس سے بھی حیران کن راز سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں کہ جسے آپ پر آشکارا کر دیا جائے۔ انہوں نے عرض کیا کہ : جی ہاں۔ چنانچہ وہ چٹان پھٹ گئی اس میں سے ایک آدمی سبز رنگ کا عصا لئے باہر آیا۔ اس کے پاس انگوروں کی ایک بیل لگی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا کہ یہ میری روزانہ کی خوراک ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس پتھر میں کب سے عبادت کر رہے ہو؟۔ اس نے عرض کیا کہ چار سو سال سے عبادت کر رہا ہوں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا اللہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر تیرے ہاں اور کوئی بھی فضیلت والا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو بھی نصف شعبان کی شب (شبِ برات) کو دو نفل ادا کر لے گا تو وہ دو نفل اس کے چار سو سال کی عبادت سے زیادہ افضل ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ کاش میں بھی امت مصطفیٰ میں سے ہوتا۔

﴿16﴾

بعد از نمازِ مغرب سورہ یٰس کا اجر

اَمَّا قِرَاءَۃُ سُوْرَۃِ یٰس لَیْلَتَھَا بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالدُّعَاءُ مَشْھُوْرٌ فَمِنْ

تَرتِيبِ بَعضِ اَهلِ الصَّلَاحِ مِنْ عِندِ نَفسِهٖ قِيلَهَا البُونِی وَلَا بَأسَ بِمِثلِ ذٰلِكَ۔

۔اسنی المطالب صفحہ نمبر 343۔

شبِ برات میں مغرب کی نماز کے بعد سورۃ یٰس اور دعا جو کہ عوام میں مشہور ہے تو اہل صلاح میں سے جس نے بھی اسے ترتیب دیا اس کے بارے میں امام بونی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کی مثل کسی بھی نیکی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿17﴾

شب برات میں روزہ رکھنے کا حکم

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهُ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِيَهُ اَلَا كَذَا وَكَذَا حَتّٰی يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

نوٹ: فاغفر، فارزقہ اور فاعافیہ کو مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 378۔

۔فردوس الاخبار (دیلمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 321

۔مسند الفردوس (دیلمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 259۔

۔عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 82

۔مشکوۃ شریف صفحہ نمبر 115۔
۔مرقاۃ (علامہ علی قاری) شرح مشکوۃ کتاب الصلاۃ باب قیام شھر رمضان۔
۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 33 صفحہ نمبر 107۔
۔احیاء علوم الدین (غزالی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 203۔
۔اخبار مکہ (فاکہی) حدیث نمبر 1773۔
جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 2621۔
۔امالی ابن بشران حدیث نمبر 703۔
۔فضائل الاوقات (بیہقی) حدیث نمبر 24۔
۔الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 74۔
۔میزان الاعتدال (ذھبی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 504۔
۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 33 صفحہ نمبر 107۔
۔جمع الجوامع (سیوطی) حدیث نمبر 2632۔
۔غنیۃ الطالبین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 345۔
۔کنز العمال (علی المتقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 140۔
۔نزہۃ المجالس (عبدالرحمن صفوری) صفحہ نمبر 210۔
۔تفسیر قرطبی تحت الدخان آیت نمبر 4۔
۔تفسیر درمنثور (سیوطیؒ) تحت الدخان آیت نمبر 4۔
۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت الدخان آیت نمبر 4۔
۔ماثبت بالسنۃ (شیخ محقق) صفحہ نمبر 191۔
۔تفسیر ضیاء القران جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 433۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب پندرہ شعبان کی شب آئے تو رات قیام (عبادت) کرو

اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔ پس بے شک سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرما کر ارشاد فرماتا ہے۔ ہے کوئی تم میں سے مغفرت طلب کرنے والا؟ کہ میں اس کو بخش دوں، ہے کوئی تم میں سے رزق مانگنے والا؟ کہ میں اس کو رزق دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ؟ کہ میں اس کو عافیت دوں، ہے کوئی ایسا یہ آوازیں طلوع فجر تک مسلسل آتی رہتی ہیں مسلسل آتی ہیں۔

﴿18﴾

شب برات والے دن پرندوں اور جانوروں کا روزہ

اِنَّ الْجِنَّ وَالطَّيْرَ وَالسِّبَاعَ وَحِيْتَانِ الْبَحْرِ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

۔نزہۃ المجالس جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 210۔

پندرہ شعبان کے دن جن، پرندے، درندے اور سمندر کی مچھلیاں روزہ رکھتی ہیں

حَبِيْبٌ لَيْسَ غَيْرُكَ لِيْ حَبِيْبٌ
وَمَا لِسَوَاهُ فِيْ قَلْبِيْ نَصِيْبٌ
حَبِيْبٌ غَابَ عَنْ عَيْنِيْ وَجِسْمِيْ
وَعَنْ قَلْبِيْ حَبِيْبِيْ لَا يَغِيْبُ

شب برات کے موقع پر باقاعدہ عمل

نماز عصر کے بعد کا عمل

شب برات والے دن بعد از نمازِ عصر غروب آفتاب سے پہلے 40 بار

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْم

آغاز عمل: نماز مغرب کے بعد کا عمل

شعبان المعظم کی پندرہویں رات کو بعد مغرب تین مرتبہ سورۂ یٰس شریف پڑھے پہلی بار طول عمر مع عافیت کی نیت سے پڑھے، دوسری بار دفع بلا کی نیت سے پڑھے، تیسری بار حصولِ غِنا کی نیت سے پڑھے اور ہر مرتبہ سورۂ یٰس شریف پڑھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے اور چھ نفل کے بعد دعاء پڑھے (دعا اس کے بعد لکھی ہوئی ہے) اور اس دن غسل کرنا موجب نجات از بلا و سحر و جادو ہے اور بہتر یہ ہے کہ بیری کے سات پتے پیس کر ایک گھڑا پانی ملا کر اس سے غسل کرے۔ حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور سرکار مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم کا اس پر عمل رہا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ چودہ شعبان کو اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق معاف کردیں اور ان کے حقوق معاف کرالیں تاکہ ذمہ سے حقوق العباد ساقط ہوجائیں۔ اور دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ يَا ذَالْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

وَيَاذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ وَجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانَ الْخَائِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ اَوْ مَرِيْضًا فَامْحُ ۔ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ بِشَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتَارَ رِزْقِيْ وَمَرَضِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ مُعَافًى مَغْفُوْرًا مَرْحُوْمًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَمْحُو اللّٰهُ مَايَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَاءِ مَانَعْلَمُ وَمَالَانَعْلَمُ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ مِنَّا وَمِنْ اَهْلِنَا وَمِنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بَرَكَاتَهٗ بَاقِيَةً فِيْنَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ ۔ اٰمِيْنَ۔

۔اعمال رضا صفحہ نمبر 266۔

غسل کے بعد 2 نفل

غسل کے بعد 2 رکعت نماز تحیۃ الوضوء پڑھے۔ ہر رکعت میں بعداز الحمد
ریف آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھے۔

مغرب کی نماز کے بعد 6 نفل

بعداز نماز مغرب چھ رکعت نفل پڑھے۔ پہلے دو نفل درازیِ عمر بالخیر، دوسرے
دو نفل دفعِ بلا۔ تیسرے دو نفل مخلوق کا محتاج نہ ہونے کے پڑھے اور ہر سلام کے
بعد سورۃ یٰسین 1 بار، سورۃ اخلاص 21 بار پڑھے نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے:
شعبان المعظم کی دعا: لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ٥

عشاء کی نماز کے بعد اعمال

4 نفل

چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد 50,50 مرتبہ
سورۃ الفاتحہ پڑھے۔

8 نفل

دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد آٹھ رکعت نماز نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں
بعد الحمد شریف سورۃ القدر ایک ایک بار اور سورۃ اخلاص 25 بار پڑھے۔

8 نفل

جو شخص آٹھ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے پھر اس کا ثواب حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنھا کی روح کو بخش دے۔ تو آپ اس کی شفاعت فرمائیں گی۔

12 نفل

بارہ رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار سورۃ اخلاص پڑھے

12 نفل

شب برات میں جس نے بارہ نفل ادا کیے ہر رکعت میں تیس، تیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو وہ دنیا سے نہیں جائے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔ اور وہ اپنے اہل وعیال میں سے جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو ان کی شفاعت کر سکے گا۔

14 نفل اور اس کا طریقہ اور ان کا اجر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو میں نے شب برات میں دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے اور چودہ رکعت ادا کیں۔ جب نوافل سے فارغ ہوئے تو آپ تشریف فرما ہو گئے اور آپ نے چودہ مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھی، چودہ مرتبہ سوۃ الاخلاص، چودہ مرتبہ سورۃ الفلق، چودہ مرتبہ سورۃ الناس، آیت الکرسی ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

اَنْفُسِکُمْ الخ پڑھی جب آپ اس عمل سے فارغ ہو گئے تو میں نے آپ کو جو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا اس بارے میں استفسار کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بھی ایسا کرے گا اسے بیس حج مقبول بیس برس کے مقبول نفلی روزوں کا ثواب دیا جائے گا۔ اگر وہ اس دن میں روزہ بھی رکھے تو اس کے لئے دو سال ایک سال زمانہ ماضی اور ایک سال زمانہ مستقبل کے روزے رکھنے کی طرح ہوگا

15 شعبان کا روزہ

اگر ممکن ہو تو 15 پندرہ شعبان یعنی شب برات کا روزہ بھی ضرور رکھیں۔

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح ضرور ادا کریں کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے کہ اگر گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو بھی صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

وَلَيْسَ هَوَائِيْ نَازِعاً عَنْ ثَنَائِهِ
لَعَلِّيْ بِهٖ فِيْ جَنَّةِ الْخُلْدِ اَخْلُدُ
مَعَ الْمُصْطَفٰى اَرْجُوْ بِذَاكَ جِوَارَهٗ
وَفِيْ نَيْلِ ذَاكَ الْيَوْمِ اَسْعٰى وَاَجْهَدُ

آخری التجا

مذکورہ بالا تمام روایات ہم نے شب برات کی فضیلت میں پیش کی ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود اس رات میں عبادت کا اہتمام فرماتے بلکہ آپ صحابۂ کرام کو بھی اس رات میں عبادت کے لئے رغبت دلاتے تھے۔ بدقسمتی سے ہمیں وہ دور دیکھنے کو مل رہا ہے جس میں کچھ لوگ خود کو احادیث مصطفیٰ کا ٹھیکیدار سمجھ کر اپنی ہر من مانی مرضی کو عین دین اور اپنے مسلک سے اتفاق نہ کرنے والوں کے ہر کام کو بدعت قرار دیتے ہیں اور اسی لئے شب برات جیسی اہم، معزز اور محترم رات کو بھی اپنی ضد اور جہالت کی بھینٹ چڑھا کر اللہ تعالیٰ کے اس مقدس انعام کی اپنی تحریروں اور تقریروں میں بے ادبی اور بے حرمتی کا بڑے دھڑلے سے ارتکاب کرتے ہیں اور الٹا اس سعی نامشکور کو عین اسلام کا نام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن نیک سیرت لوگوں کو اس شب کا قیام اور دن کا روزہ رکھنے کی توفیق الٰہی ملتی ہے وہ تو بہاریں لوٹتے ہیں، عبادت بھی کرتے ہیں ذکر اذکار بھی کرتے ہیں اور خصوصیت سے اپنے گناہوں کے دفتروں کو اپنے آنسوؤں کے پانی سے صاف کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم جس ماحول میں رہ رہے ہیں وہاں پر کچھ لوگ عام مسلمانوں کو یہ طعنہ زنی کرتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر

غیر اللہ سے مانگتے ہیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا چاہیئے۔ جب مسلمان ایسے مقدس لمحات میں پورے خلوص سے اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں تو ان پر بدعت کے فتوے جڑ دیئے جاتے ہیں۔ ''خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے،، کا مصداق بنتے ہیں۔ بہر حال ہمیں ایسے لوگوں سے کیا لینا دینا۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

آیئے عبادت بیزار لوگوں کی باتیں چھوڑ کر اس شب کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاریں اور اپنے گناہوں کی معافی، رزق حلال کی طلب، دنیاوی پریشانیوں کا خاتمہ، اپنے فوت شدگان کی مغفرت اور اپنی آخرت کی بہتری کے لئے اپنے مہربان اور مشفق ترین رب کائنات سے رو رو کر دعائیں مانگیں اور دن میں روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ اس شب میں بیدار رہنا، قبرستان جانا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے قبرستان جا کر اپنے فوت شدگان کے لئے دعائیں کریں۔

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاَنَا اَشْكُرُ
عَلٰى عَطَآءِ رَبِّىْ شُكْرًا جَزِيْلًا

ماخذ ومراجع

قرآن پاک

تفسیر ابن جریر از ابوجعفر محمد ابن جریر طبری متوفی 310ھ

تفسیر ابن ابی حاتم از عبدالرحمٰن بن ادریس بن ابی حاتم متوفی 327ھ

تفسیر الکشف والبیان از ابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی متوفی 427ھ

اسباب نزول القرآن از ابوالحسن علی بن احمد الواحدی نیشاپوری متوفی 468ھ

تفسیر معالم التنزیل از ابومحمد حسین بن مسعود بغوی متوفی 516ھ

تفسیر الکشاف از ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد زمخشری متوفی 538ھ

تفسیر المحرر الوجیز از ابومحمد ابن عطیہ متوفی 541ھ

تفسیر کبیر از فخر الدین رازی محمد بن عمر بن حسین رازی متوفی 606ھ

تفسیر قرطبی از ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی 668ھ

تفسیر خازن از علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم خازن متوفی 741ھ

تفسیر ابن کثیر ابوالفداء عماد الدین بن عمر بن کثیر متوفی 774ھ

تفسیر ثعالبی از عبدالرحمٰن بن محمد بن مخلوف ثعالبی متوفی 875ھ

تفسیر اللباب ابن عادل از عمر بن علی بن عادل الدمشقی متوفی 880ھ

تفسیر نظم الدرر از ابراہیم بن عمر بن حسن الرباط البقاعی متوفی 885ھ

تفسیر الدر المنثور از جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ

تفسیر السراج المنیر از محمد الشربینی الخطیب متوفی 977ھ

تفسیر روح البیان از شیخ اسماعیل حقی متوفی 1137ھ

تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی متوفی 1270ھ

تفسیر ضیاء القرآن از حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری متوفی 1419ھ

تفسیر تبیان القرآن از علامہ غلام رسول سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ

مسند امام شافعی از ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی متوفی 204ھ

کتاب الام از ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی متوفی 204ھ

فتوح الشام از محمد بن عمر بن واقد واقدی متوفی 207ھ

مصنف عبدالرزاق از عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی متوفی 211ھ

کتاب العرش از ابو بکر عبداللہ بن ابن ابی شیبہ متوفی 235ھ

مصنف ابن ابی شیبہ از ابو بکر عبداللہ بن ابن ابی شیبہ متوفی 235ھ

مسند اسحاق بن راہویہ از اسحاق بن ابراہیم بن مخلد مروزی متوفی 238ھ

مسند امام احمد بن حنبل از ابو عبداللہ احمد بن حنبل متوفی 241ھ

الترغیب والترہیب از ابن حمید بن مخلد بن زنجویہ متوفی 248ھ

مسند عبد بن حمید از ابو محمد عبد بن حمید بن نصر متوفی 249ھ

الرد علی الجہمیۃ از عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی متوفی 255ھ

سنن ابن ماجہ از محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ متوفی 273ھ

المعرفۃ والتاریخ از ابو یوسف یعقوب بن سفیان جوان الفسوی متوفی 277ھ

جامع ترمذی از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی 279ھ

فضائل رمضان از ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید المعروف ابن ابی الدنیا متوفی 281ھ

بغیۃ الحارث از الحارث محمد بن ابی اسامہ متوفی 282ھ

کتاب النزول از علی بن عمر بن احمد الدارقطنی متوفی 285ھ

النزول الدارقطنی از علی بن عمر بن احمد الدارقطنی متوفی 285ھ

موسوعۃ اقوال الدارقطنی (ابوالمعاطی متوفی) از علی بن عمر بن احمد الدارقطنی متوفی 285ھ

السنہ از عمرو بن ابن ابی عاصم	متوفی 287ھ
السنہ عبداللہ بن احمد بن حنبل	متوفی 290ھ
مسند البزار از ابوبکر احمد بن عمرو البزار	متوفی 292ھ
مسند ابی بکر مروزی از محمد بن نصر بن الحجاج المروزی	متوفی 293ھ
سنن نسائی از احمد بن شعیب نسائی	متوفی 303ھ
تاریخ طبری از ابو جعفر محمد ابن جریر طبری	متوفی 310ھ
التوحید از ابوبکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ	متوفی 311ھ
مساوی الاخلاق (خرائطی) از ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد الشاکر الخرائطی	متوفی 327ھ
المجالسة والجواہر العلم از ابوبکر احمد بن مروان بن محمد دینوری	متوفی 333ھ
الفرج بعد الشدۃ از ابوالقاسم علی بن محمد التوخی	متوفی 342ھ
المعجم الصحابة (قاضی ابوالحسین عبدالباقی بن قانع	متوفی 351ھ
اخبار مکہ از ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن العباس فاکہی	متوفی 353ھ
صحیح ابن حبان از حافظ ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی	متوفی 354ھ
کتاب الثقات از حافظ ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی	متوفی 354ھ
مشاہیر علماء الامصار از حافظ ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی	متوفی 354ھ
المعجم الکبیر از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ
المعجم الاوسط از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ
مسند شامیین از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ
کتاب الدعاء از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ
الکامل از ابو احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی	متوفی 365ھ
اخلاق النبی ﷺ از ابو محمد بن عبداللہ بن محمد الشہیر ابوالشیخ	متوفی 369ھ

امالی ابن سمعون از ابوالحسن محمد بن احمد بن اسماعیل البغدادی متوفی 378ھ

الترغیب از ابوحفص احمد بن عمر بن عثمان المعروف ابن شاہین متوفی 385ھ

قوت القلوب از ابوطالب محمد بن علی مکی متوفی 386ھ

الابانۃ الکبریٰ ابوعبداللہ عبیداللہ بن محمد المعروف ابن بطہ متوفی 387ھ

اعتقاد اھل السنۃ از ھبۃ اللہ بن الحسن بن منصور اللالکائی متوفی:418ھ

شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ از ھبۃ اللہ بن الحسن بن منصور اللالکائی متوفی 418ھ

الترغیب والترہیب از حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی 430ھ

حلیۃ الاولیاء از حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی 430ھ

امالی ابن بشران از عبدالملک بن بشران متوفی 432ھ

المجالس عشرہ از ابومحمد حسن بن ابی طالب محمد بن حسن بن علی الخلال متوفی 439ھ

فضائل سورۃ اخلاص از ابومحمد حسن بن محمد بن حسن البغدادی الخلال متوفی 439ھ

اخبار العلماء باخبار الحکماء از جمال الدین علی بن یوسف القفطی متوفی 646ھ

السنن الصغیر از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

الدعوات الکبیر از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

شعب الایمان از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

سنن کبریٰ از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

فضائل الاوقات از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

ذیل سنن کبریٰ از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

کنوز السنۃ النبویۃ از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

معرفۃ السنن والاثار از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

امالی الشجریۃ از ابن شجری متوفی 499ھ

اکمال الکمال از ابوالنصر امیر ابن ماکولا	متوفی 475ھ
طبقات الفقھاء از ابواسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف	متوفی 476ھ
احیاء علوم الدین از ابوحامد محمد بن غزالی	متوفی 505ھ
مکاشفۃ القلوب از ابوحامد محمد بن غزالی	متوفی 505ھ
فردوس الاخبار از شیرودیہ بن شھردار بن شیرویہ دیلمی	متوفی 509ھ
شرح السنہ از ابومحمد حسین بن مسعود بغوی	متوفی 516ھ
طبقات الحنابلہ از محمد بن محمد بن حسینا بن ابی یعلی	متوفی 526ھ
ربیع الابرار از ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد زمخشری	متوفی 538ھ
مسند الفردوس از ابومنصور شھردار بن شیرویہ دیلمی	متوفی 558ھ
غنیۃ الطالبین از حضرت عبدالقادر جیلانی	متوفی 561ھ
التحبیر فی المعجم الکبیر از ابوالسعد عبدالکریم بن محمد السمعانی	متوفی 562 ھ
تاریخ مدینہ دمشق از ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر	متوفی 571ھ
مختصر تاریخ دمشق از ابوالقاسم علی بن حسین ابن عساکر	متوفی 571ھ
تہذیب ابن عساکر از ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر	متوفی 571ھ
الصلہ از خلف بن عبدالملک بن مسعود ابن بشکوال الخزرجی	متوفی 578ھ
التبصرہ از ابولفرج ابن جوزی	متوفی 597ھ
العلل المتناہیۃ از ابولفرج ابن جوزی	متوفی 597ھ
التبصرہ از ابولفرج ابن جوزی	متوفی 597ھ
الزہر الفاتح از ابولفرج ابن جوزی	متوفی 597ھ
اسد الغابہ از مجد الدین المبارک بن محمد الشیبانی ابن اثیر جزری	متوفی 606ھ
جامع الاصول از مجد الدین المبارک بن محمد الشیبانی ابن اثیر جزری	متوفی 606ھ

التوابین ازابوعمر محمد بن احمد بن محمد ابن قدامہ مقدسی متوفی 607ھ
مختصر منہاج القاصدین ازابوعمر محمد بن احمد بن محمد ابن قدامہ مقدسی متوفی 607ھ
ذیل تاریخ بغداد ازابوعبداللہ محمد بن محمود المعروف ابن نجار متوفی 643ھ
الترغیب والترہیب ازذکی الدین عبدالعلیم منذری متوفی 656ھ
التذکرۃ ازابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی 668ھ
روضۃ الطالبین وعمدۃ المتقین ابوزکریا یحیٰ بن شرف الدین نووی متوفی 676ھ
وفیات العیان ازاحمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر ابن خلکان متوفی 681ھ
تاریخ مکۃ المکرمہ والمسجد الحرام ازابوالبقاء محمد بہاؤالدین بن ضیاء المکی متوفی 720ھ
العقیدۃ الحمویہ ازابوالعباس تقی الدین بن تیمیہ متوفی 728ھ
مجموع الفتاوی ازابوالعباس تقی الدین بن تیمیہ متوفی 728ھ
الفتاوی الکبریٰ ازابوالعباس تقی الدین بن تیمیہ متوفی 728ھ
اقتضاء الصراط المستقیم ازابوالعباس تقی الدین بن تیمیہ متوفی 728ھ
الاختیارات العلمیہ ازابوالعباس تقی الدین بن تیمیہ متوفی 728ھ
عیون الاثر ازابن سید الناس بصری متوفی 734ھ
تہذیب الکمال ازیوسف بن ذکی عبدالرحمٰن ابوالحجاج المزی متوفی 742ھ
تحفۃ الاشراف ازیوسف بن ذکی عبدالرحمٰن ابوالحجاج المزی متوفی 742ھ
مشکوٰۃ شریف ازولی الدین خطیب تبریزی متوفی 742ھ
تاریخ بغداد ازولی الدین خطیب تبریزی متوفی 742ھ
الکبائر (ذہبی) ازشمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ
میزان الاعتدال ازشمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ
سیر اعلام النبلاء ازشمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ

تذکرۃ الحفاظ از شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ

تہذیب سنن ابی داؤد از شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم متوفی 751ھ

اجتماع الجیوش الاسلامیہ از شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم متوفی 751ھ

الروض الریاحین از امام عبداللہ بن اسعد یافعی متوفی 768ھ

البدایۃ والنھایۃ ابوالفداء عماد الدین بن عمر بن کثیر متوفی 774ھ

السیرۃ النبویۃ از عماد الدین ابن کثیر متوفی 774ھ

الوفیات از تقی الدین ابن رافع السلامی متوفی 774ھ

کتاب الاعتصام از ابواسحاق ابرہیم بن موسیٰ الشاطبی متوفی 790ھ

تاریخ قضاۃ الاندلس از قاضی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن النباھی متوفی 793ھ

ذیل طبقات حنابلہ از ابوالعباس عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب متوفی 795ھ

لطائف المعارف از ابوالعباس عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب متوفی 795ھ

طبقات الاولیاء از شیخ سراج الدین عمر بن علی بن احمد ابن ملقن متوفی 804ھ

تخریج احادیث احیاء العلوم از زین الدین عراقی متوفی 806ھ

موارد الظمآن از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ

مجمع الزوائد از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ

غایۃ المقصد از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ

کشف الاستار از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ

البحر الزخار شرح مسند البزار از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ

آداب الاکل شھاب الدین احمد بن عباد الاقفہسی متوفی 808ھ

غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء از ابوالخیر محمد بن محمد بن الجزری متوفی 833ھ

اتحاف الخیرۃ المھرۃ احمد بن ابی بکر بن اسماعیل بوصیری متوفی 840ھ

اتعاظ الحنفاء باخبار الائمۃ الفاطمین الخلفاء　از احمد بن علی المقریزی متوفی 845ھ

المطالب العالیۃ　از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی　متوفی 852ھ

لسان المیزان　از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی　متوفی 852ھ

التلخیص الحبیر　از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی　متوفی 852ھ

لسان المیزان از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی　متوفی 852ھ

امالی المطلقۃ　از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی　متوفی 852ھ

رفع الاصر عن قضاۃ المصر از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی　متوفی 852ھ

الدرر الکامنہ　از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی　متوفی 852ھ

انباء الغمر بابناء العمر از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی　متوفی 852ھ

عمدۃ القاری　از ابو محمد بدر الدین محمود بن احمد عینی　متوفی 855ھ

المنھل الصافی　از ابو المحاسن یوسف بن الاتابکی ابن تغری بردی　متوفی 874ھ

تاج التراجم فی طبقات الحنفیہ از قاسم بن قطلو بغا بن عبد اللہ　متوفی 879ھ

المبدع شرح المقنع از ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مقدسی　متوفی 884ھ

المبدع شرح المقنع　از ابن المفلح المقدسی　متوفی 884ھ

نزہۃ المجالس　از عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری　متوفی 894ھ

القول البدیع　از محمد بن عبد الرحمن سخاوی　متوفی 902ھ

الضوء اللامع　از محمد بن عبد الرحمن سخاوی　متوفی 902ھ

الحبائک فی اخبار الملائک　از جلال الدین سیوطی　متوفی 911ھ

جامع الاحادیث　از جلال الدین سیوطی　متوفی 911ھ

الجامع الصغیر　از جلال الدین سیوطی　متوفی 911ھ

الجامع الکبیر　از جلال الدین سیوطی　متوفی 911ھ

جمع الجوامع از جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ

اللآلئ المصنوعہ از جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ

تنزیہ الشریعہ از ابوالحسن علی بن محمد بن العراق الکنانی متوفی 923ھ

اسنی المطالب از ابو یحی زکریا الانصاری متوفی 926ھ

سبل الھدیٰ والرشاد از محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی 942ھ

الزوجر از مفتی مکہ شہاب الدین احمد ابن حجر مکی ہیتمی متوفی 947ھ

لوقح الانوار القدسیہ فی العھو دالمحمد یہ از عبدالوھاب بن احمد الشعرانی متوفی 973ھ

کنز العمال از علی متقی بن حسام الدین ھندی برھان پوری متوفی 985ھ

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ نورالدین علی بن سلطان قاری متوفی 1014ھ

التیسیر شرح الجامع الصغیر از مناوی متوفی 1031ھ

جواہر خمسہ از شیخ محمد غوث گوالیاری متوفی قبل 1030ھ

فیض القدیر از محمد عبدالروف مناوی متوفی 1031ھ

النور السافر از عبدالقادر بن شیخ ابن عبداللہ العیدوس متوفی 1038ھ

کشف الظنون از محمد عصمت بن ابراہیم الرومی المعروف حاجی خلیفہ متوفی 1160ھ

اتحاف السادۃ المتقین از سید محمد بن محمد حسینی زبیدی متوفی 1205ھ

مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی 1052ھ

ماثبت بالسنہ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی 1052ھ

سمط النجوم العوالی از عبدالملک بن حسین بن عبدالملک العصامی متوفی 1111ھ

کشف الخفاء از اسماعیل بن محمد العجلونی متوفی 1162ھ

دیوان الاسلام از محمد بن عبدالرحمٰن بن زین العابدین الغزی متوفی 1167ھ

مراقی الفلاح شرح نورالایضاح از حسن بن عمارہ الشرنبلالی متوفی 1069ھ

کتاب اخصر المختصرات (محمد بن بدر الدین بن عبد القادر)	متوفی 1082ھ
خلاصۃ الاثر از محمد امین بن فضل اللہ بن محب اللہ المحبی	متوفی 1111ھ
تعطیر الانام فی تفسیر الاحلام از عبد الغنی بن اسماعیل الشہیر نابلسی	متوفی 1150ھ
سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر از سید محمد خلیل افندی المرادی	متوفی 1206ھ
ردالمحتار از علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی۔	متوفی 1252ھ
اعانۃ الطالبین از سید بکری بن السید محمد شطا الدمیاطی	متوفی 1310ھ
ایضاح المکنون از اسماعیل پاشا بن محمد امین البغدادی	متوفی 1339ھ
ھدایۃ العارفین از اسماعیل پاشا بن محمد امین البغدادی	متوفی 1339ھ
فتاوی رضویہ از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	متوفی 1340ھ
معجم المطبوعات از یوسف الیان سرکیس	متوفی 1351ھ
تحفۃ الاحوذی از عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم مبارکپوری	متوفی 1353ھ
فتاوی ثنائیہ از غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری	متوفی 1372ھ
السلسلۃ الصحیحۃ از ناصر الدین البانی	متوفی 1420ھ
المقدمہ از ناصر الدین البانی	متوفی 1420ھ
صحیح الترغیب والترہیب از ناصر الدین البانی	متوفی 1420ھ
ظلال الجنۃ تخریج السنۃ لابن ابی عاصم از ناصر الدین البانی	متوفی 1420ھ
موسوعۃ اقوال الدارقطنی ابو المعاطی النوری	متوفی 1401ھ
فتاویٰ اہل حدیث از عبد اللہ روپڑی	متوفی 1964ء
حواشی الشروانی از عبد الحمید الشروانی واحمد بن قاسم عبادی	متوفی بعد 1289ھ
اعمال رضا از قاضی عبد الرحیم بستوی	
فضائل الاشہر تلخیص لطائف المعارف	

الاعلام از خیرالدین الزرکلی

فقہ العبادات الشافعی از محمد علی الزعبی

معجم المؤلفین از عمر رضا کحالہ

اختیار فی معرفۃ الرجال (طوسی)

تاریخ ال زرارہ

مراۃ الرشاد

اصول مذہب الشیعۃ الامامیۃ الاثنی عشرۃ عرض ونقد از ناصر بن عبداللہ بن علی

وسائل الشیعہ از محمد بن حسن بن علی الحر العاملی الاخباری

احادیث یحتج بھا الشیعہ از عبدالرحمٰن محمد سعید دمشقیہ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات

شرح: امام علامہ محمد مہدی بن احمد فاسی رحمۃ اللہ علیہ ۞ ترجمہ: شیخ الحدیث علامہ حضرت محمد عبدالحکیم شرف قادری

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیے جانے والے درودوں کا دنیا بھر میں مقبول ترین مجموعہ دلائل الخیرات ہے، لاکھوں اہل محبت اس کا ورد کرتے ہیں۔ حضرت علامہ محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بے مثال شرح عربی میں لکھی، جس کا اردو ترجمہ پہلی بار ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات وخصائص کے موضوع پر امام علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی خصائص کبریٰ کے بعد لکھی جانے والی شہرۂ آفاق کتاب

حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سید المرسلین

اردو ترجمہ

تصنیف: امام علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ ۞ ترجمہ: علامہ پروفیسر محمد اعجاز جنجوعہ

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز ۞ ۱۱۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور فون: ۷۲۱۳۸۸۵





ابو الحماد مولانا محمد احمد برکاتی

کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب

اللہ و رسولہ اعلم

لمعات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاندانِ نبوت

رشتہ داران مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیاں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے

خواتین کی محافل

زندوں مردوں کا لین دین

وہ جو مرنے کے بعد زندہ ہوئے



نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11 داتا گنج بخش روڈ، لاہور

042-37313885, 37070663 E-mail: noorlarizvia@hotmail.com